اسلامی جنرل نالج

ISLAMIC GENERAL KNOWLEDGE

مؤلفہ

حجۃ الاسلام مولانا سید شہوار حسین صاحب امروہوی

اسلامی جنرل نالج

Islamic Jeneral Knowledge

مؤلفہ

حجۃ الاسلام مولانا سید شہوار حسین صاحب امروہوی

استاذ دار العلوم سید المدارس، امروہہ

ملنے کا پتہ

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ-۳

فون: ۶۴۷۵۹۰، ۵۰۱۸۱۶

نام کتاب.................... اسلامی جنرل نالج

مؤلف.................... مولانا سید شہوار حسین صاحب قبلہ امروہوی

استاذ دارالعلوم سید المدارس، امروہہ

مطبوعہ.................... ایس.ایس.انٹرپرائزز، دہلی

سن طباعت.................... ۲۰۰۲ء

تعداد.................... ۱۰۰۰

ناشر.................... عباس بک ایجنسی،

رستم نگر درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ-۳

ہدیہ.................... ۴۰/روپیہ

کمپوزنگ.................... سید ندیم اصغر زیدی

حقانی اسٹریٹ، امروہہ

فون:05922-59278, 59255,

Mob:9837371608

E-mail: nadeem_asghar@rediffmail.com

syednadeem_asghar@hottmail.com

ملنے کا پتہ

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ-۳

فون:501816, 647590

﴿تقریظ﴾

عالی جناب مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت صاحب نقوی

(امام جمعہ وصدر شعبۂ اردو جے. ایس. ہندو ڈگری کالج امروہہ)

موجودہ دور جسے ہر حیثیت سے عروج وارتقاء کے سنہرے دور سے تعبیر کیا جاتا ہے بظاہر اپنے ارتقاء کے لحاظ سے یقیناً قابل ذکر حیثیت کا حامل ہے، اس لئے کہ اس عہد میں ارتقائی کارفرمائیاں زبردست پیمانے پر نظر آتی ہیں، لیکن اس ارتقاء کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس ارتقاء وعروج کا تمام تر زور زندگی کے صرف ایک پہلو یعنی مادّیت پر دیا گیا ہے، اور مادیت ہی کو زندگی کی اساس قرار دیتے ہوئے تمام تر ارتقاء کی بنیاد مادہ پرستی ہی پر قائم کی گئی ہے، چنانچہ خالص مادیت ہی کو انسانیت کے فروغ اور معراج کا ضامن سمجھا جانے لگا ہے، جس کے سبب وہ اطمینان وسکون جو ارتقائے علم وہنر کا لازمی نتیجہ ہونا چاہئیے مسلسل اس کا فقدان ہوتا چلا جارہا ہے اور انسانیت خالص مادیت میں گم ہوکر ارتقاء پذیر ہونے کے بجائے تدریجاً پسماندگی اور تنزلی کا شکار ہوتی چلی جارہی ہے، اس ترقی معکوس کا واحد سبب صرف یہ ہے کہ انسان نے مادہ پرستی کا شکار ہوکر صرف مادیت ہی کو انسانیت کی آماجگاہ بنالیا ہے، اور روحانیت کہ جو حیات انسانی کا دوسرا اہم پہلو ہے اسے بالکل نظرانداز کر کے مادیت کی وقتی اور چکاچوندھ کردینے والی شعاؤں سے اس طرح مرعوب ومغلوب ہو چکا ہے کہ اس دوسرے اہم جنبۂ حیات کی طرف متوجہ ہونے کا احساس تک نہیں کرپاتا، دورِ حاضر کی مادہ پرستی نے انسانیت کو اس قدر گمراہ کردیا ہے کہ مذہب جو انسان کے لئے سکون واطمینان عطا کرنے کا واحد ذریعہ ہے اس کو بھی مادیت ہی کے قالب میں ڈھال کر مذہب کی بنیادی اور حقیقی اقدار کو پامال کیا جارہا ہے اور بنامِ مذہب ان تمام اعمال وافعال کو فخریہ طور پر انجام دیا جارہا ہے، جو مذہبی حقائق واقدار کو مسخ کرنے والے ہیں، حالانکہ زندگی کے تمام محرکات میں سے صرف مذہب ہی ایک ایسا محرک ہے جو مادیت کے ساتھ انسانیت کو روحانیت کی برابر تعلیم دیتا ہے،

اسلام جو ایک فطری مذہب ہے جس کا ہر حکم دین و دنیا دونوں کو ساتھ لے کر راہِ حیات طے کرنے کا ضامن ہے موجودہ مادیت کے سیلاب نے اس کے ماننے والوں کو بھی گم کردہ راہ بنادیا ہے، اور اسلام کے ماننے والے ہی اس عام لامذہبیت کے بہاؤ میں بہتے ہوئے نظر آرہے ہیں، اس زبردست گمراہی کا یہ اثر ہے کہ آج کا نوجوان اسلام کے حقیقی اقدار سے محض ناواقف ہی نہیں بلکہ اس لامذہبیت کے سیلاب کی زد میں آکر اسی لامذہبیت کو حقیقی اسلام تصور کرنے لگا ہے، ایسے پرآشوب زمانے، اور اس قدر تاریک ماحول میں علماء اسلام کا اولین فریضہ ہوتا ہے کہ نئی نسل کو اس درپیش گمرہی سے محفوظ رکھنے اور اسلام کی حقیقی اقدار سے کما حقہ واقف اور آشنا کرانے کے لئے موجودہ ارتقاء پذیر دور میں جدید تقاضوں کو پیش نظر اور موجودہ وقت کی اہمیت اور سماجی زندگی کی مصروفیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختصر انداز میں ایسی کتابیں اور مضامین نوجوانوں کے سامنے لانے کی کوشش کریں جن کے ذریعہ نئی نسل اسلام کے ان بنیادی حقائق سے واقفیت حاصل کر سکے جو اسے ایک صحیح مذہبی اور سچا مسلمان بنانے میں معاون اور مددگار ثابت ہو سکے، لائق ستائش ہیں اس سلسلے میں مولانا سید شہوار حسین سلمہٗ تعالیٰ جنہوں نے وقت کی اس اہم ضرورت کو بروقت محسوس کیا اور اس نئی نسل کے لئے "اسلامی جنرل نالج" کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی، جس میں ایک نوجوان کے لئے وہ تمام معلومات فراہم کی گئی ہیں جو اسے صحیح مذہبی اور سچا مسلمان بنانے کے لئے ہر طرح کفایت کرنے والی ہیں، مولانا نے اپنی اس کتاب میں حسب ذیل موضوعات مثلاً

قرآن مجید، نہج البلاغہ، تاریخ اسلام، تاریخ علوم، ایجادات وغیرہ کو اس خوش اسلوبی سے پیش کردیا ہے کہ جس کے ذریعہ ہر نوجوان بخوبی اسلام کے ان تمام بنیادی حقائق سے واقفیت حاصل کرسکتا ہے، جو اسے ہر قسم کی گمرہی سے محفوظ رکھنے میں زبردست معاون ثابت ہوسکتے ہیں، یہی عموماً وہ اہم موضوعات ہیں جو ہمہ وقت مذہبی دنیا میں درپیش آتے رہتے ہیں، اور لاعلمی کے سبب نوجوان کے لئے کبھی کبھی ایک سوالیہ علامت بن کر اس کو گمراہی کا شکار کردیتے ہیں۔

﴿تعارف﴾

پروفیسر منظر عباس نقوی

سابق صدر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ترسیل معلومات کے دو طریقے ہیں: ایک عمقی اور خصوصی (& Internsive Specific) اور دوسرا وسعی اور عمومی (Extensive & General) پہلے طریقۂ کار کے لئے بڑے بڑے کتب خانے اور بھاری بھرکم کتابیں وسیلہ بنتی ہیں اور دوسرے طریقے میں ترسیل معلومات کا نام ہلکے پھلکے کتابچوں سے بھی چل جاتا ہے، صاحبانِ علم اپنی کاوش اور دیدہ ریزی سے مختلف شعبہ ہائے علم سے تعلق رکھنے والی ضروری معلومات کو آسان، عام فہم اور دلنشین پیرائے میں یکجا کر دیتے ہیں، جو بجائے خود ایک بڑا مشکل کام ہے، تعلیم کے اعلیٰ ادارے، اکادمیاں اور دارلعلوم، علم کی نشر و اشاعت اور فروغ کے لئے عمقی اور خصوصی مطالعے کا کام انجام دیتے ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ ان اداروں کا میدان عمل اور دائرۂ فیضان بہت محدود ہے، اس لئے ایسی کتابوں کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی ہے، جو مختلف نوعیت کی معلومات عمقی کے بجائے وسعی اور خصوصی کے بجائے عمومی انداز میں فراہم کرتی ہیں۔

میرے عزیز گرامی قدر مولانا سید شہوار حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، کی زیرِ نظر تالیف دینی مدارس کے طلاب اور ان عوام الناس کی جو معلومات کے متلاشی رہتے ہیں، ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے، اس کتاب میں علم دین کے مختلف شعبوں مثلاً قرآنیات، تفسیر، علم قرأت، حدیث، فقہ، علم کلام کے علاوہ طب، فلسفہ، سائنس، منطق، تاریخ، جغرافیہ وغیرہ سے متعلق وہ تمام ضروری معلومات یکجا کر دی گئی ہے، جس کی ہم ایک ہوشمند طالب علم سے توقع رکھتے ہیں، سچ یہی ہے کہ ہم نے علم کو اپنی کوتاہی فکر سے مختلف خانوں اور شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے ورنہ علم کی حقیقت وہی ہے جس کی جانب مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے:

''العلم نقطة كثرها الجاهلون ''(یعنی علم ایک وحدت ہے جس کو ناواقفوں نے کثرت میں بدل دیا)

مولانا سید شہوار حسین صاحب حوزۂ علمیہ کے فارغ التحصیل علماء میں سے ہیں اکثر و بیشتر یہ افسوسناک صورتحال دیکھنے میں آتی ہے کہ ایران سے دستارِ فضیلت حاصل کر کے جو نوجوان علماء وطن واپس آتے ہیں ان کی مصروفیات منبر تک محدود ہو کر رہ جاتی ہیں، حالانکہ کار تبلیغ میں جو دوام قلم کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے وہ منبر کے وسیلے سے ممکن نہیں، کاش کے ہمارے نو عمر علماء توجہ فرمائیں، مولانا سید شہوار حسین صاحب میرے قریبی اعزا میں سے ہیں اور ہم محلّہ بھی ہیں، اس لئے مجھے ان کی علمی مصروفیات کا علم رہتا ہے، اور یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ وہ اپنے معاصرین کے برخلاف تصنیف و تالیف کے کام میں برابر مصروف رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کم عمری میں بھی ان کی کئی تالیفات طبع ہو چکی ہیں، اور کچھ دیگر عنقریب منظر عام پر آنے والی ہیں، مولانا کی زیرِ نظر کتاب معلومات عامہ سے تعلق رکھتی ہے، باخبر حضرات جانتے ہیں کہ اس طرح کی معلومات کئی برس تک ماہنامہ ''اصلاح'' میں ''کیا آپ جانتے ہیں؟'' کے عنوان سے قارئین کو فراہم کی جاتی رہی ہے، مولانا سید شہوار حسین صاحب نے عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے موضوعات میں معتد بہ اضافہ کیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ مولانا موصوف کی یہ کاوش علمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی، اور عام طور پر مقبول ہوگی، میں اس تالیف پر مولانا کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خطابت کے ساتھ ساتھ ان کا قلمی جہاد بھی برابر جاری رہے۔ آمین

سید منظر عباس نقوی

۲۰/جولائی ۲۰۰۲ء

عرض مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

والسلام لاهله والصلوٰة علی اهلها

عصر حاضر جو ارتقاء پذیر اور مصروف ترین دور ہے جس میں اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جائے جس کے سبب جنرل نالج کی سیکڑوں کتابیں منصۂ شہود پر آئیں اور کافی مقبول ہوئیں مگر اردو زبان میں ایسا اسلامی لٹریچر کمیاب ہے جو نوجوانوں کے لئے عصری تقاضوں کو پیش نظر اور موجودہ وقت کی اہمیت اور زندگی کی مصروفیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختصر اور جدید طرز پر تیار کیا گیا ہے، جس کے ذریعے نوجوان بآسانی معارف اسلامی سے آشنا ہوسکیں۔

موجودہ کتاب کی تالیف کا مقصد سادہ وسلیس زبان میں اسلامی معلومات باہم پہنچانا ہے تاکہ نئی نسل میں اسلامیات کی تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ اور اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوسکے، اگرچہ اس کتاب کے بعض مطالب ماہنامہ ''اصلاح'' میں ''کیا آپ جانتے ہیں'' کے عنوان سے کئی برس تک شائع ہوچکے ہیں، مگر والدۂ محترمہ کہ جن کی محنت ولگن سے مذہبی خدمت انجام دینے کا جذبہ پیدا ہوا ان کے حکم اور اکثر قارئین کے اصرار پر اس معلومات کو کتابی شکل میں ضروری اضافوں کے ساتھ مرتب کیا جس میں قرآن، نہج البلاغہ، تاریخ اسلام کے علاوہ تاریخ علوم، سائنس، جغرافیہ، اسلامی ایجادات وغیرہ، موضوعات کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے تاکہ نئی نسل اپنے ماضی کی تابناکی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مستقبل کو روشن تر بنا سکیں، اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخ وروایات میں بکثرت اختلاف ہونے کے سبب صرف معتبر قول کو نقل کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے، تاکہ مطالب کو پیچیدگی سے بچایا جاسکے۔

اربابِ نظر سے گذارش ہے کہ مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ طبع ثانی میں ان گراں قدر آراء کا خیال رکھا جاسکے، خداوند عالم بحق معصومین علیہم السلام اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے والد مرحوم جناب سید علمدار حسین صاحب کی مغفرت کا ذریعہ قرار دے۔ آمین

سید شہوار حسین عفی عنہ

فہرست

قرآنِ کریم

- قرآن کا سب سے پہلا حرف؟ (ب)
- قرآن کی سب سے پہلی آیت؟ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
- قرآن کی سب سے پہلی آیت جو "رسولؐ اللہ" پر نازل ہوئی؟

اِقۡرَا بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ

- قرآن کی سب سے پہلی آیت کہاں نازل ہوئی؟ غارحرا (مکہ)
- وہ آیت کہ جس میں "عربی کے تمام حروف" استعمال ہوئے؟

٠ آیت: ۱۵۴/سورۂ آلِ عمران

﴿ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِنۡ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَۃً نُعَاساً یَغۡشٰی طَائِفَۃً مِنۡکُمۡ وَ طَائِفَۃٌ قَدۡ اَھَمَّتۡھُمۡ اَنۡفُسُھُمۡ یَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ ظَنَّ الۡجَاھِلِیَّۃِیَقُوۡلُوۡنَ ھَلۡ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَیۡءٍ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ یُخۡفُوۡنَ فِیۡ اَنۡفُسِھِمۡ مَا لَا یُبۡدُوۡنَ لَکَ یَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ کَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ مَا قُتِلۡنَا ھٰھُنَا قُلۡ لَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ لَبَرَزَ الَّذِیۡنَ کُتِبَ عَلَیۡھِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمۡ وَلِیَبۡتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ﴾

- وہ آیت کریمہ جسے امام زمانہؑ ظہور کے وقت تلاوت فرمائیں گے؟

آیت: ۸۶/سورہ ھود۔

﴿بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيرُ لَّكُمْ اِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِيْنَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ﴾

◉ پہلی ''دعا'' کہ جو قرآن کریم میں ذکر ہوئی؟

دعائے حضرت ابراہیمؑ، آیت: ۱۲۶/سورۂ بقرہ

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَا مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ، وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَا النَّارِ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾

◉ پہلی آیت کہ جس میں لفظ ''ابلیس'' استعمال ہوا؟

آیت: ۳۴/سورۂ بقرہ

﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ﴾

◉ پہلی آیت کہ جس میں لفظِ ''شیطان'' استعمال ہوا؟

آیت: ۳۶/سورۂ بقرہ

﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَاَ فِيْهِ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾

◉ پہلی آیت جس میں ''تلاوتِ قرآن'' کا ذکر ہوا؟

آیت: ۱۲۱/سورۂ بقرہ

﴿اَلَّذِیْنَ آتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَکْفُرْ بِہٖ فَاُلٰئِکَ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾

◉ پہلی آیت جس میں ''جنت'' کا تذکرہ ہوا؟

آیت: ۳۵/سورۂ بقرہ

﴿وَقُلْنَا یٰا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰالِمِیْنَ﴾

◉ پہلی آیت جس میں ''جہنم'' کا ذکر ہوا؟

آیت: ۲۰۶/سورۂ بقرہ

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِھَادِ﴾

◉ پہلی آیت جس میں ''خلقت آسمان وزمین'' کا ذکر ہوا؟

آیت: ۵۴/سورۂ اعراف

﴿اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَاشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَالَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ﴾

◉ پہلی آیت جس میں ''مسجد'' کا ذکر ہوا؟

آیت: ۱۱۴/ سورۂ بقرہ

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ وَاسْعٰى فِى خَرَابِهَا اُولٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَدْخُلُوهَا اِلَّا خَائِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾

◉ پہلی آیت جس میں لفظِ ''سلام'' کا ذکر ہوا؟

آیت: ۹۴/ سورۂ نساء

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ﴾

◉ پہلی آیت جس میں لفظِ ''قرآن'' کا ذکر ہوا؟

آیت: ۱۵۸/ سورۂ بقرہ

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانُ﴾

◉ موجودہ ترتیب کے لحاظ سے پہلا سورہ؟ (سورۂ الحمد)

◉ قرآن کا پہلا سورہ مکی ہے یا مدنی؟ (مکی)

◉ قران کے پہلے سورہ کے کیا کیا نام ہیں؟

سورۂ فاتحہ، سورۂ ام الکتاب، سورۂ الوافیہ، سورۂ شافیہ، سورۂ سبع مثانی،

سورۂ حمد، سورۂ کافیہ، سورۂ نور، سورۂ شکر۔

- قرآن کے پہلے سورہ کی آیتوں کی تعداد؟ (سات)
- قرآن کا پہلا سورہ جو کسی ''نبی'' کے نام سے موسوم ہے؟ (سورۂ یونسؑ)
- قرآن کا پہلا سورہ جو کسی ''اولوالعزم نبی'' کے نام پر ہے؟ (سورۂ ابراہیمؑ)
- پہلا سورہ جس کا آغاز لفظِ ''قُلْ'' سے ہوا؟ (سورۂ جن)
- پہلا سورہ کہ جس کا آغاز ایک حرفِ مقطعہ سے ہوا؟ (سورۂ ''صٓ'')
- پہلا سورہ جس کا آغاز ''نبی'' کو خطاب کر کے ہوا؟

آیت: ۷۳/سورۂ احزاب

﴿بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ،يٰا اَيُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَا عَلِيْماً حَكِيْماً﴾

- پہلا ''شہر'' جس کا نام قرآن میں ذکر ہوا؟ شہر ''بکہ'' (مکہ)

آیت: ۹۶/سورۂ آلِ عمران

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَ هُدیً لِلْعَالَمِيْنَ﴾

- پہلا ''گروہ'' جس کا ذکر قرآن میں ہوا؟ (بنی اسرائیل)
- پہلا ''پھل'' جس کا نام قرآن میں آیا؟ (کھیرا)
- پہلا ''عدد'' جو قرآن میں ذکر ہوا؟ (۷، آیت: ۲۹/سورۂ بقرہ)
- پہلا ''حیوان'' جس کا نام قرآن میں ذکر ہوا؟ (مچھر)

آیت: ۲۶/ سورۂ بقرہ

◉ پہلا ''فرشتہ'' جس کا نام قرآن میں ذکر ہوا؟ (جبرئیلؑ)

آیت: ۹۷/ سورۂ بقرہ

◉ پہلا ''رنگ'' جس کا نام قرآن میں ذکر ہوا؟ (زرد رنگ)

آیت: ۶۹/ سورۂ بقرہ

◉ پہلا ''پہاڑ جس کا نام قرآن میں آیا؟ (کوہِ صفا)

آیت: ۱۵۸/ سورۂ بقرہ

◉ ''احکام'' کے سلسلے میں قرآن کا سب سے پہلا حکم؟ (اقامۂ نماز)

آیت: ۴۳/ سورۂ بقرہ

◉ سب سے پہلی ''نہی'' جو قرآن میں وارد ہوئی؟ (ظلم ستم سے)

◉ پہلا ''ظالم'' جس کی قرآن نے نشاندہی کی؟ (جالوت)

آیت: ۲۵۰/ سورۂ بقرہ

◉ سب سے پہلے قرآن کس خط میں لکھا گیا؟ (خطِ کوفی)

◉ سب سے پہلے قرآن کی اعراب گذاری کس نے کی؟

(ابوالاسود دوئلی) شاگرد حضرت علی علیہ السلام۔

◉ سب سے پہلے قرآن کو کس نے جمع کیا؟ (حضرت علی علیہ السلام)

◉ سب سے پہلے فضائلِ قرآن کے سلسلے میں کس نے کتاب لکھی؟

اُبی بن کعب۔

◉ سب سے پہلا ''قاری'' جس نے تمام قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھا؟
محمد خلیل حُصری۔

◉ پہلی مرتبہ قرآن ''کب اور کہاں'' چھپا؟ (۱۶۹۴ء / سنہ ۱۱۰۵ھ ہامبرگ میں)

◉ رسولؐ کی پہلی ''صفت'' جو قرآن میں ذکر ہوئی؟ (بشیر و نذیر)

◉ رسولؐ کی پہلی ''جنگ'' جس کا ذکر قرآن میں ہوا؟ (جنگِ بدر)
آیت: ۱۲۳/ سورۂ آلِ عمران

◉ سب سے پہلے قرآن کی تفسیر کس نے لکھی؟ (عبداللہ بن عباسؓ)

◉ ''مادرِ قرآن'' کون سا سورہ ہے؟ (سورۂ حمد)

◉ سب سے ''بڑی'' آیت کون سی ہے؟ (آیت: ۲۸۲/ سورۂ بقرہ)

◉ قرآن میں ذکر ہونے والا سب سے بڑا عدد؟ (الفٌ: ہزار)

◉ سورۂ ''مجادلہ'' میں چالیس بار ذکر ہونے والا لفظ؟ (لفظِ ''اللہ'')

◉ قرآن کا سب سے ''بڑا'' سورہ؟ (سورۂ بقرہ / ۲۸۶/ آیات)

◉ قرآن کا سب سے ''چھوٹا'' سورہ؟ (سورۂ کوثر / ۳/ آیت)

◉ قرآن میں ذکر ہونے والا سب سے ''بڑا'' لفظ؟
(''فَاَسْقَيْنَاكُمُوْهُ'' (آیت: ۲۲/ سورۂ حجر)

◉ نزولِ قرآن کی مدّت؟ (۲۲/ سال، ۲/ ماہ، ۲۲/ روز)
(۱۲/ سال، ۵/ ماہ، ۱۳/ روز مکہ میں)
(۹/ سال، ۹/ ماہ، ۹/ روز مدینہ میں)

- وہ ''شہر'' جن میں قرآن نازل ہوا؟ (مکۂ معظمہ، مدینۂ منوّرہ)
- وہ سورے جن میں ''سجدہ واجب'' ہے؟
  (سورۂ سجدہ، نجم، علق، فصلت)
- قرآن کے سوروں کی تعداد؟ (۱۱۴)
- قرآن کی آیات کی تعداد؟ (۶۶۶۶)
- پہلی وحی.................. اِقْرَا بِاسْمِ رَبُّکَ الَّذِیْ خَلَقْ
- آخری وحی.................. اَلْیَومُ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ
- کل پارے.................. ۳۰
- کل منزلیں.................. ۷
- کل سورے.................. ۱۱۴
- کل رکوع.................. ۵۴۰ یا ۵۵۸
- کل آیات.................. ۶۶۶۶ یا ۶۲۸۵
- کل کلمات.................. ۸۶۴۳۰
- کل حروف.................. ۳۳۳۷۶۰ یا ۲۶۷۰۵۳
- منزلِ اول.................. سورۂ فاتحہ تا سورۂ نساء
- منزلِ دوم.................. سورۂ مائدہ تا سورۂ توبہ
- منزلِ سوم.................. سورۂ یونس تا سورۂ نحل
- منزلِ چہارم.................. سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ فرقان

- منزلِ پنجم.....................سورۂ شعرا تا یٰسٓ
- منزلِ ششم.....................سورۂ والصافات تا سورۂ حجرات
- منزلِ ہفتم.....................سورۂ قٓ تا الناس
- آیات وعد.....................ایک ہزار (۱۰۰۰)
- آیات وعید.....................ایک ہزار (۱۰۰۰)
- آیاتِ نہی.....................ایک ہزار (۱۰۰۰)
- آیاتِ امر.....................ایک ہزار (۱۰۰۰)
- آیاتِ مثال.....................ایک ہزار (۱۰۰۰)
- آیاتِ قصص.....................ایک ہزار (۱۰۰۰)
- آیاتِ تحلیل.....................دوسو پچاس (۲۵۰)
- آیاتِ تحریم.....................دوسو پچاس (۲۵۰)
- آیاتِ تسبیح.....................ایک سو (۱۰۰)
- آیاتِ متفرقہ.....................چھیاسٹھ

☆☆☆☆☆

نہج البلاغہ

- نہج البلاغہ کس کا کلام ہے؟ (حضرت علی علیہ السلام)
- نہج البلاغہ کے کل خطبات؟ (۲۴۱)
- نہج البلاغہ کے کل خطوط؟ (۷۹)
- نہج البلاغہ میں کل حکمتیں؟ (۴۸۰)
- نہج البلاغہ کا سب سے بڑا خطبہ؟ (''خطبۂ قاصعہ'' خطبہ/۱۹۲)
- نہج البلاغہ کا سب سے چھوٹا خطبہ؟ (''خوارج کے بارے میں'' خطبہ/۶۱)
- نہج البلاغہ کا سب سے بڑا خط؟ (''نامۂ مالک اشتر'' خطبہ/۵۳)
- نہج البلاغہ کا سب سے چھوٹا خط؟ (''نامہ نمبر/۷۹)
- نہج البلاغہ کے خطبات کو کس نے جمع کیا؟

علامہ سید ابوالحسن محمد حسین مشہور بہ سید رضیؒ (۴۰۶ھ)

- سب سے پہلے کس نے نہج البلاغہ کی شرح لکھی؟ (سید علی بن ناصر معاصر رضیؒ)
- کس سنہ میں ''نہج البلاغہ'' کو جمع کیا گیا؟ (ماہِ رجب ۴۰۰ھ)
- نہج البلاغہ کا '' آخری جملہ کس سلسلے میں ہے؟

دوست پر غصہ کرنا اور اسے شرمندہ کرنا مقدمۂ جدائی ہوتا ہے۔

- وہ صفت جس کی حضرت نے اکثر وصیت فرمائی؟ (تقویٰ)
- نہج البلاغہ میں لفظِ ''قرآن'' کتنی مرتبہ استعمال ہوا؟ (۴۱ مرتبہ)
- کس (خطبہ ۱۴۳/۱۱۵)

◉ کس خطبہ میں ''متقین'' کے صفات بیان کئے گئے؟ (خطبۂ ہمام/۱۹۳)

◉ آپ نے رسولؐ اللہ کے بعد کسے اولین نماز گذار فرمایا؟ (خودکو)

◉ حضرت فاطمہ زہراؑ کو دفن کرتے وقت کون سا خطبہ ارشاد فرمایا؟ (خ/۲۰۲)

◉ وہ تین اصحابِ رسولؐ جن کا ذکر خطبہ/۱۸۲ میں فرمایا؟

(عمار یاسر، ابوھیثم، خزیمہ بن ثابت)

◉ آپ نے کس خطبہ میں غیبتِ امام زمانہؑ کا ذکر فرمایا؟ (خطبہ/۱۸۲)

◉ کس خطبہ میں آپ نے اپنے حقِ خلافت کے بارے میں فرمایا؟

(خطبہ شقشقیہ/۳)

◉ آپ نے کس خطبہ میں اپنی عمر کا تذکرہ فرمایا؟ (خطبہ/۲۷)

◉ حضرتؑ کا آخری خطبہ جس میں موت کا تذکرہ فرمایا (خطبہ/۱۴۹)

◉ آپ نے کس حکمت کو کوفہ کے قبرستان میں کس سے بیان فرمایا؟

حکمت/۱۴۷، کمیل بن زیادؒ

◉ آپ کے کس خطبہ کو سننے کے بعد لوگوں نے گریہ کیا؟ (خطبۂ غرّا)

◉ آپ نے کون سا خطبہ پتھر پر بلند ہوکر ارشاد فرمایا؟ (خ/۱۸۲ کوفہ میں)

◉ نہج البلاغہ میں رسولؐ اللہ کا نام کتنی مرتبہ ذکر ہوا؟ (۵۱/مرتبہ لفظِ محمدؐ)

◉ چار انبیاء کہ جن کا ذکر خطبہ/۱۶۰ میں ہوا؟

حضرت محمد مصطفیٰؐ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داوودؑ، حضرت عیسیٰؑ

◉ وہ نبیؑ جن کے اہل وعیال نہیں تھے اور ان کا ذکر خطبہ/۱۶۰ میں ہوا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

◉ حضرت علی علیہ السلام نے مصر کا گورنر کسے منتخب فرمایا؟

(حضرت محمد بن ابی بکرؓ)

◉ مکہ میں آپ کا گورنر کون تھا؟ (قثم بن عباسؓ)

◉ یمن کے لئے آپ نے کسے گورنر منتخب کیا؟ (عبداللہ بن عباسؓ)

◉ وہ شہر جن کا ذکر نہج البلاغہ میں ہوا؟

کوفہ، بصرہ، شام، یمن، حجاز، عراق، مکہ، مدینہ، مصر

◉ آپ نے کس شہر کے لوگوں کو عورت کی فوج سے تعبیر کیا؟ (اہل بصرہ)

◉ حضرت نے کس شہر کو آسمان سے سب سے زیادہ دور قرار دیا؟

(بصرہ)

◉ حضرت علیؑ نے اپنا دار الحکومت کس شہر کو بنایا؟ (کوفہ)

◉ وہ صحابی جس کی آپ نے بصرہ میں عیادت کی؟

(علاء بن زیاد حارثی)

◉ آپ کے کس صحابی کو عثمان نے ملک بدر کیا؟ (ابوذرِ غفاریؓ)

◉ حضرت علیؑ نے فنونِ جنگ کس خطبہ میں بیان فرمائے؟ (خطبہ/۱۲۴)

◉ رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو کس جنگ میں شہادت کی بشارت دی؟

(جنگ احد)

◉ واقعہ ''لیلۃ الھریر'' کس جنگ کا واقعہ ہے؟ (جنگِ صفین)

- کن جنگوں میں آپ کے چچا شہید ہوئے؟

امیر حمزہؓ احد میں، جعفر طیارؓ جنگ موتہ میں، عبیدہ جنگِ بدر میں شہید ہوئے۔

- حضرت علیؑ نے کس خاتون کو دنیا کی بہترین عورت فرمایا؟

حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا۔

- حضرت نے خطبۂ شقشقیہ میں کس شاعر کا شعر پیش کیا؟ (اعشیٰ)
- حضرت نے خطبۂ ۱۶۲ میں کس شاعر کا شعر پیش فرمایا؟

(امراُالقیس)

- آپ نے خطبہ: ۱۵۵ رمیں کس پرندہ کی خلقت بیان فرمائی؟ (چمگادڑ)
- کن پرندوں کے نام نہج البلاغہ میں ذکر ہوئے؟

مور، کوا، مرغ، باز، کبوتر، چمگادڑ وغیرہ

- آپ نے خطبہ: ۱۶۵ رمیں کس پرندہ کی خوبصورتی بیان فرمائی؟ (مور)
- کن چوپاؤں کے نام نہج البلاغہ میں ذکر ہوئے؟

ہاتھی، گھوڑا، اونٹ، شیر، بھیڑیا وغیرہ

- سب سے بڑا جانور جس کا ذکر نہج البلاغہ میں ہوا؟ (ہاتھی)
- سب سے چھوٹا حیوان جس کا ذکر نہج البلاغہ میں ہوا؟

(چیونٹی، مچھر)

- حضرت نے دنیا کو کس حیوان سے تشبیہ دی؟ (سانپ)
- حضرت نے گائے سے کسے تشبیہ دی؟ (طلحہ)

◉ امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے کس کی آزادی کے لئے حضرت سے سفارش کی؟

(مروان بن حکم)

◉ آنحضرت کی نظر میں علم بہتر ہے یا مال؟ (علم)

◉ کس امامؑ نے رسولؐ پر نزول وحی کے وقت شیطان کے گریہ کی آواز سنی؟

حضرت علی علیہ السلام (خطبہ/۱۹۲)

◉ خدا کی کس مخلوق کو نیند نہیں آتی؟ (فرشتہ)

◉ حضرت علیؑ کی نظر میں شریر ترین لوگ کون ہیں؟ (خوارج)

◉ حضرت علیؑ کے نزدیک محبوب ترین چیز کیا ہے؟ (موت)

◉ ''عرف النّار'' کس کا لقب ہے؟ (اشعث بن قیس)

☆☆☆☆☆

تاریخِ انبیاء علیہم السلام

- جناب آدمؑ کا پیکر کتنے سال میں تیار ہوا؟

چالیس سال (حیات القلوب ج:۱رص:۴۳)

- کس دن پیکر آدمؑ میں روح داخل کی گئی؟ (بروز جمعہ)

- حضرت آدمؑ کو آدمؑ کیوں کہا جاتا ہے؟

کیوں کہ وہ ادیم ارض یعنی زمین کی مٹی سے خلق ہوئے تھے۔

- نزول آدم کس سرزمین پر ہوا؟ (وادیِ سراندیپ سرزمین ہندوستان)

- حضرت آدمؑ دنیا میں کب وارد ہوئے تھے؟

(تقریباً ۶۲۱۶ر برس قبل ہجرت نبوی)

- حضرت آدم کو کن اسماء کی تعلیم دی گئی تھی؟ (اسماء پنجتنِ پاکؑ)

- سب سے پہلا صحیفہ کس نبیؑ پر نازل ہوا؟

(حضرت آدمؑ پر سریانی زبان میں) (تاریخ انبیاء)

- جناب آدم کی کتنی عمر ہوئی؟ (تقریباً ۹۳۰ر سال)

- جناب آدمؑ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ (جناب شیثؑ)

- ابلیس نے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ (غرور و تکبر کی بناء پر)

- ابلیس کس مخلوق سے تعلق رکھتا تھا؟ (قوم جن رکہف:۵۰)

- سب سے پہلے قیاس کس نے کیا؟ (ابلیس)

- سب سے پہلے خرمہ کی کھیتی کس نے کی؟ (انوش، فرزند شیثؑ)

- سب سے پہلے کس نے خط لکھا؟ (حضرت ادریسؑ)
- جناب ادریسؑ پر کتنے صحیفہ نازل ہوئے؟ (۳۰/صحیفہ)
- قلم سے لکھنے کی ابتدا کس نے کی؟ (جناب ادریسؑ)
- کپڑا سینا کس نے ایجاد کیا؟ (حضرت ادریسؑ)
- جنگی اسلحہ کی ایجاد کس نے کی؟ (حضرت ادریسؑ)
- سب سے پہلے جہاد کس نے کیا؟ (حضرت ادریسؑ)
- لوگوں کو لباس پہننا کس نے سکھایا؟ (حضرت ادریسؑ)
- علم نجوم کی اصطلاحیں کس نے قایم کیں؟ (حضرت ادریسؑ)
- حضرت ادریسؑ کتنی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے؟ (۷۲، "کشف الغمہ")
- حضرت ادریسؑ نے کتنے شہر، آباد کئے؟ (تقریباً ۱۰۰/شہر)
- حضرت نوح علیہ السلام کا کیا نام تھا؟

(عبد الاعلیٰ، عبد الملک، عبد الغفار) (حیات القلوب، ج:۲/ص: ۶۷)

- سب سے پہلا اولوالعزم نبیؑ جو صاحب شریعت تھا؟ (حضرت نوحؑ)
- شیخ الانبیاء کس نبیؑ کا لقب ہے؟ (حضرت نوحؑ)
- حضرت نوحؑ عمر کتنی تھی؟ (۲۵۰۰/سال)
- کشتیِ نوحؑ کتنے سال میں بن کر تیار ہوئی؟ (۲۵۰/سال)
- کشتی کی لمبائی چوڑائی کیا تھی؟

لمبائی: ۱۲۰۰/ہاتھ، چوڑائی: ۸۰۰/ہاتھ، اونچائی: ۸۰/ہاتھ تھی

(حیات القلوب ج:۲رص:۶۷)

◉ سب سے پہلے کون سا جانور کشتی میں سوار ہوا؟

(تیتر ''بدائع الاخبار ص:۲۱۹)

◉ کشتی نوحؑ کتنے مہینے چلتی رہی؟ (چھ مہینے)

◉ کشتی نوحؑ کہاں جا کر ٹھہری؟ (کوہِ جودی)

◉ کشتی میں سوار ہونے والے افراد کی تعداد؟ (۸۰/مرد و عورت)

◉ حضرت نوحؑ کی قبر کہاں ہے؟ (نجفِ اشرف روضۂ حضرت علیؑ میں)

◉ وہ قدیم شہر جس میں ۸۰/افراد رہتے تھے؟

شہرِ موصل جہاں جناب نوحؑ نے طوفان کے بعد سکونت اختیار کی۔

◉ حضرت ابراہیمؑ کہاں پیدا ہوئے؟ (سرزمین بابل جنوب بغداد)

◉ جناب ابراہیمؑ کے والد کا کیا نام تھا؟ (تارخ)

◉ آپ کی والدہ کا کیا نام تھا؟ (بونا)

◉ وہ نبیؑ کہ جو محمد مصطفیٰؐ سے مشابہ تھے؟ (حضرت ابراہیمؑ)

◉ کس نبیؑ نے سب سے پہلے راہِ خدا میں ہجرت کی؟ (حضرت ابراہیمؑ)

◉ جس وقت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا ان کی کیا عمر تھی؟

(۱۸ یا ۲۶/سال، تفسیر نمونہ ج:۱۳)

◉ حضرت ابراہیمؑ کا مزار کہاں ہے؟ (شہر الخلیلؑ فلسطین)

◉ سب سے پہلے کس نبیؑ نے خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھایا؟ (حضرت اسماعیلؑ)

- حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی جگہ؟ (مسجد خیف کی جگہ)
- حضرت موسیٰؑ کا کیا لقب تھا؟ (کلیم اللہ)
- حضرت موسیٰؑ کس فرعون کے زمانے میں پیدا ہوئے؟

  (رامسیس دوم، مصر)
- حضرت موسیٰؑ کی کتاب کا کیا نام ہے؟ (توراۃ)
- حضرت موسیٰؑ کی قبر کہاں ہے؟ (کوہِ طور پر)
- جناب یونسؑ کا تذکرہ کتنے سوروں میں ہوا؟ (۶/سورے)
- حضرت زکریاؑ کا ذکر کتنے سوروں میں ہے؟ (۴/سورے)
- جناب زکریاؑ کی قبر کہاں ہے؟ (بیت المقدس)
- جناب یحیٰؑ کتنی عمر میں عہدۂ نبوت پر فائز ہوئے؟ (۳/سال)
- حضرت یحیٰؑ کہاں دفن ہیں؟ (مکہ میں)
- سب سے پہلے کیا چیز خلق کی گئی؟ (نورِ رسولِؐ اکرم)
- آتش پرستی کا آغاز کس نے کیا؟ (قابیل)
- وہ کون سے نبیؑ ہیں جن کی ماں ہیں مگر باپ نہیں؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- وہ کون نبیؑ ہیں جن کا کوئی قبیلہ نہیں؟ (حضرت آدمؑ)
- وہ کون سی قبر ہے جو اپنے مدفون کو لئے پھرتی رہی؟

  (وہ مچھلی جس کے شکم میں حضرت یونسؑ تھے)
- وہ درخت جو بغیر پانی کے اُگا؟ (حضرت یونسؑ کا درخت)

- پانی کا مزہ کیا ہے؟ (زندگی کا مزہ)
- حضرت عیسیٰؑ کا دوسرا نام کیا تھا؟ (مسیح)
- حضرت عیسیٰؑ کس بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوئے؟ (فرہاد پنجم)
- کس نبیؑ نے گہوارہ میں کلام کیا؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- کس نبیؑ نے آمد محمد مصطفیٰؐ کی بشارت دی؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- حضرت عیسیٰؑ کی ماں کا کیا نام تھا؟ (حضرت مریمؑ)
- قرآن مجید میں کتنی جگہ عیسیٰؑ کا نام ان کی ماں کے ساتھ ذکر ہوا؟ (۱۶/جگہ)
- کس نبیؑ نے شادی نہیں کی؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب؟ (انجیل)
- حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب کس نام سے مشہور تھے؟ (حوارین)
- آپ کے اصحاب کی تعداد کتنی تھی؟ (۱۲/افراد)
- وہ نبیؑ کہ جو امام زمانہؑ کے اقتدار میں نماز پڑھیں گے؟ (حضرت عیسیٰؑ)
- قرآن مجید جناب لوطؑ کا ذکر کتنی جگہ ہوا؟ (۸۰/جگہ)
- وہ نبیؑ کہ جو جناب ابراہیمؑ کے زمانے میں تھے اور آپ کے ساتھ فلسطین کی طرف ہجرت کی؟ (حضرت لوطؑ)
- بد ترین قوم کس نبیؑ کی تھی؟ (حضرت لوطؑ)
- حضرت لوطؑ کی عمر کیا تھی؟ (۸۰/سال)
- حضرت لوطؑ کی قبر کہاں ہے؟ (ملک شام)

- اسرائیل کس نبیؑ کا لقب تھا؟ (حضرت یعقوبؑ)
- کس نبیؑ نے اپنے بیٹے کے فراق میں گریہ کیا؟ (حضرت یعقوبؑ)
- حضرت یعقوبؑ کی بصارت کس طرح واپس آئی؟
  (بحکم خدا، لباس حضرت یوسفؑ کے ذریعے)
- حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ کا غم کتنے روز منایا؟ (۴۰ر یا ۷۰ر روز)
- جناب یعقوبؑ کہاں دفن ہوئے؟ (بیت المقدس)
- حضرت یوسفؑ کا نام قرآن میں کتنی جگہ ذکر ہوا؟ (۲۷ر جگہ)
- حضرت یوسفؑ کی ماں کا نام؟ (راحیل)
- حضرت یوسفؑ کتنے روز کنویں میں رہے؟ (تین روز)
- قرآن مجید نے کس واقعہ کو ''احسن قصص'' فرمایا؟ (واقعہ یوسفؑ)
- حضرت یوسفؑ کی کتنی عمر ہوئی؟ (۱۱۰ر سال)
- حضرت شعیبؑ کی قوم کون سا گناہ انجام دیتی تھی؟ (چوری)
- سب سے پہلے ترازو کس نے تیار کی؟ (حضرت شعیبؑ)
- حضرت داوٗدؑ کی کتاب کا کیا نام تھا؟ (زبور)
- سب سے پہلے ذرہ کس نبیؑ نے تیار کی؟ (حضرت داوودؑ)
- حضرت داوٗدؑ نے کس ظالم بادشاہ کو قتل کیا؟ (جالوت)
- حضرت داوودؑ کے فرزند کا کیا نام تھا؟ (حضرت سلیمانؑ)
- بیت المقدس کی بنیاد کس نے رکھی؟ (حضرت سلیمانؑ)

- کس پرندہ نے حضرت سلیمانؑ کا خط بلقیس تک پہنچایا؟ (ہدہد)
- تخت بلقیس کس کے ذریعہ سلیمانؑ تک پہنچا؟ (آصف بن برخیا)
- وہ نبیؑ کہ جو وفات کے بعد ایک سال تک عصا پر تکیہ کئے کھڑے رہے؟
  (حضرت سلیمان علیہ السلام)
- خلیل اللہ کس نبی کا لقب ہے؟ (حضرت ابراہیمؑ)
- قرآن میں سب سے زیادہ ذکر ہونے والے نبیؑ کا نام؟
  (حضرت موسیٰ علیہ السلام)
- اولوالعزم انبیاء؟ (حضرات نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمد مصطفیٰؐ)
- سب سے زیادہ طویل العمر نبی؟ (حضرت نوح علیہ السلام)
- دو نام رکھنے والے انبیاء؟
  محمدؐ-احمد، موسیٰؑ-ذوالنون، عیسیٰؑ- مسیح، یعقوب-اسرائیل،
  یوشع بن نون-ذوالکفل۔
- غیر شادی شدہ انبیاء؟ (حضرت یحیٰؑ وحضرت عیسیٰؑ)
- حکمران انبیاء؟ (حضرت سلیمانؑ، حضرت ذوالقرنینؑ)
- چھ ماہ میں متولد ہونے والا نبیؑ؟ (حضرت یحیٰؑ)
- بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے انبیاء کی تعداد؟ (۶۰/انبیاء)
- سب سے پہلا قاتل؟ (قابیل فرزند آدمؑ)
- سب سے پہلا مقتول؟ (ہابیلؑ فرزند آدمؑ)

تاریخِ اسلام

- عربستان کا رقبہ؟ (۱۲/لاکھ ۳۰/ہزار مربع میل)
- عبدالمطلبؑ کا لقب کیا تھا؟ (شیبۃ الحمد)
- باپ کی زوجہ سے عقد کس نے ممنوع قرار دیا؟ (عبدالمطلبؑ)
- خزانہ پر خمس کس نے عائد کیا؟ (عبدالمطلبؑ)
- حاجیوں کی سیرابی کا انتظام کس نے شروع کیا؟ (عبدالمطلبؑ)
- ایک انسان کے بدلے سو اونٹ کی دیت کس نے مقرر کی؟

(حضرت عبدالمطلبؑ)

- طواف کے سات چکر کس نے معیّن کیے؟ (عبدالمطلبؑ)
- مطعم الطیر کس کا لقب تھا؟ (عبدالمطلبؑ)
- پہلی وحی رسولؐ پر کس عمر میں نازل ہوئی؟ (۴۰/سال)
- حضرت علیؑ کی خلافت کا پہلا اعلان کب ہوا؟ (دعوتِ ذوالعشیرہ)
- تاریخِ اسلام میں پہلا شہید؟

حارث بن ابی ہالہ جو اعلان رسالت کے چوتھے سال میں شہید ہوئے؟

- اسلام میں پہلی ہجرت؟

ہجرت حبشہ جس کے سردار جعفر طیار تھے جس میں ۸۶/مرد ۱۸/عورتیں تھیں۔

- شعب ابی طالبؑ میں بنیؐ ہاشم کے محاصرہ کا آغاز؟

(یکم محرم ۷/بعثت / ۶۱۷ء تا محرم ۱۰ بعثت)

- مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کب ہوئی؟

(۱۳ ؁ بعثت / ستمبر ۶۲۲ء)

- تاریخِ اسلام میں سب سے پہلا سجدہ شکر کس نے ادا کیا؟

(شب ہجرت حضرت علیؑ نے)

- تاریخ اسلام میں پہلی نماز جمعہ کہاں ادا کی گئی؟

(قبیلہ بنی سالم میں جس میں تقریباً سو افراد نے شرکت کی)

- حج کس سال واجب ہوا؟ (۵ ؁ھ)
- کس جنگ میں رسولؐ نے نماز خوف پڑھی؟

جنگ ذات رقاع ۶ ؁ھ

- سورۂ فتح کب نازل ہوا؟ (صلح حدیبیہ کے بعد ۷ ؁ھ)
- آخری جنگ جس میں رسولؐ نے شرکت کی؟ (غزوہ تبوک)
- معراج نبیؐ جسمانی تھی یا روحانی؟ (جسمانی)
- ماہِ رمضان کے روزے کس سنہ میں واجب ہوئے؟

(آخر ماہِ شعبان ۲ ؁ھ)

- فطرہ کس سال واجب ہوا؟ (۲ ؁ھ)
- رسولؐ کا ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ؟ (قرآن کریم)
- حرمت شراب کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (۴ ؁ھ)
- تحویل قبلہ کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (۲ ؁ھ)

- رسولؐ اللہ نے کس مسجد کو منہدم کرنے کا حکم دیا؟ (مسجد ضرار)
- اولوالعزم انبیاء کا ذکر کس سورہ میں ہے؟
  (سورۂ احزاب ر آیت: ۷، سورۂ شوریٰ ر آیت: ۱۳)
- اذان و اقامت کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (۱ سنہ ہجری)
- پردہ کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (۵ سنہ ھ)
- رسولؐ اللہ قبل بعثت کس لقب سے مشہور تھے؟ (امین)
- ابتدائے بعثت میں آپ کا کیا نعرہ تھا؟
  قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تُفْلِحُوْا
- آپ نے کتنے سال مخفیانہ تبلیغ کی؟ (۱۳ر سال)
- رسول اکرمؐ کس بادشاہ کے عہد میں مبعوث بہ رسالت ہوئے؟
  (خسرو پرویز)
- حضور نے کن بادشاہوں کو دعوتِ اسلام دی؟
  (خسرو پرویز، ہرقل، مقوقس)
- آپ کے کاتبین کی تعداد کتنی تھی؟
  (۲۳ر افراد جن میں سے ایک حضرت علی علیہ السلام تھے)
- رسولؐ اللہ کے کس چچا کا لقب سید الشہداء تھا؟
  (حضرت حمزہ جو جنگ احد میں شہید ہوئے)
- شاعر رسولؐ کون تھا؟ (حسان بن ثابتؓ)

● مدینہ پہنچنے کے بعد آپ کا سب سے پہلا معجزہ کیا تھا؟

(ابو ایوبؓ کی ماں کی بصارت کا پلٹانا) (بحار الانوار ج:۱۹/ص:۱۲۱)

● جنگ خندق کس سنہ میں واقع ہوئی؟ (۵ سنہ ھ)

● خندق کتنی مدت میں تیار ہوئی؟ (ایک ماہ)

● جنگِ خندق کا دوسرا نام؟ (جنگ احزاب)

● ضربت علیؑ کے بارے میں حضور نے کیا فرمایا؟

ضَرُبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْن

علیؑ کی ایک ضربت عبادت ثقلین پر بھاری ہے۔

● ''کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے'' حضور نے کس جنگ میں فرمایا؟ (جنگ خندق)

● کس شہید کو ملائکہ نے غسل دیا؟

(حنظلہ جو جنگ احد میں میں شہید ہوئے) (فروغِ ابدیت ر ج:۲/ص:۴۲)

● وہ خاتون جس نے جنگ احد میں رسولؐ اللہ کا دفع کیا؟

(نسیبہ جن کی کنیت ام عامر تھی)

● حضور کس ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے؟ (ناقہ، قصویٰ)

● آپ نے مدینے میں کس کے یہاں قیام فرمایا؟

(ابو ایوب انصاریؓ)

● مدینہ کا اصلی نام؟ (یثرب)

◉ پہلی مسجد جو مدینہ میں تعمیر کی گئی؟ (مسجد قبا)

◉ شہر مدینہ کس نے آباد کیا؟ (سام بن نوحؑ یا یوشع بن نون)

◉ مدینہ میں کتنے قبائل رہتے تھے؟ (۲۷ر قبائل)

◉ سب سے پہلا موذنِ اسلام؟ (حضرت بلال حبشیؓ)

◉ وہ کون سی مسجد ہے جس میں دو قبلے ہیں؟ (مسجد ذو قبلتین)

◉ وہ جنگیں جن میں رسولؐ نے شرکت فرمائی؟

(انہیں غزوہ کہتے ہیں ان کی تعداد ۲۶ر ہے)

◉ وہ جنگیں جن میں حضور نے شرکت نہیں فرمائی؟

(انہیں سریہ کہتے ہیں ان کی تعداد ۳۶ر ہے)

◉ اسلام کی سب سے پہلی جنگ؟ (جنگ بدر)

◉ جنگِ بدر میں مسلمانوں کا سامانِ جنگ کیا تھا؟

تین گھوڑے، آٹھ تلواریں، چھ زریں، اور ۳۱۳ر افراد تھے۔

◉ جنگ بدر میں کفار کی تعداد کیا تھی؟ (۱۹۵۰ر فراد)

◉ اس جنگ میں کتنے کفار ہلاک ہوئے؟

(۷۰ر افراد جن میں سے ۳۵ر تنہا حضرت علیؑ نے ہلاک کئے)

◉ حضرت فاطمہ زہراؑ کا عقد حضرت علیؑ سے کس سنہ میں ہوا؟ (۲ھ)

◉ رسولؐ نے کس صحابی کی لاش کا بوسہ لیا؟

(حضرت عثمان بن مظعون) (نقوش عصمت)

- مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کب ہوئی؟

(۱۳ سنہ بعثت / ستمبر ۶۲۲ء)

- تاریخِ اسلام میں سب سے پہلا سجدہ شکر کس نے ادا کیا؟

(شب ہجرت حضرت علیؑ نے)

- تاریخ اسلام میں پہلی نماز جمعہ کہاں ادا کی گئی؟

(قبیلہ بنی سالم میں جس میں تقریباً سو افراد نے شرکت کی)

- حج کس سال واجب ہوا؟ (سنہ ۵ ھ)
- کس جنگ میں رسولؐ نے نماز خوف پڑھی؟

جنگ ذات رقاع سنہ ۶ھ

- سورۂ فتح کب نازل ہوا؟ (صلح حدیبیہ کے بعد سنہ ۷ ھ)
- آخری جنگ جس میں رسولؐ نے شرکت کی؟ (غزوہ تبوک)
- معراج نبیؐ جسمانی تھی یا روحانی؟ (جسمانی)
- ماہِ رمضان کے روزے کس سنہ میں واجب ہوئے؟

(آخر ماہِ شعبان ۲ سنہ ھ)

- فطرہ کس سال واجب ہوا؟ (سنہ ۲ ھ)
- رسولؐ کا ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ؟ (قرآن کریم)
- حرمت شراب کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (سنہ ۴ ھ)
- تحویل قبلہ کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (سنہ ۲ ھ)

- رسولؐ اللہ نے کس مسجد کو منہدم کرنے کا حکم دیا؟ (مسجد ضرار)
- اولوالعزم انبیاء کا ذکر کس سورہ میں ہے؟

(سورۂ احزاب/آیت : ۷، سورۂ شوریٰ/آیت :۱۳)

- اذان و اقامت کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (۱ سنہ ہجری)
- پردہ کا حکم کس سنہ میں ہوا؟ (۵ سنہ ھ)
- رسولؐ اللہ قبل بعثت کس لقب سے مشہور تھے؟ (امین)
- ابتدائے بعثت میں آپ کا کیا نعرہ تھا؟

قُولُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تُفْلِحُوْا

- آپ نے کتنے سال مخفیانہ تبلیغ کی؟ (۱۳/سال)
- رسولؐ اکرم کس بادشاہ کے عہد میں مبعوث بہ رسالت ہوئے؟

(خسرو پرویز)

- حضور نے کن بادشاہوں کو دعوتِ اسلام دی؟

(خسرو پرویز، ہرقل، مقوقس)

- آپ کے کاتبین کی تعداد کتنی تھی؟

(۲۳/افراد جن میں سے ایک حضرت علی علیہ السلام تھے)

- رسولؐ اللہ کے کس چچا کا لقب سید الشہداء تھا؟

(حضرت حمزہ جو جنگ احد میں شہید ہوئے)

- شاعر رسول کون تھا؟ (حسان بن ثابتؓ)

- مدینہ پہنچنے کے بعد آپ کا سب سے پہلا معجزہ کیا تھا؟

(ابوایوبؓ کی ماں کی بصارت کا پلٹانا) (بحارالانوار ج:۱۹/ص:۱۲۱)

- جنگ خندق کس سنہ میں واقع ہوئی؟ (۵ سنہ ھ)
- خندق کتنی مدت میں تیار ہوئی؟ (ایک ماہ)
- جنگِ خندق کا دوسرا نام؟ (جنگ احزاب)
- ضربت علیؑ کے بارے میں حضور نے کیا فرمایا؟

ضَرُبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

علیؑ کی ایک ضربت عبادت ثقلین پر بھاری ہے۔

- ''کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے'' حضور نے کس جنگ میں فرمایا؟ (جنگ خندق)
- کس شہید کو ملائکہ نے غسل دیا؟

(حنظلہ جو جنگ احد میں میں شہید ہوئے)(فروغِ ابدیت ر ج:۲/ص:۴۲)

- وہ خاتون جس نے جنگ احد میں رسولؐ اللہ کا دفع کیا؟

(نسیبہ جن کی کنیت ام عامر تھی)

- حضور کس ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے؟ (ناقہ قصویٰ)
- آپ نے مدینے میں کس کے یہاں قیام فرمایا؟

(ابوایوب انصاریؓ)

- مدینہ کا اصلی نام؟ (یثرب)

◉ پہلی مسجد جو مدینہ میں تعمیر کی گئی؟ (مسجد قبا)

◉ شہر مدینہ کس نے آباد کیا؟ (سام بن نوحؑ یا یوشع بن نون)

◉ مدینہ میں کتنے قبائل رہتے تھے؟ (۲۷/قبائل)

◉ سب سے پہلا موذنِ اسلام؟ (حضرت بلال حبشیؓ)

◉ وہ کون سی مسجد ہے جس میں دو قبلے ہیں؟ (مسجد ذو قبلتین)

◉ وہ جنگیں جن میں رسولؐ نے شرکت فرمائی؟

(انہیں غزوہ کہتے ہیں ان کی تعداد ۲۶/ ہے)

◉ وہ جنگیں جن میں حضور نے شرکت نہیں فرمائی؟

(انہیں سریہ کہتے ہیں ان کی تعداد ۳۶/ ہے)

◉ اسلام کی سب سے پہلی جنگ؟ (جنگ بدر)

◉ جنگِ بدر میں مسلمانوں کا سامانِ جنگ کیا تھا؟

تین گھوڑے، آٹھ تلواریں، چھ زریں، اور ۳۱۳/ افراد تھے۔

◉ جنگ بدر میں کفار کی تعداد کیا تھی؟ (۱۹۵۰/ افراد)

◉ اس جنگ میں کتنے کفار ہلاک ہوئے؟

(۷۰/ افراد جن میں سے ۳۵/ تنہا حضرت علیؑ نے ہلاک کئے)

◉ حضرت فاطمہ زہراؑ کا عقد حضرت علیؑ سے کس سنہ میں ہوا؟ (۲ ھ)

◉ رسولؐ نے کس صحابی کی لاش کا بوسہ لیا؟

(حضرت عثمان بن مظعون) (نقوش عصمت)

◉ جنگ احد کب واقع ہوئی؟ (سنہ ۳ ھ)

◉ جنگ احد میں مسلمانوں اور کفار کی تعداد؟

(ایک ہزار مسلمان اور تین ہزار کفار)

◉ میدان احد میں پہلا مقابلہ کس سے ہوا؟

حضرت علیؑ اور طلحہ بن ابی طلحہ

◉ حضرت حمزہؑ کا سینہ کس نے چاک کیا؟ (وحشی ملعون)

◉ خیبر کا مضبوط ترین قلعہ کون سا تھا؟ (قلعۂ قموص)

◉ منبر رسولؐ کس سنہ میں تیار کیا گیا؟ (سنہ ۷ ھ)

◉ جنگ موتہ میں کس سردار کے شانے قلم ہوئے؟

(حضرت جعفر طیارؑ)

◉ واقعۂ غدیر کس سنہ میں ہوا؟ (سنہ ۱۰ ھ)

◉ میدان غدیر میں مسلمانوں کی تعداد؟

(تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار)

◉ رسولؐ اللہ کے کتنے چچا تھے؟

(۹ / چچا، حارث، زبیر، ابوطالبؑ، حمزہؑ، غیزاق، ضرار، مقوّم، ابولہب، عباسؓ)

◉ رسولؐ اللہ کی پھپھیوں کی تعداد؟

امیمہ، ام حکیم، برّہ، عاتکہ، صفیہ، اروی

◉ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون کون تھیں؟ (جناب عمار یاسر کی والدہ سمیہؓ)

◉ عام الحزن کس سال کو کہتے ہیں؟

(جس سال جناب ابو طالبؑ و جناب خدیجہؑ نے رحلت فرمائی)

◉ عام الفیل کس سال کو کہتے ہیں؟

(جس سال ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کیا)

◉ رسولؐ اللہ کے کس صحابیؓ کی گواہی دو آدمیوں کے برابر مانی جاتی تھی؟

(خزیمہ بن ثابت انصاری)

◉ رسولؐ اللہ نے کس صحابی کو اپنے اہلِ بیتؑ میں شامل کیا؟

(جناب سلمانؓ فارسی)

◉ سب سے آخر میں رحلت کرنے والے صحابی رسولؐ؟

(جابر ابن عبداللہ انصاری ۷۸ھ میں)

☆☆☆☆☆

تاریخِ معصومین علیہم السلام

- دعوتِ ذوالعشیرہ کا انتظام کس نے کیا؟ (حضرت علیؑ)
- ہجرت کی رات اپنی جان خطرہ میں ڈال کر رسولؐ کی جان کس نے بچائی؟ (حضرت علی علیہ السلام نے)
- غارِ ثور میں قیام کے دوران رسولؐ کے آب وغذا کا انتظام کس نے کیا؟ (حضرت علی علیہ السلام نے)
- معرکہٴ خندق میں کل کفر کا سر کس نے قلم کیا؟ (حضرت علیؑ)
- رسولؐ اللہ نے علم کا دروازہ کسے کہا؟ (حضرت علیؑ)
- حضرت علیؑ کا نعرہ کیا تھا؟ (جو چاہے پوچھنا ہو پوچھ لو)
- حضرت علیؑ کو "ابوتراب" کیوں کہتے ہیں؟ (کیوں کہ آپ اکثر خاک پر بیٹھتے تھے)
- سورہٴ برأت کی تبلیغ کس نے کی؟ (حضرت علیؑ)
- آپ کا دورِ حکومت کتنے سال رہا؟ (۴/سال، ۹/مہینے)
- آپ کی حکومت کا اصل مقصد کیا تھا؟ (ظلم وجور کا خاتمہ)
- لیلۃ المبیت کون سی رات ہے؟ (شب ہجرت)
- کس امام کو مجسمہٴ عدالت کہا جاتا ہے؟ (حضرت علیؑ کو)
- وفات پیغمبر کے بعد حضرت علیؑ کا پہلا کام؟ (قرآن کی جمع آوری)
- آپ کی تلوار کا کیا نام تھا؟ (ذوالفقار)

- ذوالفقار کس جنگ میں حضرت علیؑ کو عطا کی گئی؟ (جنگ احد)
- کس جنگ میں آپ کی تلوار ٹوٹی؟ (جنگ احد)
- حضرت علیؑ نے علم نحو کی تعلیم کسے دی؟ (ابوالاسود دوئلی)
- کس جنگ میں قرآن نیزوں پر بلند کیا گیا؟

  جنگِ صفین میں لشکرِ معاویہ کی طرف سے۔
- آپ کے قاتل کا کیا نام تھا؟ (عبدالرحمان بن ملجم)
- آپ کا مزار کس شہر میں واقع ہے؟ (نجفِ اشرف، عراق)
- کتنے سال آپ کی قبرِ مبارک پوشیدہ رہی؟ (۱۳۰/سال)
- کس دور میں آپ کی قبر ظاہر ہوئی؟ (دورِ ہارون رشید میں)
- حضرت علیؑ نے کس صحابی کی نماز جنازہ میں ۲۵/تکبیریں کہیں؟

  (سہل بن حنیف انصاریؓ)
- دنیا کی بہترین غذا کیا ہے؟

  ''شہد جو ایک جانور کا فضلہ ہے'' (حضرت علیؑ)
- دنیا کی بہترین پینے والی چیز کیا ہے؟

  ''پانی جو زمین پر بہتا ہے'' (حضرت علیؑ)
- بہترین لباس کیا ہے؟

  ''ریشم'' جو جانور کے جسم کا فاضل حصہ ہے، (حضرت علیؑ)
- سونگھنے کی بہترین چیز کیا ہے؟

"مشک" جو ایک جانور کا جما ہوا خون ہے، (حضرت علیؑ)

◉ وہ آٹھ افراد جن کی عبادت مشہور تھی؟

ربیع بن خثیمؒ، ہرم بن حیانؒ، اویس قرنیؓ، عامد بن عبد قیسؒ، ابو مسلم خولانی، مسروق بن اجزع، حسن بن ابی الحسن، اسود بن یزید، (جن میں پہلے چار اہل حق تھے، اور باقی چار اہلِ باطل تھے)۔

◉ رسولؐ اللہ سے سب سے زیادہ مشابہ کون تھا؟ (حضرت فاطمہ زہرہؑ)

◉ "امِ ابیہا" کس بی بی کا لقب تھا؟ (حضرت فاطمہ زہرہؑ)

◉ حضرت فاطمہ زہراؑ نے کس کے ہمراہ ہجرت کی تھی؟ (حضرت علیؑ)

◉ وہ کون سا رشتۂ ازدواج تھا جس میں شوہر اور زوجہ دونوں معصوم تھے؟

(حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت علیؑ)

◉ وہ بی بی جو دو اماموں کی ماں تھیں؟ (حضرت فاطمہ زہرہؑ)

◉ رسولؐ اللہ جنگ سے واپسی پر سب سے پہلے کس سے ملاقات کرتے تھے؟

(حضرت فاطمہ زہرہ صلوٰۃ اللہ علیہا)

◉ زمین سے آسمان تک نور کا سلسلہ کب قائم ہوتا تھا؟

(جب فاطمہ زہرہؑ نماز پڑھتی تھیں)

◉ عورت کے لئے سب سے بہتر چیز کیا ہے؟

"نہ نامحرم اسے دیکھے اور نہ وہ نامحرم کو دیکھے" (حضرت فاطمہ زہرہؑ)

◉ نسلِ رسولؐ کی بقا کا ذریعہ کون بنا؟ (حضرت فاطمہ زہرہؑ)

◉ سب سے پہلے کس مٹی سے تسبیح تیار کی گئی؟

(خاکِ قبرِ جنابِ حمزہ سے حضرت فاطمہؑ نے تیار کی)

◉ سببِ شہادتِ حضرت فاطمہ زہراؑ؟ (قنفذ غلام عمر کے تازیانے کی ضرب)

◉ حضرت فاطمہ زہراؑ کہاں دفن ہوئیں؟ (مدینۂ منورہ)

◉ سب سے پہلا فرزند جو معصوم ماں باپ کے ذریعہ عالم وجود میں آیا؟

(امام حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام)

◉ بچپن میں کون بچے سردار بنائے گئے؟ (امام حسنؑ اور امام حسینؑ)

◉ سب سے پہلے کساء یمانی میں کون داخل ہوا؟ (امام حسنؑ)

◉ سب سے پہلے کس امامؑ کو زہر سے شہید کیا گیا؟ (امام حسنؑ)

◉ کس امامؑ کے جنازہ پر تیر برسائے گئے؟ (امام حسنؑ)

◉ حق و باطل کے درمیان کیا فرق ہے؟

حق و باطل کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہے جسے آنکھ سے دیکھا وہ حق اور جسے سنا وہ باطل۔ (امام حسنؑ)

◉ زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

"بقدرِ آہِ مظلوم" (امام حسنؑ)

◉ وہ دس چیزیں جو ایک دوسرے سے قوی تر ہیں؟

(دس چیزوں میں ایک پتھر ہے جس سے شدید تر لوہا ہے جو اسے توڑ دیتا ہے، اور اس سے قوی تر آگ ہے جو اسے پگھلا دیتی ہے، اور اس سے

قوی تر وہ پانی ہے جو اسے بجھا دیتا ہے، اور اس سے قوی تر وہ بادل ہے جو اسے اٹھائے پھرتا ہے، اور اس سے طاقتور ہوا ہے جس کے کاندھوں پر یہ بادل رہتا ہے، اور اس سے قوی تر وہ فرشتہ ہے جو ہوا کو حرکت دیتا ہے، اور اس سے قوی تر وہ فرشتۂ موت ہے جو اسے بھی موت دیگا، اس سے قوی تر وہ موت ہے جس سے وہ بھی نہ بچے گا، اور اس سے بھی قوی تر وہ حکم خدا ہے جو موت پر بھی حکمرانی کرتا ہے)(امام حسنؑ)

- وہ کون سی مخلوقات ہیں جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئیں؟

(جناب آدمؑ، جناب حواؑ، فدیۂ اسماعیلؑ کا دنبہ، ناقہ صالحؑ، جناب موسیٰؑ کا اژدھا، ابلیس، وہ کوا جس نے قابیل کو دفن کا طریقہ سکھایا)

- مشرق و مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

(سورج کی ایک دن کی مسافت)

- امام حسنؑ کے پیادہ حجوں کی تعداد؟ (۱۲۰)
- امام حسن کہاں مدفون ہیں؟ ''جنت البقیع'' (مدینۂ منورہ)
- امام حسینؑ کا مشہور لقب؟ (سید الشہداء)
- رسولؐ کی وفات کے وقت آپ کی عمر؟ (۶۳ سال)
- ہر رات میں قرآن ختم کرنے والا صحابی امام حسین علیہ السلام؟

(بُریر بن خضیر)

- نماز عشاء کے وضو سے نماز صبح پڑھنے والا صحابی؟ (بُریر بن خضیر)

- امام حسین کے غلام کا کیا نام تھا؟ اور اس کی کیا خصوصیت تھی؟
  (غلام کا نام اسلم تھا جو قاری قرآن تھا)
- امامؑ کی مدینہ سے روانگی کی تاریخ؟ (۲۸ رجب ۶۰ھ)
- آپ نے مکہ میں کتنے روز قیام فرمایا؟ (۹۵ روز)
- آپ نے کوفے کی طرف سفیر بنا کر کسے بھیجا؟ (مسلمؑ بن عقیلؑ)
- جناب مسلم کی بیعت کتنے لوگوں نے کی؟ (۱۸ ہزار)
- جناب مسلم کے بچوں کے نام؟ (ابراہیمؑ و محمدؑ)
- ''زیارت ناحیہ'' کس امامؑ سے منسوب ہے؟ (امام عصر علیہ السلام)
- وقت شہادت امام حسینؑ کی عمر؟ (۵۷ سال)
- قاتل امام حسینؑ کا نام؟ (شمر ذی جوشن بحکم یزید)
- سرِ امام حسینؑ نے کس سورہ کی تلاوت کی؟ (سورۂ کہف)
- سرِ امام حسینؑ کہاں مدفون ہے؟ (آپ کی قبر مبارک کے پاس)
- سب سے پہلا زائرِ قبرِ امام حسینؑ؟ (جابر بن عبد اللہ انصاریؓ)
- کس خلیفہ نے قبر امام کو تاراج کیا؟ (متوکل عباسی)
- کس کی ولادت پر فرشتے رسولؐ اللہ کو مبارکباد دینے آئے؟
  (امام حسین علیہ السلام)
- رسولؐ اللہ کن بچوں کے لئے ناقہ بنے؟ (امام حسنؑ اور امام حسینؑ)
- اپنے کپڑوں سے امام حسینؑ کی جوتیاں کون صاف کرتا تھا؟ (ابو ہریرہ)

◉ امام حسین کے غلام کا کیا نام تھا؟ اور اس کی کیا خصوصیت تھی؟

(غلام کا نام اسلم تھا جو قاری قرآن تھا)

◉ امامؑ کی مدینہ سے روانگی کی تاریخ؟ (۲۸/رجب ۶۰ھ)

◉ آپ نے مکہ میں کتنے روز قیام فرمایا؟ (۹۵/روز)

◉ آپ نے کوفے کی طرف سفیر بنا کر کسے بھیجا؟ (مسلمؑ بن عقیلؑ)

◉ جناب مسلم کی بیعت کتنے لوگوں نے کی؟ (۱۸/ہزار)

◉ جناب مسلم کے بچوں کے نام؟ (ابراہیمؑ ومحمدؑ)

◉ ''زیارت ناحیہ'' کس امامؑ سے منسوب ہے؟ (امام عصر علیہ السلام)

◉ وقت شہادت امام حسینؑ کی عمر؟ (۵۷/سال)

◉ قاتل امام حسینؑ کا نام؟ (شمر ذی جوشن بحکم یزید)

◉ سرِ امام حسینؑ نے کس سورہ کی تلاوت کی؟ (سورۂ کہف)

◉ سرِ امام حسینؑ کہاں مدفون ہے؟ (آپ کی قبر مبارک کے پاس)

◉ سب سے پہلا زائر قبرِ امام حسینؑ؟ (جابر بن عبد اللہ انصاریؓ)

◉ کس خلیفہ نے قبر امام کو تاراج کیا؟ (متوکل عباسی)

◉ کس کی ولادت پر فرشتے رسولؐ اللہ کو مبارکباد دینے آئے؟

(امام حسین علیہ السلام)

◉ رسولؐ اللہ کن بچوں کے لئے ناقہ بنے؟ (امام حسنؑ اور امام حسینؑ)

◉ اپنے کپڑوں سے امام حسینؑ کی جوتیاں کون صاف کرتا تھا؟ (ابو ہریرہ)

- صبح عاشور کس نے اذان کہی؟ (حضرت علی اکبرؑ)
- امام حسینؑ کی جماعت کے مؤذن؟ (حجاج بن مسروقؒ)
- سب سے پہلا تیر خیامِ حسینیؑ کی طرف کس نے پھینکا؟ (عمر سعد)
- سب سے پہلے لشکرِ حسینیؑ میں سے میدانِ جنگ میں کون گیا؟
(عبد اللہ بن عمیر کلبیؒ)
- امام سجادؑ کا مشہور لقب؟ (زین العابدینؑ)
- امام سجادؑ کی مدتِ امامت؟ (۳۵/سال)
- امام سجادؑ نے کتنے حج کیے؟ (۲۰/حج)
- واقعۂ کربلا کے بعد مدینہ میں آپ کا سب سے اہم مشغلہ؟
(واقعاتِ کربلا بیان کرنا)
- ''صحیفۂ کاملہ'' کس امام کی دعاؤں کا مجموعہ ہے؟ (امام سجادؑ)
- ''صحیفۂ کاملہ'' میں کتنی دعائیں ہیں؟ (۵۷/دعائیں)
- ''صحیفۂ کاملہ'' کے دوسرے نام؟
(انجیل اہلِ بیتؑ، نورِ آلِ محمدؐ)
- کس عمر میں آپ کی شہادت واقع ہوئی؟
(۵۶/سال کی عمر میں ہشام بن عبد الملک نے زہر سے شہید کیا)
- امام سجادؑ کہاں دفن ہیں؟ (جنت البقیع) مدینۂ منورہ
- امام محمد باقرؑ کی کنیت کیا تھی؟ (ابو جعفر)

امام باقرؑ کی مدت امامت؟ (۱۹ رسال ۱۰ ر مہینے)

امام محمد باقرؑ کے دور امامت میں کتنے خلفاء گذرے؟

سلیمان بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز، یزید بن عبدالملک، ہشام بن عبدالملک۔

اسلام میں سکہ کس نے ایجاد کیا؟ (امام محمد باقرؑ نے ۷۵ھ)

وہ کیا ہے جس کا تھوڑا سا حلال اور زیادہ پینا حرام تھا؟

(نہرِ طالوت کا پانی جو صرف ایک چلو تک پینا حلال تھا اور زیادہ حرام تھا)

(امام محمد باقر علیہ السلام)

وہ کون سا روزہ تھا جس میں کھانا پینا جائز تھا؟

(جنابِ مریمؑ کا روزہ) (امام محمد باقر علیہ السلام)

وہ کیا چیز ہے جو کم ہوتی ہے بڑھتی نہیں؟ ''عمر'' (امام محمد باقرؑ)

وہ کون سی چیز ہے جو بڑھتی ہے گھٹتی نہیں؟

سمندر کا پانی (امام محمد باقرؑ)

وہ کون سا پہاڑ ہے جو صرف ایک مرتبہ فضا میں بلند ہوا؟

کوہِ طور، جو بنی اسرائیل کے سروں پر مسلّط کیا گیا۔ (امام محمد باقرؑ)

وہ کون لوگ ہیں جن کی سچی گواہی بھی جھوٹی قرار پائی؟

منافقین (امام محمد باقرؑ)

دنیا کی ۴/۱ (ایک چوتھائی) آبادی کس دور میں ختم ہوئی؟

جس دن قابیل نے ہابیلؑ کو قتل کیا۔ (امام محمد باقرؑ)

- نسل انسانی کس کے ذریعہ آگے بڑھی؟

(جناب شیثؑ کے ذریعہ)

- رسولؐ اللہ نے جابر بن عبداللہ انصاری کے ذریعہ کس امام کو سلام کہلایا؟

(امام محمد باقرؑ علیہ السلام کو)

- کس صحابی کی آنکھیں امام محمد باقرؑ کی دعا سے صحیح ہوئیں؟ (ابوبصیر)
- امام محمد باقر کی قبر کہاں ہے؟ (جنت البقیع) مدینہ
- امام جعفر صادقؑ کی کنیت؟ (ابوعبداللہ)
- مدت امامت امام صادقؑ؟ (۳۴/سال)
- امام صادقؑ کے شاگردوں کی تعداد؟ (۴/ہزار)
- آنکھیں بادامی شکل کی کیوں ہیں؟

تاکہ سرمہ وغیرہ کا استعمال آسانی سے ہو سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

- ناک کے سراخ نیچے کی طرف کیوں ہیں؟

تاکہ رطوبتیں آسانی سے خارج ہو سکیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

- منہ پر دو ہونٹ کیوں بنائے گئے ہیں؟

تاکہ منہ میں غذا رک سکے اور اوپر سے آنے والی رطوبتیں منہ کے اندر جانے پائیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

- سامنے کے دانت تیز اور داڑھ چوڑی کیوں ہیں؟

تاکہ چیز کاٹنا آسان ہو، ڈاڑھ چوری اس لئے تاکہ غذا کا پیسنا

آسان ہو۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ دونوں ہتھیلیاں بالوں سے خالی کیوں ہیں؟

تا کہ چھونے میں سختی اور نرمی کا اندازہ ہو سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ مردوں کے داڑھی کیوں ہوتی ہے؟

تا کہ مرد اور عورت میں امتیاز ہو سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ بال اور ناخن میں جان کیوں نہیں ہوتی؟

کیوں کہ انہیں بار بار کاٹنا پڑتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ پھیپھڑے کے دو حصے کیوں ہوتے ہیں؟

تا کہ دل ان کے درمیان قائم رہ سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ جگر کی شکر محدب کیوں ہے؟

تا کہ باقاعدہ معدہ کے اوپر رہے اور اپنی گرانی اور گرمی سے غذا ہضم کرتا رہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ گردہ کی شکل لوبیہ کی طرح کیوں ہے؟

کیوں کہ منی پشت کی جانب سے اس میں آتی ہے اور اس کے پھیلنے اور سکڑنے سے آہستہ آہستہ نکلتی ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◐ گھٹنے آگے کی طرف کیوں جھکتے ہیں پیچھے کی طرف کیوں نہیں؟

(تا کہ چلنے میں آسانی ہو ورنہ انسان چلتے وقت گر پڑتا)

◐ دونوں پاؤں کے تلوے بیچ سے خالی کیوں ہیں؟

تاکہ پیر آسانی سے اٹھ سکیں ورنہ بدن کا بوجھ اٹھانا مشکل ہو جاتا۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ ناک میں رطوبت کیوں ہوتی ہے؟

تاکہ سانس کی آمد و رفت میں سہولت ہو اور خوشبو اور بدبو کا احساس ہو سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ لبوں میں شیرینی کیوں ہوتی ہے؟

تاکہ کسی شے کے ذائقہ کا احساس ہو سکے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ وہ کون سا کلام ہے جس کی ابتدا کفر اور انتہا اسلام ہے؟

کلمۂ توحید "لَا اِلٰهَ" کفر ہے اور "اِلَّا اللّٰه" اسلام ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ امام جعفر صادقؑ کی تیس ہزار حدیثوں کا حافظ کون تھا؟

(ابان بن تغلبؒ)

◉ شیطان کا طاقتور لشکر کیا ہے؟

عورت اور غصہ۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ نیکیوں کے خزانے کتنے ہیں؟ (چار)

حاجت کا پوشیدہ رکھنا، صدقہ چھپا کر دینا، درد کا اظہار نہ کرنا، مصیبت کا بیان نہ کرنا۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ آنسوؤں اور رطوبتوں کی جگہ سر میں کیوں ہے؟

سر رطوبتوں کا مرکز نہ ہوتا تو گرمی کی شدت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو

جاتا۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ سر پر بال اُگانے کا کیا سبب ہے؟

تاکہ دماغ سردی اور گرمی سے محفوظ رہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ پیشانی پر بال کیوں نہیں اگائے گئے؟

پیشانی اس لئے خالی ہے کہ اس جگہ سے نور آنکھوں تک پہنچتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ پیشانی پر شکن کا کیا سبب ہے؟

تاکہ آنکھیں پسینے وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ دونوں پلکیں آنکھوں کے اوپر کیوں ہیں؟

تاکہ تمازتِ آفتاب بقدر ضرورت اثر کر سکے اور سونے میں سہولت ہو۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ ناک دونوں آنکھوں کے درمیان کیوں ہے؟

تاکہ نور دو حصوں میں تقسیم ہو کر آنکھوں تک پہنچے۔ (امام جعفر صادقؑ)

◉ وہ چھ اصحاب جنہیں افقہ کہا جاتا ہے؟

(ابو بصیر اسدیؒ، محمد بن مسلمؒ، فضیل بن یسارؒ، بریدؒ، زرارہؒ، ابو بصیر مرادیؒ)

(امام جعفر صادقؑ)

◉ چھیالیس ہزار حدیثوں کا راوی کون تھا؟

محمد بن مسلمؒ جنہوں نے ۳۰ ہزار امام محمد باقرؑ سے اور ۱۶ ہزار امام

صادقؑ سے حدیثیں نقل کیں۔ (امام جعفر صادقؑ)

کن صحابہ نے امام باقرؑ کی فقہ کو محفوظ کیا؟

ابو بصیرؒ، زرارہؒ، محمد بن مسلمؒ، برید بن عجلیؒ۔ (امام جعفر صادقؑ)

امام صادقؑ کے زمانے میں کتنے خلفاء گزرے؟

(یزید بن عبد الملک، سناح، منصور دوانقی)

امام صادقؑ کا وہ شاگرد جس نے ہزاروں حدیثیں بیان کیں؟

(زُرارہ بن اعین)

امام صادقؑ کا وہ صحابی جس نے زیارت عاشورہ، زیارت وارثہ، امام سے نقل کیں؟ (صفوان بن مھران)

امام صادق کی قبر کہاں ہے؟ (جنت البقیع) مدینہ

امام موسیٰؑ کاظمؑ کا مشہور لقب کیا ہے؟ (باب الحوائج)

امام کاظمؑ کے زمانے میں کتنے خلفاء گزرے؟

(منصور دوانقی، مہدی عباسی، ھادی عباسی، ہارون رشید)

امام کاظمؑ کی کس قید خانہ میں شہادت ہوئی؟

(قید خانہ سندی بن شاھک بغدادی)

کس امام نے وصیت کی تھی کہ مجھے انہیں زنجیروں کے ساتھ دفن کرنا؟

(امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام)

امام کاظم کا مزار مقدس کس شہر میں ہے؟

(کاظمین نزدیک بغداد)

◉ امام علیؑ رضا کی کنیت؟ (ابوالحسن)

◉ امام رضا کی مدتِ امامت؟ (۲۰ رسال)

◉ خداوندِ عالم کن تین چیزوں کو سخت ناپسند فرماتا ہے؟

بے جا بحث و مباحثہ، مال کا ضائع کرنا، زیادہ سوال کرنا۔ (امام رضاؑ)

◉ تین چیزوں سے دل کی موت ہوتی ہے؟

مسلسل گناہ کرنا، عورتوں سے زیادہ گفتگو کرنا، احمق آدمی سے بحث و مباحثہ کرنا، بدحواس دولتمند کے پاس بیٹھنا۔ (امام رضاؑ)

◉ دنیا میں سب سے بڑی مصیبت کیا ہے؟

عالم کی موت (امام رضاؑ)

◉ جنت کی غذائیں کھانے سے کم کیوں نہیں ہوں گی؟

(جیسے ایک چراغ سے بے شمار چراغ جلانے سے روشنی کم نہیں ہوتی)

◉ جنت کی کنجی کیا ہے؟

(کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)

◉ امام رضا کا مزارِ مقدس کس شہر میں ہے؟

(مشہد مقدس ایران)

◉ سرزمین حبشہ میں متولد ہونے والا پہلا مسلمان؟

(عبداللہ بن جعفر طیار شوہر جناب زینبؑ)

◉ اسلام میں سب سے پہلے کس کا سر نوکِ نیزہ پر بلند کیا گیا؟

(صحابی حضرت علیؑ عمرو بن حمقِ خزاعی)

◉ کس صحابی کے ۸۰ر سال کی عمر میں بھی بال سفید نہیں ہوئے؟

(صحابی حضرت علیؑ عمرو بن حمقِ خزاعی)

◉ دعائے کمیل کس صحابی سے منسوب ہے؟

(کمیل بن زیادِ خزاعی)

◉ امام محمد تقیؑ کا لقب؟ (جوادؑ)

◉ کس امام کی شہادت جوانی میں ہوئی؟

(امام محمد تقی علیہ السلام)

◉ امام محمد تقیؑ کے زمانے کے خلفاء کون کون تھے؟

(مامون رشید، معتصم)

◉ امام محمد تقیؑ کے قاتل کا نام؟ (ام الفضل دختر مامون رشید)

◉ امام محمد تقیؑ کا مزار مبارک کس شہر میں واقع ہے؟

کاظمین (عراق)

◉ امام علیؑ نقی کی کنیت؟ (ابوالحسن سوئم)

◉ امام علی نقیؑ کے دور میں آلِ رسول کا سب سے بڑا دشمن کون تھا؟

(متوکل عباسی)

◉ امام علی نقیؑ کا مزار کس شہر میں واقع ہے؟ (سامرہ) عراق

- امام حسن عسکریؑ کی کنیت؟ (ابو محمد)
- امام حسن عسکریؑ کے صحابی جو فقیہ تھے؟ (ابو ہاشم جعفریؒ)
- امام حسن عسکریؑ کا مزار کس شہر میں واقع ہے؟ (سامرہ) عراق
- امام زمانہؑ کا مشہور لقب؟ (بقیۃ اللہ)
- امام کی غیبتِ صغریٰ کی مدت؟

(۲۶۰ھ تا ۳۲۹ھ، ۶۹/سال)
- غیبتِ کبریٰ کا آغاز کب سے ہوا؟ (۳۲۹ھ)
- امام زمانہؑ کے خاص نائبین؟

(عثمان بن سعیدؒ، محمد بن عثمانؒ، حسین بن روحؒ، علی بن محمدؒ)
- امام زمانہؑ کی تلوار کا نام؟ (سیف اللہ المنتقم)
- خاتم الاوصیاء کس امام کا لقب ہے؟ (امامِ زمانہ علیہ السلام)

☆☆☆☆☆

اصحاب کرامؓ

عباسؓ بن عبدالمطلبؑ

آپ حضرت رسول اکرمؐ کے چچا تھے، جناب ابوطالبؑ کی وفات کے بعد حجاج کو پانی پلانے کا کام آپ کے ذمہ ہوا، جناب رسالتمآبؐ آپ کی بزرگداشت اور تعظیم فرماتے اور آپ کو بمنزلہ پدر سمجھتے تھے، بعد وفات پیامبر اکرمؐ آپ نے حضرت علیؑ کی بیعت کی، جناب عباس رسولؐ اللہ سے دو یا تین سال بڑے تھے اور ماہ مبارک رمضان ۳۲ھ میں قتل عثمان سے دو سال قبل وفات پائی اور جنت البقیع میں سپرد لحد کیے گئے۔

عبیداللہ بن عباسؓ

آپ اشرف صحابہ رسولؐ اور سادات اصحاب امیر المومنینؑ میں سے تھے صاحب استیعاب نے رقم کیا ہے کہ وہ اپنے بھائی عبداللہ بن عباس سے ایک سال چھوٹے تھے اور حضرت امیرؑ نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں حاکم یمن بنایا اور تین سال حج کی امارت ان کے سپرد فرمائی، لیکن تیسرے سال معاویہ نے بزور یزید بن شجرہ کو اپنے امراء میں سے امارت حج پر بھیجا جس کی بنا پر آپ میں نزاع پیدا ہوا، شہادت امیر المومنینؑ کے بعد جب معاویہ نے عراق کو فتح کرنے کے لئے لشکر جمع کیا تو امام حسنؑ نے ایک جرار کو عبیداللہ بن عباسؓ اور قیس بن سعد بن

عبادہ کی سرداری میں روانہ کیا کہ معاویہ عراق تک نہ پہنچ سکے، آپ نے ۸۵ھ یا ۸۷ھ میں زمانہ عبدالملک بن مروان میں وفات پائی۔

عقیل بن ابی طالبؓ

آپ کی کنیت ابو یزید تھی، صاحب استیعاب نے روایت کی ہے کہ رسولؐ اکرم نے ان سے فرمایا کہ اے ابا یزید! مجھ کو تم سے دو طرح کی محبت ہے، ایک تو قرابت کے سبب، دوسرے اس وجہ سے کہ میرے چچا ابو طالبؑ تم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، عقیلؓ نہایت درجہ ظریف، خوش طبع، فصیح، حاضر جواب تھے اور انساب قریش میں بڑے عالم تھے، اسی بنا پر حضرت امیر المومنینؑ نے آپ سے فرمایا اے بھائی عقیلؓ کسی قبیلہ میں کوئی ایسی لڑکی تلاش کیجئے جس کے بطن سے ایسا لڑکا پیدا ہو جو کربلا کے میدان میں میرے حسینؑ کی نصرت کرے چنانچہ جناب عقیلؓ نے نبی کلاب میں سے ایک خاتون کی نشاندہی کی جس کا نام فاطمہ کلابیہ تھا اور کنیت ام البنین تھی۔

جعفر بن ابی طالبؑ

صاحب کتاب استیعاب نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ جناب پیامبر اکرمؐ سے صورت میں سیرت میں اشبہ تھے اور آنحضرت ان کو بہت دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو، اور یہ ان کے

لئے بڑے شرف کی بات تھی، جناب جعفر حضرت امیرؑ سے دس سال بڑے تھے اور عقیل جعفر سے دس سال اور طالبؓ، عقیلؓ سے دس سال بزرگ تھے، جناب جعفرؓ مہاجرین اولین میں سے تھے کہ جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور فتح خیبر کے روز خدمت رسولؐ میں پہنچے تھے آپ کی آمد کے موقع پر حضرت رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ میں فتح خیبر کی خوش خبری سناؤں یا رجعت جعفرؓ کی، آپ ےـہ ھ میں مدینہ واپس آئے، پیامبر اکرمؐ نے مسجد کے پہلو میں ان کے لئے ایک گھر مقرر فرمایا اور جنگ موتہ میں جام شہادت نوش کیا۔

سلمان فارسیؓ

آپ بچپن ہی سے طلب دین حق میں کوشاں تھے اور علماء یہود و نصاریٰ کے پاس جایا کرتے تھے اور اس راہ میں جن مصیبتوں کا سامنا ہوتا اس پر صبر فرماتے تھے، یہاں تک کہ دس آدمیوں نے یکے بعد دیگرے ان کو اپنا غلام بنا کر بیچ دیا اور آخرکار خدمت رسالتمآبؐ میں رسائی ہوئی، آپ کی محبت اور اخلاص وسعی کا یہ نتیجہ ہوا کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: ''سلمان منا اهل البيتؑ'' شعر

كانت مودة سلمان له نسبا:: ولم يكن بين نوح وابنه رحما

یعنی سلمانؓ کی محبت ان کے لئے مثل نسب کے ہوگئی درآنحالیکہ نوحؑ اور ان کے فرزند میں قرابت نہیں ہوئی۔

شیخ طوسیؒ نے کتاب ''امالی'' میں منصور بن روح سے روایت کی ہے کہ میں حضرت صادقؑ سے عرض کی کہ اے مولا! میں آپ سے سلمان فارسیؓ کا تذکرہ بہت سنتا ہوں، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ سلمانؓ میں تین فضیلتیں تھیں، اولاً: وہ اپنی خواہش پر امیرالمومنین علیہ السلام کی خواہش کو مقدم رکھتے تھے، ثانیاً: علم اور علماء سے محبت رکھتے تھے۔ ثالثاً: فقراء کو دوست رکھتے تھے اور ان کو اغنیاء پر فضیلت دیتے تھے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے سلمانؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ انہوں نے ظاہر و باطن کسی میں میری مخالفت نہیں کی، اور وہی چاہتے رہے جو میں نے چاہا، حاشیہ ''قواعد'' میں شہید علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں سلمان نے بنی کندہ کی ایک عورت سے عقد کیا جس سے دو بیٹے پیدا ہوئے اور بکثرت اولاد ہوئی، بعض ان میں سے اس ملک میں مقیم تھے اور صاحبان فضل و عقل تھے، سلمان نے بنا بر نقل روایت ۲۵۰ ربرس کی عمر پائی اور ۳۶ھ میں بمقام مدائن وفات پائی آپ کی خبر وفات سن کر حضرت امیرالمومنینؑ مدینہ سے مدائن تشریف لائے اور تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔

ابوذرؓ جندب بن جنادہ

آپ حضرت رسالتمآب کے کبار اصحاب میں سے تھے، آپ زہد و ورع، حق گوئی میں اپنے اقران و امثال سے سبقت لے گئے تھے، یہاں

تک کے پیامبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: ''نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے حمل کیا ایسے شخص کو جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو'' نیز فرمایا: ابوذر کی مثال زہد وردع میں میری امت کے درمیان مثل عیسیٰ بن مریم کے ہے، حضرت امیر علیہ السلام سے کسی نے ابوذر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ''وہ ایک ایسے شخص ہیں علوم دینیہ اور مسائل یقینیہ میں جو کچھ انہوں نے سمجھا اور یاد کیا ہے دوسرے اس کے سمجھنے سے عاجز ہیں''، آپ نے ایک مدت تک اپنی قوم کے درمیان احکام الٰہی کی تعلیم دی، آپ زمانہ حضرت عثمان میں جو عمل شریعت کے خلاف عمل میں آتا تھا اس سے نہی فرماتے تھے، یہ امر خلیفہ اور عمال حکومت کو ناگوار لگتا تھا، اسی بنا پر آپ کو عرب کی بدترین جگہ ربذہ بھیجا گیا جب آپ روانہ ہونے لگے تو حضرت امیر المومنینؑ و حسنینؑ و عمار یاسرؓ کے بیرون مدینہ رخصت کرنے تشریف لائے اور آپ کو صبر کی تلقین کی، یہاں تک کہ حضرت ابوذرؓ نے مقام ربذہ پر عالم غربت میں وفات پائی۔

عبداللہ بن جعفر طیارؓ

یہ مسلمانوں کی پہلی اولاد سے ہیں جو سرزمین حبشہ پر متولد ہوئے اور ہجرت کے بعد اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ مدینہ آئے اور جناب رسولؐ خدا کی زیارت سے مشرف ہوئے، خود ان سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ جب میرے پدر کی خبر شہادت مدینہ میں پہنچی تو رسالتمآب میرے گھر تشریف

لائے اور مجھے والد کا پرسہ دیا اور ہم دونوں بھائیوں کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ہم لوگوں کے بوسے لئے درآنحالیکہ آپ کی چشمہائے مبارک سے اشک جاری تھے حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک سے اشک کے قطرے ٹپک رہے تھے اور فرماتے تھے کہ جعفرؓ بہترین ثواب تک پہنچے اب تم ان کے جانشین ہو، پھر تیسرے دن تشریف لائے اور سب پر نوازش و دلجوئی فرمائی اور لباس ماتم اتروایا، ہم لوگوں کے حق میں دعا کی، اور میری ماں اسماء بنت عمیس سے ارشاد فرمایا رنج نہ کرو! میں ان کا والی ہوں، عبداللہ نہایت کریم وسخی، خوش مزاج وحلیم تھے سخاوت کا یہ حال تھا کہ لوگ انہیں بحر جود کہتے تھے۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ

آپ اصحاب رسولؐ خدا میں سے تھے، آپ نے جنگ بدر کے علاوہ اٹھارہ جنگوں میں حضرت رسولؐ اللہ کے ساتھ رہے، حضرت امام صادقؑ سے روایت ہیکہ ''وہ اصحاب رسولؐ سے سب کے آخر میں باقی رہنے والے شخص ہیں اور ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی تھی ایک روز امام محمد باقرؑ اپنے عنفوان شباب میں ان کے پاس سے گذرے اور جابر کو سلام کیا، جابرؓ نے جواب سلام دے کر پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ ہوں، جابرؓ نے عرض کی اے میرے سید وسردار! اپنا ہاتھ مجھے دیجئے تا کہ بوسہ لوں، امامؑ نے ہاتھ بڑھایا، جابرؓ قدموں کی طرف بڑھے مگر امامؑ نے منع فرمایا، جابرؓ

نے عرض کی اے فرزند رسولؐ! رسولؐ خدا نے آپ کو سلام کہا ہے، امامؑ نے جواب سلام دیا اور جابرؓ نے سارا واقعہ بیان کیا، پھر اس روز کے بعد سے جابرؓ روزانہ خدمت امامؑ محمد باقرؑ میں حاضر ہوتے اور کسب فیض کرتے تھے۔

عمار بن یاسرؓ

آپ منجملہ مہاجرین اولین اور اس جماعت میں سے ہیں کہ جنہوں نے بحکم رسالتمآب مکہ سے حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی اور دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی، اور غزوات پیغمبرؐ میں شرکت کی، جنگ یمامہ میں جبکہ مسلمان فرار کی راہ اختیار کر رہے تھے اور آپ زخموں سے چور چور تھے حتیٰ کہ آپ کا گوش مبارک کٹ کر دوش پر لٹک رہا تھا لیکن اس کے باوجود فرار نہیں کیا اور مشغول کارزار رہے، اور مسلمان کو پکار رہے تھے اے گروہ مسلمان کیا تم بہشت سے فرار کر رہے ہو، رسولؐ اکرم نے آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ”عمار از سرتاپا مجسمہ ایمان ہے“ نیز فرمایا کہ اے عمار! تم کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ روایت میں ہے کہ بہشت چار لوگوں کی مشتاق ہے، علیؑ، عمارؓ، سلمانؓ، مقدادؓ، آپ نے جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے شرکت کی اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے جب آپ کی خبر شہادت حضرت امیر علیہ السلام کو ملی تو آپ نے کلمۂ استرجاع ارشاد فرمایا اور کہا جو عمار کی شہادت سے دل تنگ نہ ہو اس کو اسلام کا کوئی حصہ نہیں ملا۔

﴿مالک اشترؒ نخعی﴾

آپ مرد بہادر اور پیکر شجاعت تھے، مالک اشترؒ میدان جنگ میں اس تیزی سے تلوار چلاتے تھے کہ دشمنوں کو سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملتا تھا، آپ کی تلوار سے دشمن کانپتے تھے آپ ہمیشہ حضرت امیرالمومنینؑ کے ساتھ جنگ میں شریک رہے، جنگ جمل وصفین میں وہ جوہر دکھائے کہ دشمن لرزہ براندام ہوگئے، جنگ جمل میں حضرت عائشہ کے شتر کو آپ ہی نے پئے کیا آپ کی خبر شہادت سن کر حضرت امیرؑ نے بہت زیادہ رنج وغم کا اظہار کیا اور فرمایا ''وہ میرے لئے ایسا تھا، جیسا میں پیغمبر کے لئے'' اور آہ سوزناک کھینچی اور فرمایا کہ خدا مالک پر رحمت نازل فرمائے اس نے مجھ سے کبھی انحراف نہیں کیا وہ شجاعت میں سنگ سخت تھا اور شان وشوکت میں کوہ بلند تھا گویا اس کی خبر موت نے میرے قلب کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور میری کمر توڑ دی حضرت امیرالمومنینؑ نے اپنے دور خلافت میں آپ کو والی مصر بنایا اور ان کو ایک زبردست ومعرکۃ الآرا نامہ تحریر کیا جو آج بھی نہج البلاغہ میں محفوظ ہے، جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیرؑ سیاست کے کس حد پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ آج بھی دنیا کے بڑے بڑے سیاستداں اس نامہ سے استفادہ کرتے ہیں اور علی علیہ السلام کی عظمت کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

محمد بن ابی بکرؓ

ان کی ماں کا نام اسماء بنت عمیس تھا جو دراصل جعفر بن ابیطالبؓ کی زوجہ تھیں، جعفر کے شہید ہوجانے کے بعد حضرت ابوبکر نے اُن سے عقد کرلیا اور محمد سال حجۃ الوداع میں متولد ہوئے جب ابوبکر کا انتقال ہوا تو حضرت امیرؑ نے اسماء سے عقد کیا، محمد آپ کے ربیب اور پروردہ تھے شیخ ابوعمر کشی نے روایت کی ہے کہ جب امام جعفر صادقؑ کی مجلس میں محمد بن ابی بکر کا ذکر ہوتا تھا تو آپ اُن پر صلوٰۃ اور رحمت بھیجتے تھے نیز حضرت ہی سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے نجابت محمد کی ان کی ماں اسماء کی طرف سے ہے نہ باپ کی طرف سے، صاحب استیعاب نے تحریر کیا ہے کہ حضرت امیرؑ محمد بن ابی بکر کو بہت دوست رکھتے تھے اور ان کی مدح سرائی فرماتے تھے، اس لئے کہ وہ عابد اور مجتہد تھے، محمد بن ابی بکر نے جنگ جمل وصفین میں حضرت امیرؑ کے ہمراہ ہوکر جہاد کیا۔

جب محمد جناب امیرؑ کی طرف سے والیِ مصر تھے تو معاویہ کے لشکر سے مقابلے میں شہید ہوئے جب آپ کی شہادت کی خبر حضرت امیر المومنینؑ کو پہنچی تو آپ نے گریہ فرمایا کہ وہ اللہ کا صالح بندہ اور ہمارا فرزند تھا۔

مقداد بن الاسود

آپ بلند قامت وگندم گوں انسان تھے، صنباعہ بن زبیر بن عبدالمطلب

ان کی زوجہ تھیں، وہ منجملہ شیعان علی بن ابی طالبؑ میں سے تھے، قدیم الاسلام اور تمام غزوات میں پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ جہاد کرنے والے اصحاب میں سے تھے۔

صحیح ترمذی میں مذکور ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا ''کہ خداوند عالم نے مجھے چار آدمیوں کے بارے میں حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں اور یہ بھی خبر دی کہ وہ بھی ان کو دوست رکھتا ہے، اور وہ علیؑ، مقدادؓ، سلمانؓ، اور ابوذرؓ ہیں۔

شیخ جلال الدین سیوطی نے تحریر کیا ہے کہ ''رسولؐ نے فرمایا کہ جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے، علیؑ، عمارؓ، سلمانؓ، اور مقدادؓ بعد وفات پیامبر اکرمؐ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے والوں میں آپ کا بھی نام ہے آپ نے ۳۳ھ میں وفات پائی۔

اصبغ بن نباتہ

آپ حضرت امیرالمومنینؑ کے خواص میں سے تھے، کشی میں ابی الجزور سے روایت ہیکہ میں نے اصبغ سے پوچھا کہ تمہارے خیال میں حضرت امیرؑ کا کیا مرتبہ ہے؟ اصبغ نے جواب دیا مجملاً یہ ہیکہ تلواریں ہم اپنے دوش پر رکھے ہوئے ہیں حضرت امیرؑ جسے حکم دیں ہم اُسے قتل کریں، پھر اصبغ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے تمہارے انصار کا نام ''شرط الخمیس'' کیوں رکھا تھا؟ فرمایا کہ ہم لوگوں نے حضرت سے شرط کی تھی کہ ہم آپ کی

طرف سے جہاد کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ ظفریاب ہوں یا شہید ہوں، اور حضرت ہماری جنت کے ضامن ہوئے تھے واضح رہے کہ خمیس لشکر کو کہتے ہیں کیوں کہ وہ پانچ حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مقدمہ، قلب، میمنہ، میسرہ، ساقہ، اصبغ نے حضرت امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی۔

﴿اویس قرنیؒ یمنی﴾

سہل ملک یمن اور آفتاب قبیلہ قرن تھے تابعین کے آٹھ زاہدوں میں آپ کا بھی شمار ہوتا تھا جنہوں نے زہد میں معراج پائی، جناب رسالتمآب نے اویس کو ''نفس الرحمٰن'' اور ''خیر التابعین'' فرمایا ہے اویسؒ زمانۂ رسولؐ اکرم میں تھے اور غائبانہ آپ پر ایمان لائے تھے لیکن ضعیف ماں کے سبب ماں کی خدمت میں رہتے اور خدمت رسولؐ میں حاضر نہ ہو سکے، دن کو شتربانی کرتے اور اس کی مزدوری سے اپنا اور اپنی ماں کا خرچ چلاتے تھے، اویسؒ کو جلالت قدر اور رازدار اسرار الٰہی ہونے کی وجہ سے جناب رسالتمآب جب یمن کی طرف سے ان کے انفاس شریعہ کی خوشبو سونگھتے تھے تو فرماتے تھے: ''کہ میں یمن کی طرف سے روح رحمٰن کو سونگھ رہا ہوں'' لوگوں نے سوال کیا وہ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اویسؒ قرنی ہیں وہ روز قیامت تنہا ایک امت کے مثل محشور ہوگا اور اس کی شفاعت میں مثل قبیلۂ ربیعہ و مضر کے داخل ہوں گے اور تم میں سے جو انہیں دیکھے ان کو میرا سلام کہہ دے،

جب جناب امیر علیہ السلام اور عمر نے ان کو دیکھا تو سلام پہنچایا، حضرت عمر نے جب دیکھا کہ وہ ایک شتری گلیم اوڑھے برہنہ سروپا ہیں اور دونوں عالم کی تونگری اپنی گلیم میں چھپائے ہوئے ہیں تو ان کو اپنی خلافت حقیر معلوم ہونے لگی اور کہا کہ کون ایسا شخص ہے جو مجھ سے خلافت کو ایک روٹی کے عوض میں مول لے لے؟ اویسؓ نے جواب دیا کہ اے عمر! کون ایسا بے عقل ہے جو روٹی دے کر خریدے گا؟ یہ تو کیا بیچ رہا ہے پھیک دے، جس کا جی چاہے گا اٹھا لے گا، گویا اویسؓ بتانا چاہتے تھے کہ خلافت بیچنا خلاف عقل ہے، اس لئے کہ یہ عہدہ من جانب اللہ ہوتا ہے۔

حذیفہؓ یمانیؒ

آپ جناب رسول اکرمؐ کے رازدار اور جناب امیرؑ کے ارکان اربعہ میں سے تھے، آپ اپنے والد اور بھائی صفوان کے ساتھ جنگ احد میں خدمت رسولؐ میں حاضر تھے اس روز کسی مسلمان نے ان کے باپ کو کافر سمجھ کر قتل کر دیا، جب رسولؐ اکرمؐ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے اثنائے راہ میں شب کے وقت جس رات کو لیلۃ العقبہ کہتے ہیں آنحضرتؐ کے ناقہ کی مہار حذیفہؓ کے ہاتھ میں تھی اسی رات منافقین نے قتل رسولؐ کا عزم کیا اور بالائے کوہ سے ایک سنگ بزرگ پھینکا مگر خداوند عالم نے حفاظت کی اور ایک برق چمکی جس کی روشنی میں وہ سب منافقین جو آنحضرت

کے قتل پر آمادہ تھے دکھائی دے گئے اور حضور نے حذیفہؓ کو بھی دکھایا اور ان کے نام بھی بتائے، بعد وفات نبیؐ حضرت عمر حذیفہؓ سے پوچھا کرتے تھے، رسولؐ اللہ نے میرا نام تو نہیں بتایا؟

حذیفہؓ نے جناب امیرؑ کی بیعت کی چالیس روز بعد مدائن میں وفات پائی اور اپنے دونوں بیٹوں صفوان اور سعید کو وصیت کی کہ وہ دونوں حضرت امیرؑ سے بیعت کریں دونوں نے وصیت پر عمل کیا اور جنگ صفین میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

ابوحمزہؓ ثمالی

آپ کا اسم گرامی ثابت بن دینار تھا، اور کنیت ابو صفیہ تھی، کتاب خلاصہ میں مذکور ہے کہ وہ حضرت امام سجادؑ امام باقرؑ و امام صادقؑ کے راویوں میں سے تھے، اور اس میں اختلاف ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت تک رسائی ہوتی تھی یا نہیں، روایت ثقہ میں ہے کہ امام رضاؑ فرماتے تھے ابوحمزہ اپنے زمانے میں مثل سلمانؓ فارسی کے ہیں جنہوں نے ہم میں سے چار بزرگواروں کی خدمت کی علیؑ بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ ہیں، بعض محدثین اہل سنت نے بھی ابوحمزہ کو ثقہ قرار دیا ہے اور اُن سے بہت روایات نقل کی ہیں، آپ نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

زرارہ بن اعینؒ

کتاب ابن داؤد میں مذکور ہے کہ امام باقرؑ، امام جعفر صادقؑ، امام موسیٰ کاظمؑ کے اصحاب میں سے تھے، اور اپنے زمانے میں اخلاق و افضل اہل زمانہ تھے، امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر زرارہ نہ ہوتے تو میرے جد کی احادیث نقل کرنے والا کوئی نہ ہوتا زرارہ کے دو فرزند تھے ایک کا نام حسن اور دوسرے کا نام حسین تھا کتاب کشی میں زرارہ سے منقول ہے کہ حضرت امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اے زرارہ تمہارا نام اسماء اہل جنت میں سے ہے، امام صادق علیہ السلام نے فرمایا "کسی نے ہمارے ذکر اور میرے پدر بزرگوار کی احادیث کو زندہ نہیں کیا، مگر زرارہ، سیت مرادی محمد بن مسلم، برید بن معاویہ عجلی نے اور اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو کوئی شخص ہدایت کا استنباط نہ کرتا یہ لوگ دین کی حفاظت کرنا والے اور حلال وحرام وخدا پر میرے پدر کے امین تھے یہی لوگ دنیا میں ہماری طرف سبقت کریں گے۔

ابان بن تغلبؒ

آپ کا سلسلہ نسب بکر بن وائل پر منتہیٰ ہوتا ہے، ابان اپنے عہد کے قاری و عالم تھے، اور تمام وجوہ قرأت سے واقف تھے اور خود اپنی قرأت علیحدہ رکھتے تھے، جو قرءہ میں مشہور ہے، علم تفسیر، حدیث، فقہ ولغت میں امام مانے جاتے تھے۔

کتاب ابن داؤد میں ہے کہ آپ نے تیس ہزار احادیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حفظ کی تھیں، اور آپ کی تصانیف بھی کثیر تعداد میں مثل ''تفسیر غریب القرآن'' کتاب احوال صفین وغیرہ، ہیں ابان نے امام سجادؑ، امام باقرؑ و امام صادقؑ سے استفادہ کیا، امام باقرؑ علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ تم مسجد مدینہ میں بیٹھو! اور فتوے دو، میں دوست رکھتا ہوں کہ تم جیسے لوگ میرے شیعوں میں سے ہوں، ابان نے ۱۴۱ھ میں امام جعفر صادقؑ کی حیات میں وفات پائی، جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر پہنچی تو آپ نے ان کے لئے دعائے رحمت فرمائی اور فرمایا کہ ابان کی موت سے میرے دل کو صدمہ ہوا ہے۔

علی بن یقطینؒ

آپ امام موسیٰ کاظمؑ کے اصحاب میں سے تھے مگر آپ نے امام جعفر صادقؑ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے، امام کاظمؑ کے نزدیک آپ کا عظیم رتبہ تھا، کتاب مختار میں عبد الرحمٰن بن حجاج سے مروی ہے کہ میں نے خدمت امام کاظمؑ میں عرض کیا کہ علی بن یقطین نے مجھ سے کہا تھا کہ حضور کی خدمت میں میرے لئے التماس دعا کرنا اگر وہ آخرت کے لئے دعا چاہتے ہیں، امام نے دستہائے مبارک کو اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا'' ضمنت بعلی بن یقطین ان لا تمسه النار ابداً ''میں نے علی بن

یقطین کے سلسلے میں ضامن ہوں کہ نار جہنم ان کے بدن کو نہیں چھوئے گی، دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت علی بن یقطین کی جنت کے ضامن ہوئے ہیں آپ کی وفات ۱۸۰ھ میں حیات امام موسیٰ کاظم میں ہوئی۔

حسن بن علی بن فضالؒ

آپ نے امام موسیٰ کاظمؑ کا زمانہ بھی درک کیا اور امام رضاؑ کے خصوصی صحابی تھے۔ بیان روایات میں جلیل القدر، عظیم المنزلہ، شاہد، صاحب ورع وثقہ تھے، اور آپ کے زہد و ورع کا یہ حال تھا کہ فضل بن شاذان کا بیان ہے کہ میں مسجد میں ایک قاری سے درس پڑھ رہا تھا وہاں ایک قوم کو باہم گفتگو کرتے ہوئے دیکھا، کوئی شخص کہتا تھا کہ پہاڑوں میں ایک شخص ہے جس کو ابن فضال کہتے ہیں اور کبھی جنگلوں میں رہتا ہے اور اس کی عبادت کا یہ حال ہے کہ جب وہ سجدہ میں جاتا ہے تو صحرائی جانور جمع ہوجاتے ہیں اور خضوع وخشوع کا یہ عالم ہوتا ہے کہ حالت سجدہ میں ایسا لگتا ہے کہ گویا کپڑا پڑا ہو، ان کی وفات ۲۰۴ھ میں واقع ہوئی آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔

عثمان بن سعیدؒ

(مدت نیابت: ۲۶۰ھ تا ۲۸۰ھ)

آپ کا تعلق قبیلۂ اسدی سے تھا اور امام علی نقی و امام حسن عسکری

علیہما السلام کے معتمد شمار کئے جاتے تھے، روغن فروشی مشغلہ تھا تا کہ دشمنوں کی نگاہوں سے عہدۂ سفارت مخفی رہے، امامین مذکورین انہیں مرد ثقہ اور امین سمجھتے تھے، علامہ مجلسیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جب امام حسن عسکریؑ کی شہادت ہوئی تو آپ کے ظاہری امور عثمان بن سعید کے سپرد تھے، امام کی وفات کے بعد امام زمانہؑ نے انہیں اپنے عہدہ پر برقرار رکھا، مال خمس بھی انہیں کے سپرد کیا جاتا تھا اور یہ بقدرت خدا با اعجاز امامؑ مال کی مقدار اور بھیجنے والے کا نام ازخود بتادیا کرتے تھے۔

محمد بن عثمانؒ

(مدت نیابت: ۲۸۰ تا ۳۰۵)

عثمان بن سعید کی وفات کے بعد امام زمانہ علیہ السلام نے ان کے فرزند محمد بن عثمان کو ایک توقیع مبارکہ کے ذریعہ اس منصب جلیلہ پر فائز فرمایا، توقیع میں امام نے انہیں ان کے پدر بزرگوار کی وفات پر تعزیت دی اور تحریر فرمایا کہ ان (عثمان بن سعید) کا کمال سعادت یہ تھا کہ خدا نے انہیں تم جیسا بیٹا عطا فرمایا جوان کے بعد انکا جانشین ہوا اور ان کے امور میں قائم مقام ہوا، شیخ طوسیؒ کتاب الغیبۃ میں تحریر فرماتے ہیں امامؑ نے ایک توقیع میں تحریر فرمایا کہ ''وہ (محمد بن عثمان) اپنے پدر کی زندگی میں بھی میرا معتمد تھا'' محمد بن عثمان نے وفات سے دو ماہ پہلے اپنی قبر تیار کر لی تھی، ان کے بقول امام زمانہ علیہ السلام سے ان کی آخری ملاقات بیت اللہ میں ہوئی تھی۔

ابوالقاسم حسین بن روحؒ

(مدت نیابت: ۳۰۵ھ تا ۳۲۶ھ)

آپ امام زمانہؑ کے نائب خاص تھے، آج تک آپ کے توسط سے عریضہ بھیجا جاتا ہے، عام طور سے لوگوں کا خیال تھا کہ محمد بن عثمان کے بعد نیابت جعفر بن احمد کو ملے گی، کیوں کہ وہ عظیم بزرگ تھے لیکن امامؑ نے حسین بن روحؒ کو اپنا نائب مقرر فرمایا، جعفر بن احمد بھی حسین بن روحؒ کی تعظیم کیا کرتے تھے، امامؑ نے محمد بن عثمانؒ کو حکم دیا کہ حسین بن روحؒ کو اپنا وصی بناؤ اور وکالت ان کے حوالے کردو، آپنے شعبان المعظم ۳۴۶ھ میں وفات پائی۔

علی بن محمد سمریؒ

(مدت نیابت: ۳۲۶ھ تا ۳۲۹ھ)

یہ امامؑ کے چوتھے اور آخری وکیل و نائب خاص تھے، شیخ طوسیؒ نے کتاب الغیبۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ امامؑ نے انہیں ایک توقیع کے ذریعے مطلع فرمایا کہ تم ۶ روز کے اندر وفات پاجاؤ گے لہٰذا اپنے تمام امور کو جمع کرلو اور اب اپنی نیابت کے لئے کسی کو منتخب نہ کرنا اس لئے کہ اب غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوگیا ہے اور ظہور اسی وقت ہوگا جب خدا چاہے گا، آپ کی وفات ۱۵ شعبان ہو واقع ہوئی۔

﴿شہدائے کربلا﴾

اولاد حضرت ابوطالب علیہ السلام	حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی اکبر علیہ السلام، حضرت علی اصغر علیہ السلام، حضرت عباس علیہ السلام، حضرت عبداللہ بن علیؑ، حضرت عثمان بن علیؑ، حضرت جعفر بن علیؑ، حضرت ابوبکر بن علیؑ، حضرت ابوبکر بن حسین بن علیؑ، حضرت قاسم بن حسنؑ، حضرت عبداللہ بن حسنؑ، حضرت عون و محمد بن عبداللہ بن حسنؑ، حضرت عونؑ و محمدؑ بن عبداللہ بن جعفرؑ، حضرت عبداللہ بن مسلم بن عقیلؑ، حضرت محمد بن مسلمؑ، حضرت محمد بن سعید بن عقیلؑ، حضرت عبدالرحمن بن عقیلؑ، حضرت جعفرؑ بن عقیلؑ۔
شہدا بن اسد	انس بن حرث اسدی، حبیب بن مظاہر اسدی، مسلم بن عوسجہ اسدی، قیس بن مسہر اسدی۔
شہدائے آلِ ہمدان	ابوثمامہ عمرو بن عبداللہ، بُریر ہمدانی، عابس شاکری، حنظلہ بن اسعد، عبدالرحمن رجبی، سیف بن حرث، عمرو بن عبداللہ ہمدانی۔
مذحجی شہداء	جنادہ بن حرث، مجمع بن عبداللہ، نافع بن ہلال، حجاج بن مسروق۔

انصاری شہداء	عمرو بن قرظہ، عبد الرحمٰن بن عبد ارب، جنادہ بن کعب، عمرو بن جنادہ، نعیم بن عجلان، سعد بن حرث۔
بجلی اور خثعمی شہداء	زہیر بن قین، سلمان بن مضارب، سدید بن عمر، عبد اللہ بن بشیر۔
کندی اور غفاری شہداء	یزید بن زیاد کندی، حرب بن امرأالقیس، زہیر بن عمرو، بشیر بن عمرو، بشیر بن عمرو، عبد اللہ بن عروہ غفاری، جون غلام ابوذر غفاری۔
کلبی شہداء	عبداللہ بن عمیر، عبد الاعلیٰ بن یزید، سالم بن عمرو۔
اَزدی شہداء	قاسم بن حبیب، زہیر بن سلیم، نعمان بن عمرو۔
عبدی شہداء	یزید بن ثبیط، عامر بن مسلم، سیف بن مالک۔
تیمی وطائی شہداء	جابر بن حجاج، مسعود بن حجاج، عبد الرحمٰن بن مسعود، بکر بن حی، عمار بن حسان طائی۔
تغلبی شہداء	ضرغامہ بن مالک، کنانہ بن عتیق۔
جہنی و تمیمی شہداء	عقبہ بن صلت، حر بن یزید تمیمی، عقبہ بن صلت۔
متفرق شہداء	جبلہ بن علی شیبانی، قضب بن عمر، عبداللہ بن یقطر

(نقوش عصمت ص ۳۱۷)

عظیم فقہاء ومحدثین

احمد بن محمد بن خالد برقیؒ

(۲۷۴ھ یا ۲۸۰ھ)

صاحب کتاب المحاسن ورجال برقی، جنہوں نے مختلف کتابیں تحریر کیں، آپ کو شیعہ احادیث کا محافظ ونگہبان کہا جاتا ہے۔

محمد بن احمد بن یحییٰؒ

(۲۹۳ھ)

صاحب کتاب نوادر الحکمت، یہ شیعہ احادیث جمع کرنے والوں میں عظیم محدث ہیں جو ''قم'' اور ''رے'' وغیرہ میں مرجع خلائق رہے ہیں۔

محمد بن یعقوب کلینیؒ

(۲۵۵ھ یا ۳۲۹ھ)

زمانہ ایسا محدث پیش کرنے سے قاصر ہے، انہوں نے بیس سال کے عرصہ میں حدیث کی مستند ومحکم ترین کتاب ''الکافی'' تالیف کی یہ نہایت معتبر کتاب ہے اس میں ۱۶۱۹۹/احادیث آٹھ جلدوں پر مشتمل ہیں، آپ کو دنیائے اسلام کا عظیم محدث کہا جاتا ہے۔

علی بن موسیٰ ابن بابویہ قمیؒ

(۳۲۹ھ)

قم میں آپ کا مقبرہ جو لوگوں کی زیارات گاہ بنا ہوا ہے آپ کی معنوی عظمت یہ ہے کہ انہوں نے غیبت صغریٰ کے زمانے میں نواب اربعہ میں سے کسی کے ذریعہ امام کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا اور اپنی حاجت روائی کی درخواست کی جو امام زمانہ علیہ السلام کی دعا سے قبول ہوئی اور خدا نے انہیں دو فرزند عطا کیے۔

عیاشی سمرقندیؒ

آپ مشہور تفسیر کے مصنف ہیں ایک جامع شخصیت کے مالک تھے اگرچہ آپ کی شہرت تفسیر کی رو سے ہے لیکن آپ فقہا کی صف میں شمار کیے جاتے ہیں آپ نے مختلف علوم من جملہ فقہ میں بہت کتابیں تالیف کی ہیں، ابن ندیم الفہرست میں لکھتے ہیں: ''آپ کی کتابیں خراسان میں بہت زیادہ رائج ہیں'' آپ علی بن بابویہ قمی کے معاصر تھے۔

محمد بن علی بن شیخ صدوقؒ

(۳۰۶ھ یا ۳۸۱ھ)

شیخ نجاشی لکھتے ہیں وہ جوانی کے عالم میں ۳۵۵ھ میں وارد عراق

ہوئے شیعوں کے قدیم مشائخ نے ان سے حدیثیں نقل کی ہیں انہوں نے فقہ و حدیث میں دو سو سے زائد کتابیں تحریر کیں ان ہی کتب میں سے ایک کتاب ''من لا یحضر الفقیہ'' ہے۔

ابن جنید اسکافیؒ

(۳۸۱ھ)

شیخ مفیدؒ کے اساتذہ میں سے تھے، آپ کی تالیفات کی تعداد پچاس کے قریب ہے فقہا ابن جنید اور ابن ابی عقیل کو ''القدیمین'' کے نام سے یاد کرتے ہیں، فقہ میں ابن جنید کے نظریات ہمیشہ کی طرح آج بھی پیش کئے جاتے ہیں، آپ قبلاً سنی المذہب تھے، بعد میں شیعہ مذہب اختیار کیا۔

شیخ مفیدؒ

(۳۳۶ھ - ۴۱۳ھ)

محمد بن محمد بن نعمان معروف بہ شیخ مفیدؒ آپ کلام، حدیث، فقہ کے لحاظ سے عظیم مرجع تھے، مناظرہ میں خاص مہارت رکھتے تھے، سلاطین آلِ بابویہ آپ کا بہت احترام کرتے تھے، عضد الدولہ جو مطلق العنان حاکم تھا آپ کی زیارت کے لئے پابندی سے آتا تھا، ۴۱۳ھ میں آپ نے وفات پائی، سید مرتضیٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جس میں ۸۰۰۰۰ر سے زائد افراد نے شرکت کی، آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔

سید مرتضیٰؒ

(۳۵۵ھ-۴۳۶ھ)

علی ابن الحسین موسوی معروف بہ سید مرتضیٰؒ عظیم فقیہ، پائے کے متکلم، کم نظیر، قرآن شناس، کامیاب ادیب، عراق کے آسمان علم وادب پر نیر تاباں کے طرح درخشاں ہوئے، اور اپنے استاد شیخ مفیدؒ کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے، تدریس وتالیف میں انہیں کا اسلوب اختیار کیا اور سیکڑوں کتابیں تحریر کیں، آپ کے فقہی نظریات فقہا کی توجہ کا مرکز بنے رہے، آپ کی مشہور کتابوں میں ''انتصار'' ہے۔

شیخ طوسیؒ

(۳۸۵ھ یا ۴۳۶ھ)

شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسیؒ اسلامی دنیا کے انتہائی روشن ستاروں میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سید مرتضیٰ کی وفات کے بعد مرجع کی حیثیت سے مقرر ہوئے، آپ نے پانچ سال شیخ مفیدؒ سے کسب فیض کیا، بارہ سال تک بغداد میں قیام پذیر رہے لیکن فسادات کے سبب کہ جس میں آپ کا گھر اور کتاب خانہ نذرِ آتش کر دیا گیا، بغداد سے ہجرت کے نجف اشرف تشریف لائے اور وہاں حوزہ علمیہ کی بنیاد رکھی، آپ کی تصانیف میں ''النہایہ'' فقہ کی عظیم کتاب ہے، جو ماضی میں درسی نصاب میں شامل تھی، دوسری کتاب

سید مرتضیؒ

(۳۵۵ھ-۴۳۶ھ)

علی ابن الحسین موسوی معروف بہ سید مرتضیؒ عظیم فقیہ، پائے کے متکلم، کم نظیر، قرآن شناس، کامیاب ادیب، عراق کے آسمان علم وادب پر نیر تاباں کے طرح درخشاں ہوئے، اور اپنے استاد شیخ مفیدؒ کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے، تدریس وتالیف میں انہیں کا اسلوب اختیار کیا اور سیکڑوں کتابیں تحریر کیں، آپ کے فقہی نظریات فقہا کی توجہ کا مرکز بنے رہے، آپ کی مشہور کتابوں میں ''انتصار'' ہے۔

شیخ طوسیؒ

(۳۸۵ھ یا ۴۳۶ھ)

شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسیؒ اسلامی دنیا کے انتہائی روشن ستاروں میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سید مرتضیٰ کی وفات کے بعد مرجع کی حیثیت سے مقرر ہوئے، آپ نے پانچ سال شیخ مفیدؒ سے کسب فیض کیا، بارہ سال تک بغداد میں قیام پذیر رہے لیکن فسادات کے سبب کہ جس میں آپ کا گھر اور کتاب خانہ نذرِ آتش کر دیا گیا، بغداد سے ہجرت کے نجف اشرف تشریف لائے اور وہاں حوزہ علمیہ کی بنیاد رکھی، آپ کی تصانیف میں ''النہایہ'' فقہ کی عظیم کتاب ہے، جو ماضی میں درسی نصاب میں شامل تھی، دوسری کتاب

''مبسوط'' ہے کہ جس نے فقہ کو ایک نئے مرحلہ میں داخل کیا، اور اپنے زمانے میں فقہ کی مفصل ترین کتاب رہی ہے، تیسری کتاب ''الخلاف'' ہے جس میں شیعہ سنی فقہی نظریات کو بیان کیا گیا ہے۔

﴿شیخ ابو الصلاح حلبیؒ﴾

(۴۴۷ھ)

سید مرتضیٰ و شیخ طوسی کے شاگرد تھے، ایک سو برس کی عمر پائی، آپ کو فقہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے، فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ''کافی'' ہے۔

﴿ابن برّاجؒ﴾

(۴۸۱ھ)

قاضی عبد العزیز حلبی معروف بہ ابن برّاجؒ، سید مرتضیٰؒ اور شیخ طوسیؒ کے شاگرد تھے، شیخ طوسیؒ کی طرف سے اپنے وطن شام بھیجے گئے، شام کے شہر طرابلس میں بیس سال تک قاضی رہے آپ کی جن فقہی کتابوں کا نام زیادہ لیا جاتا ہے ان میں ایک ''مہذب'' اور دوسری ''جواہر'' ہے۔

﴿سید ابو المکارم ابن زہرہؒ﴾

(۵۸۵ھ)

آپ حلب کے رہنے والے تھے، فقہ میں عظیم مرتبہ حاصل ہے، فقہ

میں آپ کی مشہور کتاب "غنیہ" ہے، فقہا کی اصطلاح میں جب بھی "حلبیان" کہا جاتا ہے تو اس سے مراد ابو الصلاح حلبیؒ اور ابن زہرہؒ ہوتے ہیں، آپ چار واسطوں سے شیخ طوسی کے شاگرد ہیں۔

ابن ادریس حلیؒ

(۵۹۸ھ)

آپ عظیم فقہاء میں سے تھے آپ کی آزاد فکری مشہور ہے، آپ نے شیخ طوسیؒ کے نظریات کے سامنے اپنے نظریات پیش کرنے کی ہمت کی ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی فقہ میں آپ کی مشہور و نفیس کتاب کا نام "سرائر" ہے، کہتے ہیں ابن ادریس سید ابو المکارم ابن زمرہ کے شاگرد تھے۔

محقق حلیؒ

(۶۰۲ھ-۶۷۶ھ)

ابو القاسم جعفر بن حسن بن یحیٰی بن سعید معروف بہ محقق حلی کا اجلاء فقہاء میں شمار ہوتا ہے آپ کی تمام عمر جہاد بالقلم اور جہاد باللسان میں گذری، فقہ میں "شرائع الاسلام" اور "مختصر النافع" اصول دین میں "المعارج" آپ کی بلند پایہ تصانیف میں تاتاریوں کو حلقہ بگوش اسلام بنانا آپ کا بے مثال کارنامہ ہے، آپ کی کتاب "شرائع الاسلام" کی تدریس آج بھی مدارس دینیہ میں ہوتی ہے، بہت سے فقہاء نے اس کی شرحیں لکھیں۔

علامہ حلیؒ

(۶۴۸ھ-۷۲۶ھ)

حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلی معروف بہ علامہ حلیؒ، آپ عجائب روزگار میں شمار کیے جاتے ہیں، فقہ، اصول، کلام، منطق اور فلسفہ جیسے علوم میں بحر ذخار، اب تک آپ کی تقریباً سو مطبوعہ و خطی کتابوں کا سراغ لگ سکا ہے، آپ کے رشحات قلمی آپ کی غیر معمولی صلاحیت کی نشاندہی کے لئے کافی ہیں، آپ کی مشہور کتابیں ''ارشاد''، ''تبصرۃ المتعلمین، قواعد، تحریر، مختلف الشیعہ منتہیٰ ہیں، جن کی شرحیں وحواشی فقہاء نے رقم کئے ہیں، آپ فقہ میں اپنے ماموں محقق حلیؒ اور فلسفہ میں خواجہ نصیر الدین طوسیؒ کے شاگرد رہے۔

فخر المحققینؒ

(۷۷۱ھ-۷۸۲ھ)

آپ علامہ حلیؒ کے فرزند تھے علامہ نے تذکرۃ الفقہاء اور قواعد کے مقدمہ میں اپنے فرزند کا بڑی عظمت و احترام کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ''قواعد'' کے آخر میں یہ آرزو کی ہے کہ ان کا بیٹا ان کے بعد ادھورے کاموں کو پورا کرے فخر المحققین کی ''ایضاح الفوائد فی شرح مشکلات القواعد'' نامی کتاب ہے، فقہی کتابوں میں آپ کے نظریات کو اہمیت دی جاتی ہے۔

شہید اولؒ

(۷۳۴ھ-۷۸۶ھ)

محمد بن مکی معروف بہ شہید اولؒ فخر المحققین کے شاگرد تھے اور عظیم فقہاء میں شمار ہوتا تھا آپ محقق حلی و علامہ حلیؒ کے ہم پلہ ہیں جنوب لبنان میں واقع تشیع کے قدیم ترین علاقہ جبل عامل کے باشندے تھے فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ''اللمعۃ'' ہے جسے آپ نے نہایت مختصر سے وقت میں اسی قید خانے میں تحریر فرمایا تھا، آپ کی شہادت پر ختم ہوئی، اور عجیب یہ ہے کہ دو صدی کے بعد اس کتاب کی شرح اس عظیم فقیہ نے لکھی، جس کا انجام بھی مؤلف جیسا ہوا، یعنی انہیں بھی شہید کیا گیا آپ کی دوسری کتابیں یہ ہیں دروس، ذکری، بیان، الفیہ، قواعد آپ کی کتابیں فقہی آثار کا بہترین نمونہ ہیں۔

فاضل مقدادؒ

(۸۲۶ھ)

آپ حلہ کے ایک دیہات ''سیور'' کے رہنے والے تھے شہید اول کے جید شاگردوں میں شمار ہوتا تھا، فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ''کنز الفرقان'' ہے، اس کتاب میں قرآن مجید کی ان آیات کی تفسیر کی گئی ہے، جن سے فقہی مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے اس موضوع پر شیعہ، سنی کے یہاں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، لیکن آپ کی کتاب اس سلسلہ کی بہترین

کتاب ہے، آپ نویں صدی ہجری کے عظیم فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔

﴿شیخ نورالدین محقق کرکی﴾

(۹۴۰ھ)

آپ شام میں واقع جبل عامل علاقہ کے کرک گاؤں کے رہنے والے تھے، آپ کا شمار دسویں صدی ہجری کے علماء میں ہوتا ہے، آپ شاہ طہماسب اول اور احمد بن فہد حلی کے شاگردوں میں اور استاد زین الدین شہید ثانیؒ کے ہم عصر تھے، محقق ثانی ان علماء شام میں تھے جو تحصیل علم کی غرض سے عراق میں ایک عرصہ رہے اور اس کے بعد ایران آئے اور مذہب حقہ کی ترویج و اشاعت میں معروف ہوئے، حکومت میں آپ کا اثر و رسوخ اس قدر تھا، در حقیقت صفویہ دربار پر ان کا حکم چلتا تھا اور حقیقتاً حکومت آپ ہی کے دست مبارک میں تھی، یہاں تک کہ شاہ نے ملک کے تمام گوشوں میں یہ فرمان بھیج دیا تھا کہ لوگوں پر شیخ کے حکم کی بجاآوری لازم ہے کیوں کہ حضرت ولی عصر علیہ السلام کے نائب ہیں، اور برحق حکومت پر ان کا حق ہے شاہ نے خود کو ان کا ایک کارندہ متعارف کرایا، مالیات کی وصول اور اس کی مقدار کے تعین کے علاوہ دربار کے بہت سے احکام انہیں کے ذریعہ صادر کئے جاتے، آپ مذہبی احکام پر عمل درآمد کے سلسلے میں بہت شدید تھے آپ کی متعدد تالیفات ہیں جن میں، 'اثبات الرجعۃ'، 'جامع المقاصد فی شرح القواعد' بہت مشہور ہیں، آپ نے نجف اشرف میں وفات پائی۔

شہید ثانیؒ

(۹۱۱ھ-۹۶۶ھ)
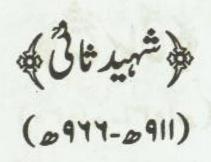
شیخ زین الدین معروف بہ شہید ثانی آپ کا شمار صف اول کے فقہاء میں ہوتا ہے آپ ایک جامع شخصیت کے حامل تھے اور مختلف علوم پر دسترس رکھتے تھے، فقہ، اصول، فلسفہ، عرفان، طب میں ممتاز تھے، آپ نے بہت سفر کئے، مصر، حجاز، دمشق، عراق، استنبول گئے ایک مدت تک بعلبک میں پانچ مذاہب 'جعفری، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کی فقہ پڑھاتے رہے آپ کی مشہور ترین کتاب شرح لمعہ ہے اور دوسری ''مسالک الافہام'' ہیں۔

مقدس اردبیلیؒ

(۹۹۳ھ)

احمد بن محمد اردبیلی، آپ زہد وتقویٰ میں ضرب المثل تھے اور شیعہ محقق فقہاء میں شمار ہوتا ہے، آپ نجف اشرف میں مقیم تھے، شہید ثانی کے فرزند (صاحب معالم) اور ان کے نواسے (صاحب مدارک) نجف میں آپ کے شاگرد تھے آپ کی مشہور فقہی کتاب شرح ارشاد ہے اور دوسری ''آیات الاحکام'' آپ کے عمیق نظریات فقہاء کی توجہ کا مرکز ہیں۔

﴿شیخ بہائیؒ﴾

(۱۰۳۰ھ-۱۰۳۱ھ)

شیخ بہاء الدین عاملی شام میں جبلہ عامل کے ایک قریہ جبع کے رہنے والے تھے اور اہم فقہاء میں سے تھے، آپ کی ولادت بعلبک کے قریب جبع قریہ میں ہوئی، بچپن میں والد ماجد کے ہمراہ ایران تشریف لائے، علمی کمالات کے حصول کے بعد انہیں علمی اور مذہبی سربراہ کا عہدہ دیا گیا، شیخ بہائیؒ کو ان کے خسر شیخ علی منشار کے انتقال کے بعد جو محقق کرکیؒ کے جانشین تھے اصفہانی کے شیخ الاسلام کے عہدے پر فائز کیا گیا، آپ شاہ عباس اول کے عہد کے فقہاء میں خصوصی امتیاز رکھنے کے باعث بادشاہ کے منظور نظر بھی رہے، شیخ نے شاہ عباس کے نام پر ''تاریخ عباسی'' لکھی، شیخ بہائیؒ نے آذربائیجان، شام، مصر، عراق، حلب، مکہ اور مشرقی ہرات کے اطراف سے لے کر سراندیپ تک کا سفر کیا۔ آپ کو علوم اسلامی کی معرفت کے علاوہ ریاضی ہیئت معماری اور طب میں بھی مہارت حاصل تھی، آپ نے صحن امیر المومنین علیہ السلام کی دیواروں کو کچھ اس طرح بنوایا تھا کہ ہر موسم میں وقت ظہر اور دیگر نماز کے اوقات مشخص ہو جاتے تھے، اصفہان کی شاہی مسجد کے قبلہ کا تعین، اصفہان کے دریا کے پانی کی مختلف محلوں اور قریوں میں تقسیم، مینار جنباں، اس مینار کی یہ خاصیت ہے کہ جب ایک مینار کو حرکت دی جاتی ہے تو دوسرا مینار بھی حرکت کرتا ہے، حمام شیخ بہائیؒ، جس کا پانی

صرف ایک شمع سے گرم کیا جاتا تھا، اور روضۂ امام رضا علیہ السلام کا نقشہ بھی آپ ہی نے تیار کیا تھا، آپ کی تقریباً اسی تصانیف ہیں۔

﴿شہید ثالثؒ﴾

(۹۵۶ھ-۱۰۱۹ھ)

قاضی نور اللہ شوستری، عہد اکبر بادشاہ میں لاہور کے قاضی قضاۃ تھے، آپ فقہ، کلام، اصول، فلسفہ میں مایہ ناز عالم تھے، جہانگیر بادشاہ نے شیعہ دشمنی میں آپ کے قتل کا حکم دیا، جلاد نے آپ کی گدی سے زبان کھینچی، پھر پگھلایا ہوا سیسہ زبردستی پلایا گیا، اور سر قلم کر دیا، آپ کا مزار شہر آگرہ میں زیارت گاہ خلائق ہے، آپ کی معرکتہ الآرا تصانیف میں ''احقاق الحق'' اور ''مجالس المومنین'' وغیرہ ہیں۔

﴿محقق سبزواریؒ﴾

(۱۰۹۰ھ)

ملا محمد باقر سبزواری، سبزوار کے باشندے تھے، اور اصفہان کے دبستان میں جو فقہی دبستان بھی تھا، اور فلسفی بھی، پرورش پائی اس لئے وہ جامع معقول و منقول تھے، فقہی کتابوں میں ان کا بہت نام آتا ہے، فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ''ذخیرہ'' ہے، اور دوسری ''کفایہ''۔

﴿محقق خوانساریؒ﴾

(۱۰۹۸ھ)

آقا حسین خوانساریؒ، آپ جامع معقول و منقول فقیہ تھے، فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ''مشارق الشموس'' ہے جو شہید اول کی کتاب ''دروس'' کی شرح ہے، آپ ملا محسن فیض کاشانیؒ اور ملا باقر مجلسیؒ کے معاصر تھے۔

﴿محمد باقر مجلسیؒ﴾

(۱۰۳۷ھ-۱۱۱۱ھ)

آپ علامہ محمد تقی مجلسیؒ کے فرزند تھے، اصفہان میں متولد ہوئے، حدیث، فقہ، فلسفہ، منطق، طب میں تبحر عالم تھے، ''بحارالانوار'' آپ کی شہرۂ آفاق تالیف ہے، جس کو حدیث اور روایات کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے، یہ کتاب ایک سو دس (۱۱۰) جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

﴿شیخ حر عاملیؒ﴾

(۱۰۳۳ھ/۱۶۲۴ء-۱۱۲۰ھ/۱۷۰۹ء)

محمد بن حسن بن علی بن الحسین، آپ عالم اسلام کے زبردست بلند پایہ محدث تھے، آپ کی علمی وجاہت مسلّم اور زہد و تقویٰ ہر خاص و عام کی زباں زد ہے، عمر کا آخری حصہ جوار امام رضا علیہ السلام میں گزارا، اور روضۂ

مبارک میں شیخ الاسلام کے فرائض انجام دیئے، آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ ''وسائل الشیعہ الی احکام الشریعہ'' جو احادیث کا مبسوط ذخیرہ ہے، جس میں احکام سے متعلق تمام احادیث موضوع بندی کے اعتبار سے جمع کی گئی ہیں۔

﴿فاضل ہندیؒ﴾

(۱۱۳۷ھ)

شیخ بہاء الدین اصفہانی، معروف بہ فاضل ہندیؒ آپ جامع معقول ومنقول فقیہ تھے، آپ نے علامہ حلیؒ کی ''قواعد'' کی شرح کی، اور اس کا نام ''کشف اللثام'' رکھا، آپ کے افکار ونظریات پر فقہاء کی بھرپور توجہ ہے، آپ نے ۱۱۳۷ھ میں فتنۂ افغان کے دوران وفات پائی۔

﴿وحید بہبہانیؒ﴾

محمد باقر بہبہانیؒ، آپ کربلا میں مشغول درس وتدریس تھے، آپ کا اہم کارنامہ اجتہاد کا دفاع اور اخباریت کی تردید تھا، جو اس زمانے میں عروج پر تھی، یہ کارنامہ سبب بنا کہ آپ کو استاد الکل کہا جانے لگا، آپ تقوی میں حد کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔

سید مہدی بحرالعلومؒ

(۱۱۵۴ھ یا ۱۱۵۵ھ-۱۲۱۲ھ)

آپ وحید بہبہانیؒ کے جلیل القدر شاگرد ہیں، اور بڑے فقہاء کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے افکار و نظریات فقہاء کی نظر میں اہمیت کے حامل ہیں آپ سیر و سلوک کی منزلیں طے کرنے کی وجہ سے شیعہ علماء کے نزدیک غیر معمولی احترام رکھتے ہیں، آپ کے بہت سے کرامات بیان کئے جاتے ہیں، علامہ کاشف الغطاء اپنے عمامے کے تحت الحنک سے آپ کی نعلین کا غبار صاف کرتے تھے۔

شیخ جعفر کاشف الغطاءؒ

(۱۲۲۸ھ)

آپ وحید بہبہانیؒ اور سید مہدی بحرالعلومؒ کے شاگرد تھے، فقہ میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے، آپ کی مشہور کتاب ''کشف الغطاء'' ہے، نجف میں رہتے تھے، شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، فقہ میں آپ کے نظریات بڑی گہرائی اور باریکی کے حامل ہیں، انہیں تعظیم کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ محمد حسنؒ

(۱۲۶۶ھ)

آپ کاشف الغطاءؒ کے شاگرد ہیں، آپ کی مشہور کتاب ''جواہر الکلام'' ہے، جو محقق کی شرائع کے شرح ہے، اور اسے شیعہ فقہ کی انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے، جو تقریباً پچاس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، ہر جلد میں تقریباً چار سو صفحات ہوں گے، یعنی کل بیس ہزار صفحات، ''جواہر الکلام'' مسلمانوں کی عظیم ترین فقہی کتاب ہے، اس کی ہر سطر میں علمی مطالب موجود ہیں، آپ نے تیس سال تک مسلسل محنت کی جب کہیں یہ عظیم شاہکار وجود میں آسکا، آج کوئی فقیہ اپنے کو ''جواہر الکلام'' سے بے نیاز نہیں سمجھتا۔

شیخ مرتضیٰ انصاریؒ

(۱۲۸۱ھ)

آپ ایران کے شہر ''دزفول'' میں متولد ہوئے اور نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی، آپ کو ''خاتم الفقہاء والمجتہدین'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، آپ ان علماء میں سے ہیں جو فکر و نظر کی گہرائی میں کم نظیر ہیں، آپ نے علم اصول اور فقہ کو ایک نئے مرحلہ میں داخل کیا، آپ نے فقہ و اصول میں کچھ ایسی جدت پیدا کی جس کی مثال نہیں ملتی، آپ کی دو مشہور کتابیں ''رسائل اور مکاسب'' دینی طلبہ کے نصاب درس میں شامل ہیں، ان کتابوں پر کثیر تعداد

میں علماء نے حاشیہ لگائے ہیں، محقق حلیؒ، علامہ حلیؒ، شہید اول وثانی کے بعد شیخ انصاریؒ واحد فقیہ ہیں جن کی کتابوں پر آج تک حاشیہ لکھے جارہے ہیں۔

میرزا محمد حسن شیرازیؒ

(۱۳۱۲ھ)

آپ مرزا شیرازیؒ بزرگ کے نام سے مشہور ہیں، آپ شیخ انصاری کے شاگردوں میں ممتاز ہیں، شیخ انصاریؒ کی وفات کے بعد شیعوں کے مرجع قرار پائے، اور تقریباً تیس سال تک تمام شیعوں کے واحد مرجع رہے، آپ ہی تھے جنہوں نے تمباکو کی حرمت کا فتویٰ دیا۔

آخوند خراسانیؒ

(۱۲۵۵ھ - ۱۳۲۹ھ)

آخوند ملا محمد کاظم خراسانیؒ مشہد کے رہنے والے تھے، نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی، میرزا شیرازیؒ کے شاگرد تھے، آپ کا شمار کامیاب اساتذہ میں ہوتا ہے، تقریباً بارہ سو شاگرد آپ کے درس سے استفادہ کرتے تھے، اور ان میں سے تقریباً دو سو افراد خود مجتہد تھے، آپ کی اہم کتاب "کفایۃ الاصول" ہے، جو نصاب درس میں شامل ہے، آپ کے اصولی نظریات دینی مدارس میں ہمیشہ بحث وگفتگو کا موضوع بنے رہتے ہیں۔

﴿میرزا حسین نائینیؒ﴾

(۱۳۵۵ھ)

آپ چودھویں صدی کے عظیم ترین فقہاء واصولین میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی زیادہ تر شہرت علم اصول میں ہے، اسی میں آپ نے جدید نظریات پیش کئے، آپ نے کثیر تعداد میں شاگردوں کی تربیت کی، جو اپنے وقت کے مراجع بنے۔

﴿سید ابوالقاسم الخوئیؒ﴾

(۱۳۱۷ھ-۱۴۱۳ھ)

آپ بلند مرتبہ فقیہ تھے، آیۃ اللہ محسن الحکیم کے بعد مرجعیت عامہ کے حامل ہوئے، ایک طویل عرصہ تک زمام مرجعیت آپ سے وابستہ رہی، اور تا دم مرگ زعیم حوزۂ علمیہ نجف اشرف رہے، آپ فقہ، اصول، رجال، فلسفہ کے استادالکل تھے، آپ نے زر کثیر اشاعت علوم پر صرف کیا، دنیا کے مختلف ممالک میں علمی مراکز قائم کئے، آپ کے علمی شاہکار میں ۲۷ رجلدوں میں ''معجم الرجال الحدیث'' اور بارہ جلدوں میں ''اصول فقہ'' ہیں۔

امام خمینیؒ

(۱۳۲۰ھ-۱۴۰۹ھ)

سید روح اللہ خمینیؒ ایران کے شہر خمین میں پیدا ہوئے، اور قم اور نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی، آپ بلند مرتبہ فقیہ، مرجع، عارف و رہبر تھے، فقہ، اصول، فلسفہ میں ممتاز تھے، آپ کی مشہور تصانیف میں "کشف اسرار"، "چہل حدیث"، "شرح رسائل" وغیرہ ہیں، آپ نے ۱۹۷۹ء میں محمد رضا شاہ پہلوی کے خلاف انقلاب برپا کیا اور ایران میں حکومت اسلامی قائم کی، آپ کو مجدد شیعہ کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کچھ مسلمان سائنسداں

﴿یعقوب بن اسحاق الکندی﴾

(۱۸۵ھ-۲۶۰ھ/۸۵۰ء)

یہ نویں صدی عیسوی کی دوسری چوتھائی میں کوفہ میں پیدا ہوا، الکندی نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ بصرہ میں گذارا، بعد ازاں عازم بغداد ہوا، اور خود کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا، کندی، فلسفہ، طب، ہندسہ، منطق، ریاضی، نجوم میں مہارت رکھتا تھا، یونانی، فارسی، ہندی اور سریانی اور ہندی زبانوں سے عربی میں ترجمہ کیا، علاوہ ازیں اس نے ارسطو کی کتب کا بھی ترجمہ کیا۔

اس نے آسمان کی نیلا دکھائی دینے کا جواز یہ پیش کیا کہ آسمان دراصل کالے رنگ کا ہے لیکن فضا میں موجود گرد وغبار رطوبت اور روشنی کی وجہ سے یہ نیلا دکھائی دیتا ہے، کندی نہ صرف ایک بلند پایہ سائنس دان ہی تھا، بلکہ وہ ایک بہترین فلسفی، مفکر، موسیقار اور منطقی تھا، اس نے مادے، صورت، حرکت، زبان، مکان وغیرہ اصطلاحات کو زور فہم اعلیٰ درجے کی مثالوں سے واضح کر کے اپنی علمی سربلندی کو اجاگر کیا، اس طرح وہ اپنے دور کا سب سے معروف مسلمان سائنسدان، طبیب اور فلسفی مانا جاتا ہے، کندی نے دوسو سے زائد کتابیں مختلف موضوعات پر لکھیں:

ہندسہ میں ۲۲ کتابیں، حساب میں ۱۲؍کتابیں، نجوم میں ۳۵؍کتابیں، طبعیات میں ۳۳؍کتابیں۔ (فلاسفہ شیعہ ص ۴۴۹)

محمد بن موسیٰ الخوارزمی

(۷۸۰ء تا ۸۵۰ء)

ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ الخوارزمی، خوارزم میں متولد ہوا، ابتدائی تعلیم خوارزم ہی میں حاصل کی یہ مامون رشید کے عہد کا مشہور و معروف جغرافیہ دان اور ماہر النجوم تھا علم ہیئت میں کاملاً دستگاہ حاصل تھی اس کی قابل قدر اہلیت کی بنا پر بیت الحکمۃ کا رکن بنا دیا گیا جس کی سرپرستی خود خلیفہ کرتا تھا، خوارزمی ریاضی اور ہندسہ میں یہ طولیٰ رکھتا تھا بالخصوص الجبرے کی مساوات پیش کر کے اس نے دنیائے ریاضی میں تہلکہ مچا دیا، اس نے الجبرا، جیومیٹری کے ایسے اصول مرتب کئے کہ جنہوں نے سابقہ یونانی اور رومی علم ریاضی کو یکسر ہیچ کر دیا، کیوں کہ سابقہ ادوار میں پیش کئے جانے والے الجبرا اور جیومیٹری کے مسائل نہایت مشکل اور کم فہم تھے، لیکن خوارزمی نے کتاب "الجبر والمقابلہ" لکھ کر عربی زبان میں ریاضی کی نہایت آسان مساوات پیش کئے، اسی طرح اس نے علم المثلث اور علم نجوم کی جدولیں تیار کیں، ان کی بیشتر کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ مغربی زبانوں میں کیا گیا ہے، جو آج بھی درسگاہوں میں پڑھائی جاتی ہیں، ان کی معروف کتابوں میں سے مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں: کتاب العمل بالاصطرلاب، کتاب الرخامہ، کتاب التاریخ، کتاب الزیج الثانی، کتاب الجبر والمقابلہ۔

ثابت بن قرہ

(۸۲۶ء-۹۰۱ء)

ابوالحسن ثابت حرّان میں متولد ہوا، بنیادی طور پر وہ ایک صراف تھا اس نے محمد بن موسیٰ سے تحصیل علم کیا، ثابت اپنے عہد کا ایک معروف طبیب اور فلاسفر تھا، اس نے سریانی اور عربی زبان میں مہارت حاصل کر لی تھی اس نے ارشمیدس، اقلیدس، بطلیموس اور جالینوس کی متعدد کتابوں کا ترجمے یونانی سے عربی زبان میں کئے، مترجم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بذات خود سائنسی میدان میں محقق بھی تھا، ہیئت اور ریاضی اس کے میدان علم و تجربہ تھے، ریاضی میں اس نے بہت سے نئے مسائل اور کلیات دریافت کئے، علم اعداد میں اس نے موافق عددوں کے متعلق ایک ایسے کلیہ کا استخراج کیا جس سے اس کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے ثابت بن قرہ نے ثابت کیا کہ جو شخص بکرے کا دل چیر کر اور نمک ڈال کر اکثر کھاتا ہے وہ سکتے کا شکار ہو سکتا ہے، اور اگر ایسا ہو جائے تو مریض کے ٹخنوں پر زد لگائی جائے تا کہ اس کی نبض درست حرکت کرنے لگے، بعد ازاں اسے نرم غذا کھلائی جائے اور اس کی توانائی بحال کرنے کے لئے تیتر کا شوربہ پلایا جائے، ثابت نے اقلیدس، منطق، اغذیہ، فلکیات، طب، اور موسیقی پر متعدد کتابیں لکھیں۔

محمد بن زکریا رازی

(۸۴۰ء-۹۲۵ء)

ایران کے قدیم شہر ''رے'' کا رہنے والا تھا، طب، کیمیا، ہندسہ میں مہارت حاصل کی، اس نے بغداد میں ایک طبی درسگاہ کے نامور استاد علی بن زین طبری سے تعلیم حاصل کی، استاد کے کہنے پر رازی کو شہر ''رے'' کے سرکاری اسپتال میں افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا، اس نے جڑی بوٹیوں کا بڑی توجہ سے مطالعہ کیا اور اس سے ضروری ادویہ تیار کیں، رازی صرف طبیب ہی نہیں بلکہ بہترین کیمیا گر بھی تھا، وہ ایک ماہر فلسفی بھی تھا اس کو اپنے فلسفہ پر اتنا ناز تھا کہ خود کو ارسطو اور سقراط سے بالاتر گردانتا تھا، اور مشہور یونانی طبیب بقراط کو خود سے کم تر جانتا تھا، رازی نے سب سے پہلے چیچک کے علاج کا طریقہ بتایا اور اس کو جلد ختم کرنے کے لئے ایک ٹیکہ بھی ایجاد کیا، اسی طرح خسرہ کے لئے بھی اس نے مفید علاج سے روشناس کرایا، بالخصوص آنکھوں کو علاج میں مہارت رکھتا تھا، اس نے ۲۵/جلدوں میں ''کتاب الحاوی'' تحریر کی۔ (فلاسفۂ شیعہ ص ۳۵۷)

ابو جعفر بتّانی

(۸۵۸ء-۹۲۹ء)

ابو جعفر علم ہیئت کا بہت بڑا ماہر تھا، اس نے زمین، سورج اور چاند کی

حرکات پر گہری تحقیق کی، اور اس سلسلہ میں زندگی کے بیالیس سال صرف کر کے ضخیم کتابیں ''مطالع البروج''، ''اقدار الاتصالات'' تحریر کیں، اس نے سالہا سال کی محنت کے بعد ہیئت کے نقشہ بنائے جو آنے والے ادوار میں بھی درست تسلیم کئے گئے، انہیں نقشوں کی بنا پر اس نے مشہور ''زیچ البتانی'' ترتیب دی، پورے یوروپ میں اس زیچ کو سند تسلیم کیا جاتا ہے، اس نے بطلیموس کے اس قول کو غلط ثابت کر دیا کہ اوج شمس غیر متحرک ہے، اس نے پیمائش کر کے ثابت کر دیا کہ بطلیموس کے عہد سے لے کر اس کے ایسے دور تک اوج شمس اپنی پہلی پیمائش سے بقدر ۱۶/فٹ اور ۴۷/سکنڈ سے بڑھ چکا ہے، استقبال شمس کی صحیح پیمائش بھی ابو جعفر البتانی نے ہی کی، اس کے مطابق یہ ۵۴/منٹ اور ۳۰/سکنڈ سالانہ ہے، ابو جعفر نے نقاط اعتدال کے تھرتھرانے کے بارے میں جن یقینی خیالات کا اظہار کیا، جو آج بھی درست ثابت ہوتے ہیں مگر بعض ہیئت دانوں نے اس سے اختلاف کرنے کی کوشش کی، علم ریاضی اور جیومیٹری میں ابو جعفر اپنی مثال آپ تھا، اس نے علم المثلث یعنی ٹرگنومیٹری میں اعلیٰ درجے کی دریافتیں کیں۔

فارابی

(۸۷۰ء-۹۹۰ء)

ابوالنصر محمد بن محمد بن ترخان ترکی النسل عظیم فلسفی، محمد نامی ایک ترک سپہ سالار کا بیٹا تھا، مغربی دنیا میں لاطینی شکل میں ALPHARABIUS

(الفارابیوس) کے نام سے مشہور ہے، اپنے وطن ایران میں تحصیل علم کے بعد قاضی کے عہدے پر فائز ہوا، عربی بغداد میں سیکھی، اور منطق و فلسفہ ابوبشر منان سے پڑھا اور ایک مایۂ ناز فلسفی بن کر دنیا پر چھا گیا۔

فارابی نے ارسطو کی تصانیف کے عربی ترجموں کی جس طرح شرح کی ہے اس کی بدولت فلسفہ طبعی کے بجائے فلسفۂ ذہنی کا آغاز ہوا، فارابی کو سب سے زیادہ دلچسپی مابعد الطبعیات اور عقلی افکار سے تھی، وہ عربی زبان میں مشرقی مکتب فلسفہ کا بانی اور اسلامی فلسفہ کا موجد شمار ہوتا ہے، اس نے ایسا ہم آہنگ اور مربوط نظامِ فلسفہ پیش کیا کہ اس کے مقابلے میں کوئی اور نظام فلسفہ آسانی سے نہیں مل سکتا، اسی نتیجے میں اس میں افلاطون اور ارسطو کا عمیق مطالعہ کرنے اور یہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا کہ ان دونوں فلسفیوں نے علیحدہ علیحدہ ملک قائم کئے تھے، بلکہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ نتیجہ کے اعتبار سے وہ ایک ہی فلسفیانہ عقیدے کا التزام کرتے تھے، اسی بنا پر متشرقین نے SYNCRETIST کا خطاب دیا جو حق بجانب ہے، مسلمانوں میں سب سے پہلے فارابی ہی نے دین اسلام اور فلسفے کی باہمی مناسبت اور دونوں کے درمیان افتراق و اختلاف سے بحث کی ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک خوش فہم درویش کے انداز پر مذہب اور فلسفہ کے باہمی تعلقات کا پتا لگایا جائے، فارابی کی تصانیف میں ''احصاء العلوم والتعریف باغراضہا'' ،''المجموع''، فصوص الحکم (استنبول ۱۲۱۰ھ) السیاسۃ الدنیہ

(لائیڈن ۱۹۰۴ء) ''تحصیل السعادۃ''، ''التعلیقات'' وغیرہ ان کے علاوہ بہت سی تصانیف دستیاب ہیں۔ (فلاسفہ شیعہ ص ۳۹۵)

﴿ابن الہیثم﴾

(۳۵۴/۹۶۵ء-۴۱۶ھ/۱۰۲۵ء)

ابو علی الحسن بن الحسن بن الہیثم، یوروپ میں الہیزن (ALHAZEN) کے نام سے مشہور ہیں، قرون وسطیٰ کے سب سے بڑے مسلمان سائنسدان، ماہر فلکیات، ریاضی داں و طبیب بصرہ میں متولد ہوئے اور علم طب وفلسفہ و ریاضی میں کمال حاصل کیا، علم ہیئت اور علم نور پر بنیادی سائنسی تحقیقات پیش کیں، اس لحاظ سے انہیں ''بطلیموس ثانی'' کہا جاتا ہے، آپ کی تصانیف کی تعداد دوسو سے زائد ہے ان میں سے ''المناظر'' سب سے زیادہ مشہور ہے، جس میں روشنی کی حقیقت پر سب سے پہلے صحیح خطوط پر کام کیا، مثلاً یہ کہ چیزیں اس لئے نظر آتی ہیں کہ ان کا عکس آنکھ کے پردے شبکیہ پر پڑتا ہے، روشنی جس زاویئے سے آرہی ہو کسی آئینے سے ٹکرا کر دوسری طرف اسی سے زاویئے پر منعکس ہوجاتی ہے، آپ کے نزدیک شفق کی ابتدا اور انتہا اس وقت ہوتی ہے جب رواج افق سے ۱۹/درجے نیچے ہو، نیز گرہن کی صحیح تحقیق بھی آپ کے کارناموں میں شامل ہے۔

ابوالحسن علی بن ابی الرجال

(متوفی ۱۰۴۰ء)

دسویں صدی کے آخر میں اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں متولد ہوا، وہ علوم فلکیات کا بہت بڑا ماہر سائنس داں تھا، اس نے مسائل فلکیات موالید اور تحویل سنی المموالید پر تفصیل سے غور وفکر کر کے سیر حاصل تبصرے کئے چنانچہ اس نے اس موضوع پر ایک بہت قیمتی کتاب تحریر کی جس کا نام ''البارع فی احکام النجوم'' رکھا، ابوالحسن نے زندگی کے قیمتی چوبیس سال ۱۰۱۶ء تا ۱۰۴۰ء تیونس میں گذارے کچھ عرصے بغداد میں بھی رہا، جہاں اس نے ابن رستم الکوہی کے ساتھ مل کر ارصادات فلکیہ میں کام کیا۔

جابر بن افلح

(متوفی ۱۱۴۵ء)

جابر گیارہویں صدی کے دوسرے نصف میں اشبیلہ میں متولد ہوا، اور ہوش سنبھالتے ہی قرطبہ آگیا اور یہاں علوم فلکیات میں اساتذہ وقت سے استفادہ کیا، اس کا میدان عمل دراصل فلکی اجرام کی حرکات کا بذاتِ خود مشاہدہ تھا، اس سلسلے میں اس نے اشبیلہ کی مشہور رصدگاہ برج جیرہ الدہ میں کئی سال تک مشاہدات کئے اور تغیر فصول اور منازل شمس کے مشاہدات کے بعد ایک جامع کتاب ''الہیئۃ فی اصلاح المجسطی'' کے نام سے تصنیف کی،

اس میں اس نے بطلیموس نظریہ کواکب مثلاً عطارد زہرہ کا مرئی اختلاف مناظر معادلات کے سلسلے میں ایک نہایت اہم کلیہ وضع کیا تھا۔

﴿ابن رُشد﴾

(۵۲۰ھ/ ۱۱۲۶ء-۵۹۵ھ/ ۱۱۹۸ء)

عبد الولید محمد بن احمد بن محمد رُشد، اسپین کا سب سے بڑا عرب فلسفی اور سائنسدان، فلسفہ، طب، فلکیات میں ید طولیٰ رکھتا تھا، قرطبہ میں متولد ہوا، ۵۷۸ھ میں اسے ابو یعقوب یوسف نے اپنے طبیب خاص کی حیثیت سے مراکش طلب کیا، یہاں علما دین نے اس کے ملحدانہ خیالات کے باعث سخت مخالفت کی جس کے باعث اسے واپس قرطبہ آنا پڑا مگر یہاں بھی کفر کے فتوں نے اسے جلاوطن ہونے پر مجبور کر دیا ابن رُشد کی تصانیف ''تہافتہ التہافتہ'' (جو امام غزالی کی کتاب ''تہافتہ الفلاسفہ'' کا جواب ہے) یہ کتاب اس کی سب سے زیادہ اہم ہے کہ جس سے اس کے فلسفیانہ نظریات کی جھلک ملتی ہے، جس کی بنا پر صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ عیسائی پادریوں نے بھی اسے کافر ٹھہرایا۔

﴿خواجہ نصیر الدین طوسی﴾

(۵۹۷ھ/ ۱۲۰۱ء- ۶۷۳ھ/ ۱۲۷۴ء)

محمد بن حسن طوسی شہر طوسی ایران میں متولد ہوئے آپ کا شمار دنیا کے عظیم اسلامی سائنسدانوں میں ہوتا ہے، آپ کو ہیئت، ہندسہ، ریاضی، نجوم میں

کامل مہارت حاصل تھی، آپ نے ہیئت و نجوم و ریاضی میں نا قابل فراموش
خدمات انجام دیں ''مراغہ'' میں رصد گاہ کا قیام آپ کا اہم کارنامہ ہے، آپ
کے نظریات و تحقیقات کو علمی دنیا میں بڑی اہمیت حاصل ہے آپ کے
رشحات قلمی سیکڑوں کی تعداد میں ہیں، شرح اشارات ابن سینا، التذکرہ فی علم
ہیئت، اختیارات النجوم استخراج التقویم، تجرید الہندسہ، تحریر اقلیدس، تحریر مجطی،
جامع الحساب، رسالہ فی الجب وحساب، تجرید الاعتقاد وغیرہ، آپ نے بغداد
میں رحلت کی اور روضہ کاظمین میں دفن ہوئے۔ (فلاسفہ شیعہ ص ۴۴۹)

﴿ابو القاسم العراقی﴾

(۱۲۹۱ء)

ابو القاسم تیرہویں عیسوی کا مشہور مسلمان کیمیادان تھا، اس نے خود
بھی کیمیا گری کی اور سونے پر کئی تجربات بھی کئے، وہ جڑی بوٹیوں کے
بارے میں بھی گہرا شغف رکھتا تھا، اور اس نے بعض جڑی بوٹیوں پر جامع
کتب بھی تحریر کیں، اس کی معدنیات پر بھی گہری نظر تھی چنانچہ اس نے اپنی
ایک کتاب ''کتاب الکنز الاعظم فی تصریف الحجر المکرّم'' میں سات دھاتوں
یعنی قلعی، سیسہ، لوہا، تانبا، سونا، چاندی اور پارہ کے بارے میں بہت اہم
معلومات فراہم کی ہے، ابو القاسم طب میں بھی ید طولیٰ رکھتا تھا اگرچہ پیشہ ور
طبیب نہیں تھا، لیکن وہ مختلف امراض اور ان کے علاج کے بارے میں بہت

کچھ جانتا تھا، اس سلسلے میں اس نے کچھ تصنیفات بھی چھوڑی ہیں:

کتاب العلم المکتسب فی زراعة الذهب، زبدة الطلب فی درالذهب، عرب العبیر فی علم الاکسیر، کتاب الدرر المختوم بالصور۔

﴿عبدالمنعم الحمیری﴾

(متوفی ۱۴۶۱ء)

حمیری پندرہویں عیسوی میں اندلس کا ایک مشہور و معروف جغرافیہ دان تھا اس نے ایک معجم تیار کی جس کا نام ''البروص المعطار فی خبرالاقطار'' رکھا، اس میں جغرافیہ کے علاوہ تاریخی مواد بھی پیش کیا گیا، جغرافیائی معلومات میں حمیری نے سپین کے شہروں کی خاص پیداوار، نباتات، باغات، معدنیات، مصنوعات اور برآمدات کا ذکر کیا ہے، اس کتاب میں اندلس کا طبعی جغرافیہ بھی نمایاں دکھائی دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کنیتیں اور القابات

ادیب اعظم	مولانا سید ظفر حسن صاحب امروہوی
استاد البشر	خواجہ نصیر الدین طوسی
استاد شہید	آیت اللہ شیخ مرتضیٰ مطہری
امام المفسرین	شیخ طوسی
حبر الامۃ	عبد اللہ ابن عباسؓ
بحر العلوم	سید محمد مہدی طباطبائی
باقر العلوم	مولانا سید محمد باقر صاحب
بابائے کیمیا	جابر بن حیّان (شاگرد حضرت امام صادق علیہ السلام)
بابائے طب عرب	محمد زکریا رازی
بابائے عرفان	محی الدین ابن عربی (صاحب فتوحات)
ترجمان الاسرار	خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی
تاج العلماء	مولانا سید علی محمد
ثقۃ الاسلام	محمد بن یعقوب کلینیؒ (صاحب کافی)
جلالین	جلال الدین سیوطی و جلال الدین محلی
حسن مثلث	حسن ابن حسن مثنیٰ بن حسن
حسن مثنیٰ	ابو محمد حسن بن حسب

حسام الاسلام	مولانا سید نثار حسین عظیم آبادی
خاتم الفقہا	شیخ مرتضیٰ انصاری صاحب رسائل و مکاسب
خامس آلِ عبا	حضرت ابا عبداللہ امام حسین علیہ اسلام
ذوالحسبین	سید رضی (جامع نہج البلاغہ)
ذوالمجدین	سید مرتضیٰ علم الہدیٰ
ذوالنون	حضرت یونسؑ
ذوالشہادتین	خزیمہ بن ثابت اوسی انصاری
رئیس القیاسیین	ابوحنیفہ
رئیس المحدثین	شیخ صدوق (صاحب من لایحضر الفقیہ)
رئیس المفسرین	عبداللہ بن عباسؓ
سلطان العلماء	سید محمد بن غفرانمآب
سلطان المحققین	خواجہ نصیر الدین طوسی
سیّدان (دو سید)	ابن زہرہ، سید مرتضیٰ علم الھدیٰ
سیّد التابعین	اویس قرنیؒ
سید العلماء	سید حسین بن غفرانمآب
سیّد الشعراء	سید اسماعیل حمیری
سیف الاسلام	حضرت علی علیہ السلام (لا سیف الا ذوالفقار)
سیبویہ	عمرو بن عثمان نحوی

سیبویہ ثانی	شیخ ابراہیم بن حسن شبستری
شمس الشعراء	محتشم کاشانی
شہید اول	محمد بن مکی
شہید ثانی	شیخ زین الدین بن علی بن احمد عاملی
شہید ثالث	شہید قاضی نور اللہ شوستری
شہید رابع	مرزا محمد کامل دہلوی
شیخ اعظم	شیخ مرتضیٰ انصاری (صاحب رسائل و مکاسب)
شیخ اکبر	شیخ محی الدین بن عربی (صاحب فتوحات)
شیخ الانبیاء	حضرت ابراہیمؑ (از پیامبر اولوالعزم)
شیخ الرئیس	ابو علی سینا
شیخ الشریعہ	آیت اللہ شیخ فتح اللہ اصفہانی
شیخ الطائفہ	(فقہی اور اصولی کتب میں) شیخ محمد طوسیؒ
شیخ الفقہاء	آیت اللہ شیخ محمد علی اراکیؒ
شیخ القمیین	علی بن بابویہ (پدر شیخ صدوق)
صاحب معالم	شیخ حسن بن زین العابدین عاملی (فرزند شید ثانی)
صدر المتألھین	صدر الدین محمد شیرازی معروف بہ "ملا صدرا"
صدوقان	علی بن بابویہ محمد بن علی بن بابویہ (پدر و پسر)
طاؤس الملائکہ	حضرت جبرئیل علیہ اسلام

طوطیِ ہند	امیر خسرو دہلوی
عقل حادی عشر	خواجہ نصیر الدین طوسی
عقیلہ بنی ہاشم	حضرت زینبؑ کبریٰ سلام اللہ علیہا
علامہ	حسن بن یوسف حلیؒ
غسیل الملائکہ	شہید حنظلہ
فاضل ہندی	محمد بن حسن اصفہانی
فخر المحققین	محمد بن حسن (فرزند علامہ حلی)
فقیہ الحکماء	محقق حلیؒ
فقیہ الطائفہ	شیخ مفیدؒ
فردوس مآب	میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار
محقق اول	ابو القاسم نجم الدین جعفر حلی
محقق ثانی	نور الدین علی بن عبد العالی کرکی
ممتاز العلماء	مولانا سید محمد تقی
مفتی صاحب	مفتی سید محمد عباس شوستری
میزان المفسرین	علامہ طباطبائی صاحب ''المیزان''
ناصر الملت	مولانا سید ناصر حسین
نجم العلماء	مولانا سید نجم الحسن امروہوی
یوسف الملت	مولانا سید یوسف حسین امروہوی

اصول دین کی اصطلاحیں

توحید............ خالق کائنات کے وجود اور اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر اعتقاد رکھنا۔

عدل............ خدا کا ہر کام اس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور موقع و محل کے عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم ناممکن ہے۔

قدیم............ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

قادر............ خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

عالم............ خدا ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

حی............ خدا زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

مرید............ وہ صاحب ارادہ ہے اور جو چیز واقع ہوتی ہے اس کے اختیار سے ہوتی ہے۔

مدرک............ وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے۔

متکلم............ وہ جس چیز میں چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے۔

صادق............ خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

نبوت............ نبی یا رسولؐ وہ انسان ہے جسے خدا اس مقصد سے منتخب کرتا ہے کہ اس کے بندوں کو ان امور کی خبر دے جن کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ ان امور کا حکم نبی کو کسی بشر کے واسطے سے نہیں بلکہ جبرئیل کے واسطے

سے ہوتا ہے۔

امامت............ دین و دنیا کی اس عمومی حکومت کو کہتے ہیں جو رسولؐ اکرم کی نیابت میں کسی کو حاصل ہوتی ہے۔تا کہ وہ شریعت کی حفاظت کرے۔

عصمت.......... وہ نفسانی ملکہ ہے جو معصوم کو لطف و توفیق الٰہی سے حاصل ہوتا ہے، جس کے ذریعہ معصوم اپنے اختیار و ارادے سے ہر گناہ و فعلِ قبیح کے ارتکاب سے پاک رہتا ہے۔

معجزہ.............. اس خارق اور خلاف عادت فعل کو کہتے ہیں جس کا ظہور قوت بشری سے خارج ہو اور جسے خدا اپنے نبی کی تائید کے لئے ایجاد کرے۔

قیامت........... اجسام کے فنا ہو جانے کے بعد انہیں اجسام کے دوبارہ وجود میں آنے کو معاد کہتے ہیں، قیامت میں خداوند عالم اجسام کو دوبارہ زندہ کرے گا تا کہ نیکو کاروں کو ان کی نیکی کی جزا اور بدکاروں کو ان کی بدی کی سزا دی جائے۔

عالمِ ارواح...... وہ عالم جہاں روحیں موت کے بعد قیامت کے انتظار میں رہیں گی۔

عالمِ برزخ....... مرنے کے بعد قیامت تک روحوں کے رہنے کی جگہ۔

طوبیٰ.......... بہشت کے درخت کا نام جس کی شاخیں اہلِ جنت کے مکانوں میں ہوں گی اور ان سے طرح طرح کے میوے

حاصل ہوں گے۔

صراط............ وہ پل جو جہنم پر قائم ہے جس کے اوپر سے تمام لوگوں کو گزرنا ہوگا۔

میزان............ ترازو، اس سے مراد قدرت کی نگاہ ہے جو بندوں کے نیک و بد اعمال کو جانچے گی۔

لوح............ وہ تختی جس پر آغاز سے انجام تک کے واقعات محفوظ ہیں۔

دین............ وہ نظام تصور و عمل جس کی حقانیت کی بنا پر اور نجاتِ آخرت کے مقصد سے اختیار کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

فقہی اصطلاحات

جعالہ............ کسی عمل کی بجا آوری کے عوض اجرت ادا کرنا۔

مضاربہ............ دو شخص آپس میں معاہدہ کریں کہ اصل مال سے ایک شخص تجارت کرے گا اور اس کا نفع آپس میں تقسیم کر لیا جائے گا۔

ودیعت............ ایک شخص کا کسی کو بطورِ امانت کوئی چیز دینا بشرطیکہ دونوں اس معاملہ پر راضی ہوں۔

ضمان............ کوئی شخص کسی دوسرے کا قرض ادا کرنے کا ضامن بنے۔

عاریہ............ اگر انسان اپنی کوئی شے کسی کو دے تاکہ وہ اس سے استفادہ کرے اور اس کا عوض نہ لے تو اسے عاریہ کہتے ہیں۔

لقطہ............ جو چیز زمین پر گری ہوئی دستیاب ہو اور اس کا مالک معلوم نہ ہوتو اسے لقطہ کہتے ہیں۔

رہن............ قرض لینے کے لئے جو چیز وثیقہ کے طور پر رکھی جاتی ہے اسے رہن کہتے ہیں۔چیز دینے والے کو راہن اور چیز لینے والے کو مرتہن کہتے ہیں۔

قرض............ یعنی اپنے مال کا مالک ضمانت کے ذریعہ کسی اور کو بنانا۔

کفالت یعنی کوئی شخص یہ ذمہ داری لے کہ جس وقت قرض خواہ مقروض کو مانگے گا وہ اسے اس کے سپرد کردے گا۔

وکالت............ کسی کام کے لئے کسی شخص کو اپنا کام سپرد کرنا اور تصرف کے لئے اسے اختیار دے دینا۔

ہبہ............ اپنی کسی چیز کو بغیر کسی عوض کے دوسرے کی ملکیت میں دینا۔

وقف............ اصل چیز کو ہر قسم کے تصرفات نقل و انتقال سے محفوظ کرنا اور منفعت کو آزاد رکھنا۔

صلح............ انسان کسی چیز کی ملکیت یا منفعت یا قرض یا حق چھوڑ دینے پر دوسرے شخص سے اتفاق کرے۔

وصیت............ انسان اپنی موت کے بعد اپنے مال کے تصرف کا اختیار کسی غیر کو دے دے۔مرنے والا وارث کی اجازت کے بغیر کسی غیر کے لئے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہیں کرسکتا۔

نذر.......... خدا کے لئے کسی کام کی انجام دہی کو اپنے اوپر لازم قرار دینا۔

عہد.......... اللہ کے لئے کسی کام کو انجام دینے یا کسی غلط کام کو ترک کرنے کا خدا سے عہد کرنا۔

لعان.......... شوہر زوجہ کی طرف زنا کی نسبت دے اور بچہ سے انکار کرے۔ دراں حالیکہ زوجہ زنا کی منکر ہو۔

مہر.......... یعنی وہ مال جو جماع و استمتاع کے عوض دیا جاتا ہے، اور عقد کے ذریعہ عورت اس کی مالک بن جاتی ہے۔

طلاقِ خلع.......... اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں زوجہ شوہر سے بیزار ہو اور وہ شوہر کو کچھ مال دے کر طلاق حاصل کرے۔

طلاقِ مبارات.... اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں زوجہ و شوہر دونوں کو ایک دوسرے سے بیزار ہوں۔

حدیث و اقسام حدیث

حدیث: وہ کلام جو معصوم کے قول، فعل اور تقریر کی حکایت کرے۔

روایت: وہ بات جو یکِ بعد دیگرے معصوم تک پہنچے۔

حدیثِ صحیح: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا سلسلۂ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیثِ حسن: جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہوں اور ممدوح ہوں، مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیثِ قوی: جس کے سلسلۂ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کے مدح وذم کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیثِ موثق: جس کا سلسلۂ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ سے منتہی ہو جو اگر چہ صادق اللہجہ اور قابلِ وثوق ہوں۔

حدیثِ ضعیف: وہ حدیث ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو جو اوپر صحیح ،حسن، اور قوی میں بیان کئے گئے ہیں۔

مصطلح الحدیث: کیفیت نقلِ حدیث ،راویوں کے واسطے سلسلے ،تواتر و احاد، اتصال وانقطاع پر نظر کرنا۔

درایۃ الحدیث: اس علم میں معنی و مفاہیم اور حدیث کے فنی مطالب سے بحث ہوتی ہے۔

علمِ رجال: سندِ روایت کے افراد کی عدالت اور ثقاہت پر نظر کرنا۔

اصل: وہ کتاب ہے جو دیگر کتب سے ماخوذ نہ ہو۔

حدیث غدیر: مَنْ کُنتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔

حدیث مدینہ: انَا مَدِینَتُه العلمِ وعلی بابُها

حدیث سفینہ: مثل اهلبیتی کَمَثلِ سفینته نوح مَن رَکبها نجی ومن تخلف عنها غرق وهوا

حدیث منزلت: یا علی انت منی بمنزلت هارون من موسی

حدیث نور: اناوعلی من نور واحد

حدیث امان: النجوم امان لا هل السماء واهل بیتی امان لا متی

حدیث حکمت: انا دار الحکمت وعلی بابها

حدیث سلسلۃ الذھب: کلمۃ لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حِصنِیُ اَمِنَ مِنُ عَذَابِیُ۔

حدیثِ قدسی: خدا کا وہ کلام جو غیر از قرآن ہو۔

☆☆☆☆☆

سب سے پہلے

- سب سے پہلے مردوں میں رسولؐ اللہ پر ایمان لانے والا؟ (حضرت علی علیہ السلام)
- سب سے پہلے رسولؐ اللہ پر ایمان لانے والی خاتون؟ (حضرت خدیجۃ الکبریٰ)
- سب سے پہلے مدینے میں رسولؐ اللہ کا اقدام؟ (تعمیرِ مسجد)
- سب سے پہلی رسولؐ اللہ کی زوجہ؟ (خدیجۃ الکبریٰ)
- سب سے پہلا عہد و پیمانِ اسلامی؟ (پیمانِ عقبہ)
- سب سے پہلی جنگ جس میں رسولؐ اللہ نے شرکت کی؟ (غزوۂ بدر)
- سب سے پہلا مداحِ رسولؐ؟ (حضرت ابو طالبؑ)
- سب سے پہلا معصوم جو مدینے میں دفن ہوا؟ (حضرت رسولؐ اللہ)
- سب سے پہلے کعبے میں طلا کاری کرنے والا؟ (حضرت عبدالمطلبؑ)

- سب سے پہلے سیرۂ رسولؐ پر کتاب لکھنے والا مصنف؟ (محمد بن اسحاق)
- سب سے پہلے حضرت علیؑ کی بیعت کرنے والا؟ (طلحہ)
- سب سے پہلے تاریخی ہجری کا آغاز کرنے والا؟ (حضرت علیؑ)
- سب سے پہلی خاتون جس نے مکہ سے مدینے پیادہ ہجرت کی؟ (فاطمہ بنتِ اسد)
- سب سے پہلے غدیر میں اشعار پڑھنے والا شاعر؟ (حسان بن ثابت)
- سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والا؟ (حضرت علیؑ)
- سب سے پہلے حضرت علیؑ کے خطبہ جمع کرنے والا؟ (شہید زید بن وہبؒ)
- سب سے پہلی نہج البلاغہ کانفرنس؟ (۱۳۶۰ھ طہران میں)
- سب سے پہلے امام حسنؑ کی بیعت کرنے والا؟ (قیس بن سعد)
- سب سے پہلا زائر قبر حسینؑ؟ (جابر ابن عبداللہ انصاری)
- سب سے پہلی کتاب مقتل امام حسینؑ؟ (مقتلِ ابو مخنف)
- سب سے پہلا مرثیۂ امام حسینؑ پڑھنے والا شاعر؟ (عقبہ بن عمرو سہمی)
- سب سے پہلے روضۂ امام حسینؑ تعمیر کرنے والا قبیلہ؟ (قبیلۂ بنی اسد)
- سب سے پہلے شارعِ عام پر عزاداری؟ (۱۳۵۲ھ بحکم معز الدولۃ دیلمی، بغداد)

سب سے پہلے روضۂ امام حسینؑ پر طلا کاری کرنے والا بادشاہ؟

(محمد شاہ ۱۲۰۶ھ)

سب سے پہلے خاکِ شفا پر سجدہ کرنے والا امام؟

(امام زین العابدین علیہ السلام)

سب سے پہلے امام زمانہ کی بیعت کرنے والا؟ (جبرئیل امینؑ)

سب سے پہلے مسلمانوں کو جزیہ دینے والے؟ (نصاریٰ نجران)

سب سے پہلے منبر پر تقریر کرنے والا نبیؑ؟ (حضرت ابراہیمؑ)

سب سے پہلے عدالت میں گواہوں کی گواہیاں لکھنے والا؟.

حضرت علی علیہ السلام (من لا یحضرہ الفقیہ ۱۰/۳)

سب سے پہلے گواہوں سے الگ الگ گواہیاں کس نے لیں؟

(حضرت علی علیہ السلام)

سب سے پہلے ادا کی جانے والی نمازِ عید؟ (عید اضحیٰ)

سب سے پہلی مخلوقِ خدا؟ (نور، عقل، قلم)

سب سے پہلے ایران میں تعمیر ہونے والی مسجد؟

''مسجد الثور'' قزوین ۸۱ھ

سب سے پہلے جاپان میں تعمیر ہونے والی مسجد؟ ''مسجد کوبہ'' ۱۹۳۵ء

سب سے پہلے چین میں تعمیر ہونے والی مسجد؟

''مسجدِ بندر شانگھا''

علم نحو کا موجد: حضرت علی علیہ السلام کے صحابی ابوالاسود دوئلی۔

(تاسیس الشیعہ ص ۴۰۵)

علم صرف کا موجد: ابومسلم معاذ الھرا ۱۸۷ھ، امام جعفر صادقؑ۔

(تاسیس الشیعہ ص ۱۱)

علم لغت کا مدون: خلیل ابن احمد صحابی امام جعفر صادقؑ

(تاسیس الشیعہ ص ۱۴۷)

علم عروض کا موجد: خلیل ابن احمد صحابی امام جعفر صادقؑ

(تاسیس الشیعہ ص ۱۴۸)

◉ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے کس نے کتاب تحریر کی؟

عبید اللہ بن ابی رافع صحابی حضرت علیؑ، (تاسیس الشیعہ ص ۲۳۲)

◉ علم رجال میں سب سے پہلے کس نے کتاب تحریر کی؟

ابو محمد عبد اللہ بن جبلہ بن حیان۔ (تاسیس الشیعہ ص ۲۳۳)

◉ سب سے پہلے احادیث نبی کو کس نے جمع کیا؟

ابو رافع۔ (تاسیس الشیعہ ص ۲۷۸)

◉ سب سے پہلے حدیث میں کتاب کس نے تحریر کی؟

ابو عبد اللہ سلمان فارسیؓ۔ (تاسیس الشیعہ ص ۲۸۰)

◉ علم درایت الحدیث میں سب سے پہلی کتاب؟

ابو عبد اللہ حاکم نیشاپور۔ (تاسیس الشیعہ ص ۲۹۴)

◉ علم فقہ کا مدون کون تھا؟

علی ابن ابی رافع صحابی حضرت علیؑ۔ (تاسیس الشیعہ ص ۲۹۸

◉ علم اصول فقہ کے موجد کون تھے؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (تاسیس الشیعہ ص ۳۱۰

◉ اصول فقہ میں سب سے پہلی کتاب؟

ہشام بن حکم (تاسیس الشیعہ ص ۳۱۰

◉ سب سے پہلے قرآن مجید کس نے جمع کیا؟

حضرت علی علیہ السلام نے۔

◉ علم قرأت میں سب سے پہلی کتاب؟

ابان ابن تغلب شاگردِ امام سجادؑ۔

◉ سب سے پہلے فضائل قرآن میں کتاب کس نے لکھی؟

اُبی بن کعب۔

◉ تفسیر قرآن پر سب سے پہلی کتاب؟

سعید بن جبیر۔

◉ سب سے پہلے مناظرہ کرنے والا؟

مکیت بن زید۔

◉ اصول وعقائد میں سب سے پہلی کتاب؟

علی بن اسماعیل بن میثم تمار۔ (تاسیس الشیعہ)

◉ علم اخلاق کا موجد؟

حضرت علی علیہ السلام۔ (تاسیس الشیعہ)

◉ علم اخلاق میں سب سے پہلی کتاب؟

اسماعیل بن مہران بن ابی نصر ابو یعقوب السکون صحابی امام جعفر صادقؑ۔

☆☆☆☆☆

علمی دنیا میں اسلامی نقوش

علم فقہ
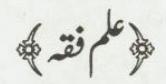
Theology

قرآن وسنت کی اصطلاح میں فقہ سے مراد اسلامی احکام و معارف کا وسیع علم اور انہیں گہرائی کے ساتھ جاننا ہے، یہ علم اسلامی علوم میں وسیع ترین علم ہے اس کی تاریخ تمام اسلامی علوم سے پرانی ہے، یہ علم تمام زمانوں میں بڑے وسیع پیمانے پر پڑھا اور پڑھایا جاتا رہا ہے، اسلامی دنیا میں بے شمار فقہا بھی پیدا ہوئے ہیں، بعض فقہا دنیا کی غیر معمولی ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس علم میں بے حد کتابیں لکھی گئی ہیں، مدون فقہ جس کے بارے میں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور وہ کتابیں آج بھی موجود ہیں، گیارہ سو سالہ تاریخ رکھتی ہیں۔

علم اصول فقہ

وہ اہم ترین علم جسے فقہ کے مقدمہ کے طور پر حاصل کرنا ضروری ہے، یہ علم مسلمانوں کے ایجاد کردہ علوم کا ایک حصہ ہے، علم اصول درحقیقت دستور استنباط کا علم ہے، یہ علم ہمیں فقہ میں فقہی مصادر کے ذریعہ استنباط کا صحیح طریقہ سکھاتا ہے۔

شیعہ علماء میں وہ پہلی اہم اور برجستہ شخصیت جس نے علم اصول میں کتابیں تالیف کیں اور اصول میں ان کے نظریات صدیوں تک بحث و گفتگو کا موضوع بنے رہے ''سید مرتضیٰ'' ''علم الہدیٰ'' کی ذات ہے، ان کی مشہور ترین کتاب ''الذریعہ'' ہے، آپ کی وفات ۴۳۶ھ میں ہوئی، سید مرتضیٰ کے بعد مشہور و معروف شخصیت جس نے علم اصول کے بارے میں کتاب لکھی اور ان کے نظریات تین چار صدیوں تک غیر معمولی طور پر چھائے رہے شیخ ابو جعفر طوسیؒ (۴۶۰ھ) ہیں، آپ کی کتاب کا نام ''عدۃ الاصول'' ہے۔

ایک دوسری شخصیت جس کے نظریات علم اصول میں مشہور ہوئے صاحبِ معالم الاصول ہیں، آپ کا نام شیخ حسنؒ (۱۰۱۱ھ) ہے اور صاحب ''شرح لمعہ'' شہید ثانیؒ کے فرزند ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک اور اہم شخصیت '' آیۃ اللہ وحید بہبہانیؒ '' (۱۱۱۸ھ، ۱۲۰۸ھ) ہیں، آپ کے زمانے میں اخباریوں کا بڑا اثر و رسوخ

تھا، لیکن آپ کی کوشش سے انہیں منہ کی کھانی پڑی، اخباریت پر فقاہت و اجتہاد کی کامیابی بڑی حد تک وحید بہبہانی کی کوششوں اور محنتوں کی رہینِ منت ہے۔

ایک اور شخصیت جس نے علم اصول کو آگے بڑھایا "مرزا ابو القاسم گیلانی قمی مرحوم" ہیں، آپ نے "قوانین الاصول" تحریر کی۔

اس آخری صدی میں وہ اہم ترین شخصیت جس نے نا قابل فراموش خدمات انجام دیں اور علم اصول کو ایک نئے مرحلے میں داخل کیا وہ استاد المتاخرین شیخ مرتضیٰ انصاری (۱۲۱۴ھ، ۱۲۸۱ھ) ہیں، آپ کی دو مشہور کتابیں ہیں علم اصول میں "فرائد الاصول" موسوم "بہ رسائل" اور فقہ میں "مکاسب" ہے۔

شیخ انصاری کے دبستاں کے شاگردوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف آخوند "ملا محمد کاظم خراسانیؒ" (۱۳۲۹ھ) ہیں۔ جنہوں نے "کفایت الاصول" تحریر فرمائی۔ (اسلامی علوم کا تعارف ص: ۳۱۴)

﴿علم کلام﴾

اسلامی علوم کی ایک شاخ علم کلام ہے، اس علم میں ان اسلامی عقائد کے سلسلہ میں بحث و تحقیق کی جاتی ہے جن پر اعتقاد اور ایمان رکھنا اسلامی نقطۂ نظر سے واجب ہے۔ علم کلام ان عقائد کو بیان کرتا ہے اور انہیں واضح کرتا ہے، ان کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے دلائل پیش کرتا ہے

تھا، لیکن آپ کی کوشش سے انہیں منہ کی کھانی پڑی، اخباریت پر فقاہت و اجتہاد کی کامیابی بڑی حد تک وحید بہبہانی کی کوششوں اور محنتوں کی رہینِ منت ہے۔

ایک اور شخصیت جس نے علم اصول کو آگے بڑھایا ''مرزا ابو القاسم گیلانی قمی مرحوم'' ہیں، آپ نے ''قوانین الاصول'' تحریر کی۔

اس آخری صدی میں وہ اہم ترین شخصیت جس نے نا قابل فراموش خدمات انجام دیں اور علم اصول کو ایک نئے مرحلے میں داخل کیا وہ استاد المتاخرین شیخ مرتضیٰ انصاری (۱۲۱۴ھ، ۱۲۸۱ھ) ہیں، آپ کی دو مشہور کتابیں ہیں علم اصول میں ''فرائد الاصول'' موسوم ''بہ رسائل'' اور فقہ میں ''مکاسب'' ہے۔

شیخ انصاری کے دبستاں کے شاگردوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف آخوند ''ملا محمد کاظم خراسانیؒ'' (۱۳۲۹ھ) ہیں۔ جنہوں نے ''کفایت الاصول'' تحریر فرمائی۔ (اسلامی علوم کا تعارف ص: ۳۱۴)

علم کلام

اسلامی علوم کی ایک شاخ علم کلام ہے، اس علم میں ان اسلامی عقائد کے سلسلہ میں بحث و تحقیق کی جاتی ہے جن پر اعتقاد اور ایمان رکھنا اسلامی نقطۂ نظر سے واجب ہے۔ علم کلام ان عقائد کو بیان کرتا ہے اور انہیں واضح کرتا ہے، ان کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے دلائل پیش کرتا ہے

اور ان کا دفاع کرتا ہے۔

علم کلام کے آغاز اور مسلمانوں میں اس کے رواج کی ابتدا کے متعلق کوئی قطعی رائے نہیں دی جا سکتی، لیکن اتنا مسلّم ہے کہ پہلی صدی ہجری کے نصف دوم میں جبر و اختیار اور عدل جیسے کچھ کلامی مسائل مسلمانوں کے درمیان موضوعِ بحث بنے ہوئے تھے، اور شاید ان بحثوں کی پہلی باقاعدہ درسگاہ حسنِ بصری (۱۱۰ھ) کی درسگاہ ہے۔ (اسلامی علوم کا تعارف ص:۱۷۶)
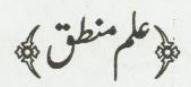
علم منطق

Logic

بیرونی دنیا سے اسلامی ثقافت میں داخل ہونے والے علوم میں ایک علم منطق بھی ہے، اس علم کو اسلامی دنیا میں اتنا قبول عام حاصل ہوا کہ دینی علوم کے مقدمہ کے طور پر اسے دینی علوم کا جز مان لیا گیا۔

علم منطق یونانی کتابوں سے ترجمہ ہوا ہے، اس علم کے موجد اور مدون ''ارسطا طالیس یونانی'' ہیں، یہ علم مسلمانوں کے درمیان غیر معمولی طور پر پھیلا اور مقبول ہوا، مسلمانوں نے اس میں کچھ اضافہ کر کے اسے معراج کمال تک پہنچا دیا، مسلمانوں کے ہاتھوں تدوین ہونے والی عظیم ترین ارسطوئی منطق بو علی سینا کی ''منطق الشفاء'' ہے، منطق الشفاء خود ارسطو کی منطق سے کئی گنا زیادہ ہے، منطق ارسطو کا یونانی متن عربی ترجمہ اور دنیا کی

دوسری زبانوں کا ترجمہ آج بھی موجود ہے، منطقِ ارسطو کا ترجمہ ''حنین بن اسحاق'' نے کیا ہے، وہی ترجمہ بہ عینہ آج بھی باقی ہے، یونانی زبان سے آشنا محققین جنہوں نے حنین بن اسحاق کے ترجمہ کا دوسرے ترجموں سے موازنہ کیا ہے ان کا دعوی ہے کہ حنین کا ترجمہ تمام ترجموں سے بہتری اور دقیق تر ہے۔

منطق قاعدہ اور قانون کا ایسا آلہ ہے جس کی رعایت ذہن کو فکری خطاؤں سے محفوظ رکھتی ہے۔ (اسلامی علوم کا تعارف ص:۱۷۶)
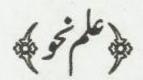
علم نحو

یونس بن حبیب نحوی اور ابراہیم بن محمد بیہقی و ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ اس علم کے بانی حضرت علی علیہ السلام کے صحابی ابو الاسود دوئلی ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے ابو الاسود کو علم نحو کی تعلیم دی تھی، آپ حضرت امیر المومنین سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔

ان کے بعد خلیل بن احمد نے اس علم میں یہ کتاب لکھی، آپ حضرت امام جعفر صادقؑ کے اصحاب کبار میں شمار ہوتے تھے، اب ہم ان مشاہیر نحویین کا ذکر کرتے ہیں جن کو آئمہ علم نحو کہا جاتا ہے۔

عطا بن ابی الاسود دوئلی:۔ شیخ طوسیؒ نے آپ کو اصحابِ امام حسین علیہ السلام میں شمار کیا ہے۔

یحیٰ بن یعمر عدوانی: ابن ندیم نے الفہرست میں ذکر کیا ہے کہ

آپ نے ابوالاسود دوئلی سے علم نحو حاصل کیا، ابن خلکان کا بیان ہے کہ یحیٰ اہلِ بیت کی تفضیل کے قائل تھے، دمیری نے تحریر کیا ہے کہ آپ عالم قرآن بڑے نحوی اور شیعہ تھے۔

عبد اللہ بن طاؤس یمانی: سیوطی نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ اعلم الناس تھے اور شیعہ مذہب رکھتے تھے۔

ابو جعفر محمد بن حسن کوفی الرواسی: سیوطی نے طبقات میں تحریر کیا ہے کہ آپ کوفیین میں پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے علم نحو میں کتاب لکھی، آپ کسائی اور فرّاء کے استاد تھے، نجاشی نے آپ کو فہرستِ اسماءِ مصنفی شیعہ میں ذکر کیا ہے۔

حمران بن اعین: آپ ابوالاسود دوئلی کے شاگرد تھے، آپ نے امام سجادؑ، امام باقرؑ، و امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی ہیں، بحر العلوم سید مہدی کتاب الرجال میں تحریر فرماتے ہیں کہ آلِ اعین کا گھر کوفے کے شیعوں میں ایک عظمت کا حامل ہے۔

فراء یحیٰ بن زیاد: ان کے والد کا ہاتھ حسین بن علیؑ بن حسن کی حمایت میں قطع کیا گیا تھا، ابو عباس تغلب کا بیان ہے کہ اگر فراء نہ ہوتا تو عربی نہ ہوتی کیوں کہ انہوں نے اس کو منضبط کیا ہے۔ (تاسیس الشیعہ)

علم صرف

اس علم کے موجد حضرت ابو مسلم معاذ الھراء ہیں، علامہ سیوطی نے تحریر کیا ہے کہ علم صرف کو معاذ الھراء نے وضع کیا ہے، شیخ مفیدؒ نے ارشاد میں ان کو امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے، اور نجاشی نے فہرست اسماء مصنفین شیعہ میں ان کے نام کو درج کیا ہے، آپ نے ۱۸۷ھ بغداد میں وفات پائی۔

ابو عثمان مازنی: ابو عباس محمد بن یزید مبرد نے ان کو علماءِ امامیہ میں شمار کیا ہے، اور غلمان اسماعیل نے شیعہ متکلم بیان کیا ہے، اور نجاشی نے علماءِ امامیہ میں شمار کیا ہے، آپ کی وفات ۲۴۸ھ میں ہوئی۔

ابو فتح عثمان بن جنی: بحر العلوم سید مہدی نے ان کو علماءِ امامیہ میں شمار کیا ہے۔ ابن جنی سید مرتضیٰؒ و سید رضیؒ سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے علامہ سید رضیؒ کے ''القصیدۃ الرائیۃ'' کی شرح بھی لکھی ہے۔

محقق ابو محمد حسن بن شرف شاہ علوی: آپ نے شافیہ کی زبردست شرح تحریر کی، اور خواجہ نصیر الدین طوسی کے معاصرین میں سے تھے۔

(تاسیس الشیعہ)

فلسفہ
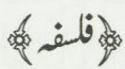
وہ علم ہے جس کے ذریعہ قدرت کو سمجھنے اور کائنات کے ساتھ انسانی

تعلق کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی گئی ہو، ادب میں سب سے پہلے افلاطون نے فلسفہ کا لفظ استعمال کیا، جس نے اسے اپنے استاد سقراط سے منسوب کیا ہے، کئی صدیوں تک علم کا تمام میدان فلسفہ کی حدود میں شمار ہوتا رہا ہے لیکن اٹھارویں صدی میں فلسفہ اور سائنس کے علوم کی حد بندی شروع ہوئی، آج کل وہ تمام علوم جو تجربات سے ثابت ہیں وہ کسی نہ کسی عنوان کے تحت سائنس میں شمار ہوتے ہیں، فلسفہ عمومی طور پر ان مضامین کے لئے بولا جاتا ہے جو تجربات یا انکشافات کی صورت میں نمایاں نہیں ہیں، فلسفہ اور اسلامیات کو آسانی سے متمیز کرنا مشکل ہے، تاریخی اعتبار سے فلسفہ کو کئی شاخوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ مابعد الطبیّعات: ایسے امور جو حقیقت مطلق سے بحث کرتے ہیں۔

۲۔ نیچر فلسفہ: ایسے امور جن میں معاملات کی نوعیت زمان، مکان، حرکت اور دیگر طبیعاتی نظریات زیر بحث ہوں، اسے طبیعاتی سائنس بھی کہتے ہیں۔

۳۔ علم النفس: ایسے امور جو انسان کے شعور اور تحت الشعور سے اور ان سے متعلق معروضات پر بحث کرتے ہیں۔

۴۔ علم منطق: اسے فن استدلال بھی کہا جاتا ہے، لیکن جدید فلسفہ میں تجزیہ تحلیل کی ترقی یافتہ شکل ہے جس سے اکثر اوقات نئی نئی معلومات سامنے آتی ہیں۔

۵۔ علم الاخلاق: یہ ایک نظریاتی علم ہے جو انسانی اخلاقیات سے بحث کرتا ہے، تاریخ عالم میں فلسفہ کو چار مشہور ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ یونانی دور: جس کے امتیازی ستون افلاطون اور ارسطو ہیں۔

۲۔ جدید یونانی دور: جس میں افلاطونی خیالات کو مشرقی روحانی افکار کے ساتھ مدغم کیا گیا۔

۳۔ ازمنہ وسطیٰ: جس میں عیسائی مذہبی تصور کے ساتھ عقلی ضروریات کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی اسی دور کے فلسفہ پر، یہودیوں اور عربوں کے خیالات کا اثر ہوا۔

۴۔ دور جدید: جس کی ابتداء ڈیکارٹ، لینز اور سپنوزا سے ہوئی، اس کے علاوہ چینی اور ہندستانی فلسفہ بھی مغربی فلسفہ سے کسی طرح کم حیثیت نہیں رکھتا، اور ان دونوں ممالک میں بھی عظیم فلاسفہ گذرے ہیں۔

(اسلامی علوم کا تعارف)

علم طب

Medical Science

اس علم کا موضوع جسم انسانی ہے، اس میں صحت یا تندرستی برقرار رکھنے اور بیماری کو دور کرنے کے بارے میں بحث کی جاتی ہے، آغاز اسلام کے ساتھ ہی فن طب مسلمانوں میں رائج ہوا، لیکن باقائدہ علم طب کی تدوین یونانیوں نے کی، یونانیوں کا خیال تھا کہ اسقلیبس (EXLEPIUS) جو اس علم کا موجد تھا اس پر خدا کی طرف سے یہ علم الہام ہوا تھا، اسقلیبس نے اپنی اولاد

۱۔ یونانی دور: جس کے امتیازی ستون افلاطون اور ارسطو ہیں۔

۲۔ جدید یونانی دور: جس میں افلاطونی خیالات کو مشرقی روحانی افکار کے ساتھ مدغم کیا گیا۔

۳۔ ازمنہ وسطیٰ: جس میں عیسائی مذہبی تصور کے ساتھ عقلی ضروریات کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی اسی دور کے فلسفہ پر، یہودیوں اور عربوں کے خیالات کا اثر ہوا۔

۴۔ دور جدید: جس کی ابتداء ڈیکارٹ، لینز اور سپنوزا سے ہوئی، اس کے علاوہ چینی اور ہندستانی فلسفہ بھی مغربی فلسفہ سے کسی طرح کم حیثیت نہیں رکھتا، اور ان دونوں ممالک میں بھی عظیم فلاسفہ گذرے ہیں۔

(اسلامی علوم کا تعارف)

علم طب

Medical Science

اس علم کا موضوع جسم انسانی ہے، اس میں صحت یا تندرستی برقرار رکھنے اور بیماری کو دور کرنے کے بارے میں بحث کی جاتی ہے، آغاز اسلام کے ساتھ ہی فن طب مسلمانوں میں رائج ہوا، لیکن باقائدہ علم طب کی تدوین یونانیوں نے کی، یونانیوں کا خیال تھا کہ اسقلیبس (EXLEPIUS) جو اس علم کا موجد تھا اس پر خدا کی طرف سے یہ علم الہام ہوا تھا، اسقلیبس نے اپنی اولاد

کوزبانی اس علم کی تعلیم دی اور وصیت کی کہ یہ علم اس کے خاندان سے باہر نہ جائے، اقلیدس، افلاطون، اور سولن جیسے عظماء اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، سولہویں نسل میں تقریباً حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پانچ سو برس پہلے بقراط پیدا ہوا، اور یونانیوں میں پہلا شخص ہے کہ جس نے علم طب پر اسقلیبس خاندان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا اور اسے عام کیا لیکن اس کے شاگرد جالینوس پر اس علم کا خاتمہ ہو گیا، یونایوں کے نزدیک علم طب کے آٹھ ارکان ہیں۔

ا۔ اسقلیبس اور آخر جالینوس، ان کے شاگرد عورس، مینس، برمانیداس، افلاطون، اسقلیبس دوم، اور بقراط تھے، مسلمانوں نے اس سرمائے کو عربی زبان میں منتقل کیا اور بہت کوشش کی، کتاب ''البریان'' کی تلاش میں مسلمانوں نے جزیرہ، شام، مصر، فلسطین کے ایک ایک شہر کی خاک چھان ڈالی۔

یحییٰ نحوی: نے جالینوس کی ۱۹ر کتابوں پر شرح لکھی، چونکہ اس کا اسلام سے خاص تعلق ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا ''العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان'' یعنی علم کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ علم دین ۲۔ علم جسم

علم طب میں مسلمانوں کی خدمات: مسلمانوں کی طبی ترقی کے بارے میں ڈاکٹر ماکس میرہوف Dr. Maxmeyerhof لکھتا ہے ''اصلیبی

جنگوں میں مسلمان حکماء عیسائی حکیموں پر ہنستے تھے، کیوں کہ مسلمان حکماء عیسائی حکیموں کی معلومات کو بالکل ابتدائی اور پست سمجھتے تھے۔

عیسائیوں نے ابن سینا، جابر، حسن بن ہیثم، رازی، کی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔

سولہویں صدی میں ابن رشد اور ابن سینا کی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ ہوا تھا، اور یہ ترجمے اٹلی اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں باقاعدہ پڑھائے جاتے تھے۔ (میراثِ اسلام ص: ۱۳۲)

رازی کی موت کو زیادہ زمانہ نہیں گزرا تھا کہ دنیائے علم و دانش میں بوعلی سینا ۳۷۰ء تا ۴۲۹ء، خورشیدِ خاور بن کر چمکنے لگے، رازی اور ابن سینا کے علاوہ اسلامی مملکت کے اطراف و جوانب میں بڑے ماہر حکیم موجود تھے، اور انہوں نے اپنی نفیس اور قیمتی کتابیں بطور یادگار چھوڑی ہیں، اور ان کتابوں کا انگریزی وغیرہ زبانوں میں متعدد بار ترجمہ ہو چکا ہے۔

مسلمان بہت سے علوم میں اپنے ہم عصروں سے سبقت لے گئے ہیں، اور دنیائے یوروپ کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے، جب مسلمان یوروپ میں آئے ہیں تو اس وقت یوروپ والے وبائی میکروبات کو نہیں جانتے تھے، عام اسپین والوں کا خیال تھا کہ میکروبات وبائی ایک آسمانی بلا ہے جو گنہگار بندوں کی تنبیہ کے لئے آسمان سے نازل ہوتی ہے، لیکن مسلمان طبیبوں نے یہ بات ثابت کر دی کہ طاعون ایک متعدی مرض کے

علاوہ کچھ نہیں ہے۔ (میراثِ اسلام/ص: ۱۲۸)

ڈاکٹر میر ہوف Dr. Maxmayerhof ابن سینا کی کتاب قانون کے بارے میں لکھتا ہے کہ دنیائے اسلام میں یہ کتاب ایک شاہکار سمجھی جاتی ہے، پندرھویں صدی کے آخر میں یہ کتاب سولہ مرتبہ ترجمہ کر کے چھاپی گئی، جس میں پندرہ مرتبہ انگریزی زبان میں اور ایک ایک مرتبہ عبرانی زبان میں چھاپی گئی، اور سولہویں صدی میں بیس مرتبہ سے زیادہ چھاپی گئی۔ اس بات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بوعلی سینا کی کتاب قانون کی کتنی اہمیت ہے۔

ویل ڈورانٹ Willdurant لکھتا ہے مشہور ترین اور مقدم ترین اسلامی حکیم محمد بن زکریا نے دوسو سے زیادہ کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔ اوران میں سے زیادہ تر کتابیں طب سے متعلق ہیں، ان کتابوں میں بھی دو کتابیں تو نہایت ہی لاجواب ہیں۔

۱. آبلہ وسرخک :اس کتاب کا چالیس مرتبہ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا۔

۲. الحاوی الکبیر: دنیا میں علم طب کا ماخذ اس کتاب کو سمجھا جاتا ہے۔

اور ان نو کتابوں میں سے ایک کتاب یہ بھی تھی جس کی بنا پر پیرس کی یونیورسٹی کو ۱۳۹۴ء میں ایک کتاب خانہ بنانا پڑا۔

(تاریخِ تمدن ویلڈورانٹ/ج: ۷/ص:۷۵۹)

آپریشن کی ترقی بھی علمائے اسلام کی دین ہے، ازمنہ آخیرہ تک

یورپ کے طبی مدارس کا دار و مدار اسلامی کتابوں پر تھا، انتہا یہ ہے کہ بے ہوشی کی دوا جو آج کل کی ایجاد سمجھی جاتی ہے اسلامی جراحوں کے لئے کوئی نئی بات نہ تھی، یہ لوگ ''بذرالبج'' کے ذریعے مریض کو بیہوش کیا کرتے تھے۔ (مغربی تمدن کی ایک جھلک بحوالہ، تمدنِ اسلام وعرب رص: ۶۳۷)

رازی نے بہت سی چیزوں کو ایجاد کیا مثلاً دائمی بخار میں ٹھنڈے پانی کا استعمال، مرضِ سکتہ میں بادکش کا استعمال، مرہم جیوہ اور حیوان کی آنتوں سے زخموں پر بخیہ کرنا رازی کی ایجاد ہے۔ (تمدنِ اسلام وعرب رص: ۶۳۰)

اسلامی اطباء نے علم طب اور جراحی میں بہت سی چیزیں ایجاد کیں۔ مثلاً ناخن سے سل کی بیماری کی تشخیص، یرقاں کا علاج ٹھنڈے پانی سے، خون کے بہنے کو روکنا، مثانہ یا گردے میں پڑ جانے والے سنگریزوں کو ریزہ ریزہ کر کے باہر نکالنا، فتق کا آپریشن وغیرہ مسلمان حکماؤں کی ایجادیں ہیں۔

(تاریخِ تمدنِ اسلام رج: ۷رص: ۷۸)

دواسازی

ڈاکٹر گوستاوے لیبون Dr. Gustayelebon لکھتا ہے ''مسلمانوں نے معالجات کے جو نئے نئے طریقہ استعمال کئے ان میں سے ایک ٹائفائڈ میں ٹھنڈے پانی کا استعمال ہے یہ طریقہ چند صدیوں تک متروک رہنے کے بعد یورپ میں پھر دوبارہ استعمال ہونے لگا ہے، کیمیکل وفزیکل فارمولوں کے بھی مسلمان ہی موجد ہیں، ان کے بہت سے طریقہ

آج بھی ہمارے یہاں استعمال ہوتے ہیں، مسلمانوں نے دواؤں کے استعمال میں مخصوص طریقے استعمال کئے ہیں، جو مدت دراز کے بعد آج ہمارے یہاں جدید تحقیق کے عنوان سے موسوم ہیں۔

مسلمان بھی ہماری طرح مفت اسپتال چلاتے تھے یعنی مخصوص دنوں میں لوگ وہاں جا کر مفت دوائیں لاتے تھے، اور جن مقامات پر اسپتال بنانا مشکل ہوتا تھا وہاں پر ڈاکٹروں کو مخصوص دنوں میں تمام لوازمات کے ساتھ بھیجا جاتا تھا۔ (تمدن اسلام وعرب رص: ۶۵)

جرجی زیدان لکھتے ہیں ''علمائے یوروپ نے آخری دور میں دوا سازی کے فن میں جو دوڑ دھوپ کی اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس فن کی بنیاد رکھنے والے مسلمان ہیں، مسلمانوں نے ہی پہلی ءبار دوا سازی کے طریقہ کو ایجاد کیا، اور نئی نئی دوائیں بنائیں، مسلمان ہی پہلے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آج کل کے طریقہ پر دواخانے کھولے تھے، بقول ''ماک کاپ'' تنہا بغداد میں دوافروشی کی ساٹھ دوکانیں تھیں۔ (عظمتِ مسلمین دراسپانیہ رص: ۱۸۳)

اس کی دلیل یہ ہے کہ اب تک جو دوائیں یا جڑی بوٹیاں یوروپین استعمال کرتے ہیں ان کے نام وہی عربی، فارسی اور ہندی والے ہیں۔

(مغربی تمدن کی ایک جھلک بحوالہ تاریخ تمدنِ اسلام رج: ۳رص: ۲۷۹)
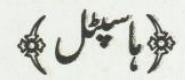
Hospital

جرجی زیدان لکھتے ہیں ''تیسری صدی تمام ہونے سے پہلے مکہ، مدینہ اور دوسرے شہروں میں بڑے بڑے ہاسپٹل بنائے جا چکے تھے، اور ۳۶۵ھ میں عضد الدولہ نے بغداد کے مغربی حصے میں عضدی ہاسپٹل'' بنوایا تھا جس میں ۱۲۴ر ماہر حکیم تھے، اور ان میں سے ہر ایک الگ الگ شعبے میں اکسپرٹ تھا، اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے یہ ہاسپٹل مدت دراز تک اسلامی ہاسپٹل میں سب سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

(تاریخِ تمدنِ اسلام رج:۳رص:۲۷۹)

اس زمانے کے اسلامی ہاسپٹل بہت قرینہ کے ہوتے تھے، مذہب وملت و پیشے کا لحاظ کئے بغیر تمام مریضوں کی بہت توجہ کے ساتھ دیکھ بھال کی جاتی تھی، ہر مرض کیلئے ایک ایک یا کئی کئی لمبے چوڑے ہال بنوائے گئے تھے جس میں مریضوں کی دیکھ بھال کے علاوہ دوا سازی اور طبابت کی تعلیم بھی دی جاتی تھی، اور شاگردوں کو علم سکھانے کے ساتھ عملی تربیت بھی دی جاتی تھی، مسلمانوں نے چلتے پھرتے ہاسپٹل بھی آج کل کی طرح سے بنوائے تھے، جن کو اونٹوں اور خچروں کے ذریعہ ادھر ادھر منتقل کیا جاتا تھا، انہیں میں سے سلطان محمود سلجوقی کا ہاسپٹل تھا، جس کو چالیس اونٹ منتقل کیا کرتے تھے۔

(تاریخ اسلام رج:۳رص:۲۸۲)

ڈاکٹر گوسٹالیبون Dr. Gustavelebn لکھتا ہے۔

''مسلمانوں کے ہاسپٹل بہترین اصولِ صحت کے مطابق بنائے گئے تھے۔ اور یوروپ کے آج کل کے ہاسپٹل سے بہتر تھے، یہ ہاسپٹل وسیع اور ہوادار ہوا کرتے تھے، جب محمد بن زکریا رازی کو حکم دیا گیا کہ بغداد میں آب و ہوا کے لحاظ سے بہترین جگہ تلاش کرے جہاں بہترین ہاسپٹل بنایا جا سکے، تو رازی نے جگہ کے انتخاب کے لئے جو طریقہ آزمایا تھا اس کی آج کل کے امراض متعدیہ کے محققین بھی تصدیق کرتے ہیں، رازی نے شہر کے مختلف حصوں کو نظر میں رکھتے ہوئے ہر جگہ گوشت کا ٹکڑا لٹکا دیا، جس جگہ کا گوشت سب سے بعد میں خراب ہوا وہیں رازی نے ہاسپٹل بنوانے کی رائے دی۔ مسلمانوں کے ہاسپٹل بھی آج کل کے ہاسپٹل کی طرح ان میں بھی مریضوں کے لئے بڑے بڑے ہال بنائے گئے تھے، کچھ کمرے محض طلاب کو تعلیم دینے کے لئے مخصوص کر دیئے گئے تھے جس کا مقصد یہ تھا کہ طلاب امراض کو معائنہ کر کے صحیح استفادہ کرسکیں، اور تجربہ اور مشاہدے کے ذریعہ فن کی تکمیل کرسکیں۔

آج کل کی طرح پاگلوں کے لئے علیحدہ ہاسپٹل بنوائے گئے تھے۔

اور مفت کے دواخانے بھی کھولے گئے تھے۔(تمدن اسلام وعرب رص:۶۳۵)

ڈاکٹر جوزف مارک کاپ Dr. Josff Mark Kapp لکھتا ہے''قاہرہ میں ایک بہت بڑا ہاسپٹل بنایا گیا تھا، جس میں فوارے، پھولوں

سے لدے ہوئے باغیچے اور بہت بڑی چہار دیواری تھی، جس بیمار کا ہاسپٹل میں داخلہ ہوتا تھا اچھا ہوکر جب وہ جانے لگتا تھا تو اس کو پانچ طلائی سکے بھی دیئے جاتے تھے۔ (عظمتِ مسلمین واسپانیہ رص:۱۸۳)

شہر قرطبہ میں چھ سو مسجدیں، نو سو عمومی حمام، پچاس ہاسپٹل تھے۔

(مغربی تمدن کی ایک جھلک بحوالہ، جہانِ اسلام رص:۸۲ اور ۸۳)

سائنس

SCIENCE

انسائیکلوپیڈیا برٹیا کے مطابق لفظ سائنس SCIENCE لاطینی زبان کے لفظ SCIENTIA سے لیا گیا ہے جس کے معنی ''علم'' کے ہیں نیز تحریر ہے کہ کیمیا، طبیعات ریاضی، نجوم وغیرہ کے علم کو سائنس کہتے ہیں، اس علم میں حتمی نتائج حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اور ان فیصلہ کن امور کی تلاش کو ہمہ گیر تائید حاصل ہوتی ہے۔

مسٹر ایف، ایس، ٹیلر: اپنی کتاب ''سائنس باسٹ اینڈ پریزنٹ'' میں تحریر کرتے ہیں کہ ''سائنس مادی دنیا کی توصیف کرنے اور اس کی تسخیر کرنے کے مربوط طریقوں کو اپنانے کا نام ہے۔
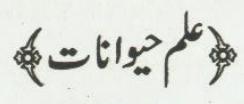
Zoology

روئے زمین پر جتنی بھی متنفس اشیاء ہیں ان کا علم سائنسی علم کہلاتا ہے، ان میں کیڑے مکوڑے، رینگنے والے جانور، درندے، پرندے، چرند، تیرنے والے جانور اور دیگر حشرات الارض شامل ہیں، قرآن مجید میں ان چیزوں پر غور وفکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

علم نباتات

Biology

انسانی زندگی کی برقراری کے لئے نباتات کا وجود اسی طرح ضروری ہے جس طرح انسان کے لئے سانس کا آنا جانا، نباتات صحت مند زندگی گذارنے کے لئے ازبس لازم ہیں، ان میں اجناس خوردنی، ثمرات، اشجار، اور زمین سے اگنے والی دیگر نعمتیں شامل ہیں۔

قرآن قریم نے اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، گندم، جو، کھجور، انار، انگور، انجیر، زیتون، وغیرہ کا ذکر تو عام ہے اور قدرت نے اس وقت ان کی اہمیت زیادہ واضح کردی جب خود ان اشیاء کی قسم کھائی جیسے ''والتین والزیتون'' یعنی انجیر وزیتون کی قسم۔
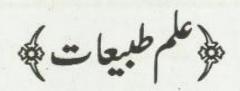
علم طبیعات

Physics

فزکس یعنی علم طبیعات ایسا علم ہے جس سے انسان مادی ترقی سے بہرور ہوکر زندگی کو اسقدر آسان بنارہا ہے کہ انسان تسخیر کائنات میں اسباب وعلل پیدا کر کے منازل ارتقاء طے کرتا جارہا ہے۔

چاند تک رسائی اور ہواؤں، شعاؤں، اور خلاؤں کی تسخیر اسی علم کی بدولت ہے، اس علم کی نشاندہی قرآن مجید نے واضح الفاظ میں کی ہے ارشاد ہوتا ہے ''الم تروان اللہ سخر لکم مافی السمٰوات ومافی الارض واسبغ علیکم نعمة ظاهره وباطنة'' کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے وہ سب کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں ہیں۔

علم لغت

اس علم کے موجد حضرت خلیل بن احمد ہیں، زبیدی کا بیان ہے کہ خلیل وحید العصر تھے ان کی مثل ونظیر ملنا بہت مشکل ہے، آپ کی معرکۃ الآرا کتاب ہے جس میں موصوف نے عربی زبان کے تمام عقدوں کو حل کر دیا ہے۔

صاحب ریاض العلماء تحریر فرماتے ہیں کہ خلیل حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے اور آپ سے روایت کرتے تھے، خلیل نے مسئلہ امامت پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب الخلیل رکھا"

(تاسیس الشیعہ ص ۱۴۹)

ابن السکیت: ابو یوسف یعقوب بن اسحاق السکیت نجاشی نے فہرست مصنفی شیعہ میں ذکر کیا ہے، ابن سکیت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے تھے آپ عربی لغت پر انتہائی مہارت رکھتے تھے، متوکل نے آپ کو شیعہ ہونے کے سبب قتل کرا دیا تھا، ابوطیب نے ابن سکیت کو ثقہ مانا ہے۔

ابو الحسن الکاتب: امام اہل اللغۃ والنحو والادب تھے نجاشی نے اسماء مصنفی شیعہ میں آپ کا نام ذکر کیا ہے آپ سلیم الاعتقاد وکثیر الحدیث وصحیح الروایۃ تھے آپ کی کتب میں سے کتاب نوادر الاخبار، کتاب خیر الولایۃ بہت مشہور ہیں۔

علم معانی و بیان و بدیع

المزبانی ابوعبداللہ محمد بن عمران نے سب سے پہلے کتاب لکھی جس کا نام "کتاب المفضل فی علم البیان والفصاحۃ" ہے ابن ندیم کا بیان ہے کہ یہ کتاب تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔
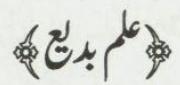
علم بدیع

اس علم کو عبداللہ بن معتز نے ایجاد کیا اور اس علم میں کتاب لکھی اور

اس علم کو اس نام سے معنون کیا۔

شیخ میثم بن علی: معاصر سکا کی صاحب الفتاح، شیخ میثم علوم عقلیہ ونقلیہ پر کامل دستگاہ رکھتے تھے اسی علم میں آپ نے ایک اہم کتاب لکھی تجرید البلاغہ کے عنوان سے اور اس کی شرح فاضل مقدادؒ نے لکھی جس کا نام جرید البراعۃ ہے۔

علم نجوم

Strology

ان اصولوں کا علم جن سے سورج، چاند، اور اجرام فلکی کے احوال واوضاع، معلوم کئے جائیں، احوال سے مراد وہ آثار ہیں جو ان سے عالم سفلی پر صادر ہوتے ہیں اور علم رمل وعلم جفر اسی کے حصے ہیں، اس علم میں ستارے خاص طور پر زیر بحث ہوتے ہیں۔

علم جوہر
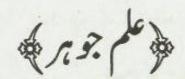
کائنات میں ہر مادی شئی کی بنیاد ایک جوہر ہے، جسے دوسرے لفظوں میں اور سائنس کی جدید اصطلاح میں ایٹم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس کی طرف قرآن نے واضح الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔
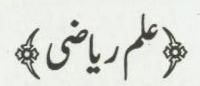
Math

ارضی اور طبیعاتی سائنس کی بنیاد ہی ریاضی ہے، اگر چہ قرآن مجید میں ریاضی کے فارمولے تو ذکر نہیں کئے گئے مگر نجوم کی رفتار، چاند کی منازل کا تعین اور زمین اور آسمان کی تخلیق کے مدارج اور میراث کے بیان سے واضح ہو جاتا ہے اسلام میں علم ریاض کو بھی ایک اہم مقام حاصل ہے۔

بارون کارول ڈی واکس Baron Carrade Vaux لکھتا ہے مسلمانوں کو مختلف علوم میں مہارت حاصل تھی، انہیں لوگوں نے دنیا کو اعداد نویسی سکھائی، جبر و مقابلہ کو صحیح صورت میں دنیا کے لئے پیش کیا، اور اس میں کافی ترقی دی، پھر تحلیلی ہندسہ کو اس کی جگہ رکھا، لاریب سطحی و کروی مثلثات جس کا یونانی میں کوئی حقیقی وجود نہیں تھا، کے موجد یہی لوگ ہیں، جب پورے کا پورا یوروپ بربریت، جنگ و جدال میں مبتلاء تھا مسلمان اس وقت بھی سرگرمی سے علوم کا مطالعہ کرتے تھے، اور اپنے حفظِ معنویات کی کوش کرتے تھے۔ (میراثِ اسلام رص: ۲۹۳)

تھوڑے ہی دنوں میں مسلمانوں نے علوم ریاضیات میں بہت زیادہ ترقی کر لی، ہندسہ، جبر، مثلثات وغیرہ میں ایجاد و اختراع کیا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کا بہترین علم ریاضی مسلمانوں سے یوروپ میں پہنچا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اب تک ان علوم کی اصطلاحات عربی کی صورت میں

باقی ہیں، جیسے ''اَلْجَبْر'' جو عربی لفظ ہے۔

اسلام نے بڑے بڑے ریاضی کے ماہر پیدا کئے جنہوں نے اہم ایجادات کیں جو آج بھی دنیا کے لئے مورِدِ توجہ ہیں۔

اسطرلاب Astrolabe کے موجد مسلمان ہیں، اس کے مثلثات وہ اصطلاحات کی ایجاد عرب یا ایران کے ماہرین ریاضیات نے کیں، ابوریحان بیرونی، خیّام جیسی شخصیتیں ایرانی ہیں، ریاضی میں ان کے کافی آثار موجود ہیں، ولز Wills اپنی کتاب ''آزمائش در تاریخِ عمومی'' میں لکھتا ہے تمام علومِ ریاضی مسلمانوں کی ایجاد ہیں۔

علم جغرافیہ وحساب

زمین کی ناپ تول، طول وعرض اور اس میں پائی جانے والی موجودات کا حساب وکتاب رکھنے کے لئے دو علوم کی اشد ضرورت ہے۔

۱۔ علم جغرافیہ ۲۔ علم حساب

''ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراًوقدرہ منازل لتعلموا عددالسنین والحساب۔ (سورۂ یونس)

وہ ذات باری تعالیٰ ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو منور کیا اور (چاند کے لئے) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم لوگ سالوں کی گنتی جان جاؤ اور حساب رکھ سکو۔
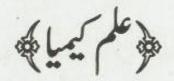
Chemistry

اس علم کو دور جدید میں کیمسٹری کہا جاتا ہے یہ بنیادی طور پر اسلامی علوم میں شامل ہے کیونکہ اس کے بغیر زمین سے پیدا ہونے والی نعمتوں کو مختلف اشکال میں ڈھال کر مستفید بنانا ممکن ہے، روئے زمین کا سب سے بڑا کیمیائی تجربہ خود خلقت انسان ہے اس کا وجود کیمیائی اعتبار سے کسی قدر پیچیدہ اور اہم ہے، جو کیمیائی تغیرات خلقت بشر کے سلسلے میں رونما ہوتے ہیں اسے پوری کائنات کی میڈیکل سائنس مکمل طور پر حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کے مشہور شاگرد اور علمی دنیا میں عظیم شخصیت کے حامل ''جابر ابن حیّان'' فن کیمیا میں فوق العادۃ مہارت رکھتے تھے۔

ڈاکٹر ماکس میرہوف Dr. Maxmeyerhof ان کے بارے میں لکھتا ہے ''جابر ساری دنیا میں کیمیائے عرب کے بابا آدم کے نام سے مشہور ہیں، جابر ابن حیّان کی کیمیا میں اس وقت بھی ۱۰۰ ر کتابیں لوگوں کے پاس موجود ہیں، ان کی کتابیں یوروپ کی کیمیا کی تاریخ میں بہت مشہور ہیں۔ (میراثِ اسلام رص: ۱۱۲)

علامہ سید ہبۃ الدین شہرستانی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے خود جابر کی پچاس کتابیں قدیم خط میں دیکھی ہیں، اور ان کتابوں میں جس علمی موضوع کو جابر بیان کرتے ہیں اس کی نسبت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی

طرف دیتے ہیں، اس کے بعد علامہ شہرستانی اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''جابر ابن حیّان کے ۵۰۰ رسالے طبع ہو چکے ہیں، اور ان میں کے زیادہ تعداد برلن اور پیرس کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ دانشمندانِ یوروپ جابر کو استادِ حکمت کے لقب سے یاد کرتے ہیں، اور ان کا نام بہت عظمت کے ساتھ لیتے ہیں، دانشمندانِ یوروپ کو اس بات کا اعتراف ہے کہ عناصر میں سے ۱۹ رعنصر جو اب تک کشف کئے جا چکے ہیں ان سب کو جابر نے کشف کیا ہے، جابر کہتے ہیں تمام عناصر کی بازگشت ایک عنصر قومی برق و آتش کی طرف ہوتی ہے، جو باریک سے باریک ذرہ کے اندر چھپی ہے۔ جابر کا یہ قول الیکٹرونی طاقت، جو ایٹم کے اندر موجود ہے، سے بہت نزدیک ہے، اور دونوں باہم مطابقت رکھتے ہیں۔ (الدلائل والمسائل)

ڈاکٹر گوشاوے لیبون Dr. Gustavelebon لکھتا ہے

''مسلمانوں نے مواد کا ایک ایسا سلسلہ کشف کیا تھا جس کی صنعت اور کیمیا کے روزانہ استعمال میں ضرورت پڑتی ہے، اگرچہ اسلامی علما اس علم کو جانتے تھے مگر افسوس کی بات ہے کہ ان کی اکثر وہ کتابیں جو اس موضوع پر لکھی گئیں مفقود ہیں، موجودہ کتابوں کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیمسٹری کی تحقیقات میں کتنے ماہر تھے، رنگ سازی، دھاتوں کو نکالنا، لوہا بنانا، چرم سازی میں ان لوگوں کو جو مہارت تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ پیشے اور ہنر میں بھی کیمسٹری سے استفادہ کرتے تھے۔

کیمسٹری کی کتابوں میں جو یہ لکھا جاتا ہے ''لاوازید'' اس علم کا موجد ہے وہ غلط ہے کیوں کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی بھی علم خواہ وہ کیمسٹری ہو یا غیرِ کیمسٹری دفعتاً موجود نہیں ہو جاتا، اگر مسلمانوں کی پہلے والی لیبوریٹریاں اور ان کے اہم انکشافات نہ ہوتے تو لاوازید کسی بھی قیمت پر ترقی نہیں کرسکتا تھا۔(تمدنِ اسلام وعرب رص:۶۱۲)

جرجی زیدان لکھتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں ہی نے اپنے عملیات اور تجربات سے جدید کیمسٹری کی بنیاد رکھی ہے، انہیں لوگوں نے بہت سے کیمسٹری کی ترکیبات کو کشف کیا ہے اور انہیں انکشافات جدید انکشافات کی بنیاد پر جدید کیمسٹری استوار ہوئی ہے، اہلِ دانش کا اعتراف ہے مسلمانوں نے ہی نائٹرک ایسڈ Nitric Acid سلفیورک ایسڈ Sulphuric Acid نائٹروگلیسرین Nitro Glycerine ہاڈرو کلورک ایسڈ Hydro Chloric Acid پوٹاشیم Potassium جوہر ناشادر، نمک نوشادر، نائٹریٹ سلور Nitratesilver سیلفیورک کلورائڈ Sulpuric Chloride پوٹاشیم نائٹریٹ Potassium Nitrate الکحل، پھٹکری ہڑتال، بورکس Borax وغیرہ چیزوں کو کشف کیا ہے، اس کے علاوہ بھی کیمسٹری کے ماہر علماءِ اسلام نے بہت سی چیزوں کو کشف کیا ہے۔

سرارورڈ Seraravard علم کیمیا کی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ خلفاءِ

بنی عباس کے زمانے میں علم کیمیا Chemistry میں قابلِ لحاظ ترقی کی تھی، اور مسلمان تقطیر، تبخیر، تصعید وغیرہ کو استعمال کرنے لگے تھے، اور پہلی بار سوڈیم Sodium کاربن Carbun پوٹاشیم کاربونیٹ Potassium Carbonate کلورائڈ Chloridfe امونیم Ammonium المونیم Aluminium ڈائی پوٹیشی Dipopassium کلورائڈ المونیم Chloried Aluminium سلفیٹ Sulphate سلفاڈائی پوٹاشیم Sulphadi potassium فیرک سلفیٹ Ferric Sulphate ڈائی سوڈیم بوریٹ Disodium Borate نائٹریٹ Nitrate میرکورک سلفیٹ Mercuric Sulphide کروسیوسبلیمنٹ Corrossiue Sublinate کو باقاعدہ جانا اوراس کا استعمال شروع کیا۔

(عظمتِ مسلمین در اسپانیہ ص:۱۸۱)

ڈاکٹر میرہوف Dr. Maxmeyfrhof رازی کے لئے لکھتا ہے کہ "اس آخری دور میں ان کی کتاب "صنعت کیمیا ایک ہندوستانی شہزادے کے کتب خانے میں ملی ہے، رازی نے اس کتاب میں مختلف چیزوں کی طبقہ بندی کی ہے اور ہر ایک کی کیمیائی خواص کی بڑی اچھی طرح سے شرح کی ہے۔ (میراثِ اسلام ص:۱۱۲)

ویلڈورانٹ Willdurant لکھتا ہے کیمیا کا ایک فن اور علم کی حیثیت سے پہچانا جانا درحقیقت مسلمانوں کی اختراع ہے، کیوں کہ یونانیوں

کا طریقۂ کار میرے خیال میں بعض تجربات اور مبہم فرضیات پر تھا، مسلمانوں نے دقیق مشاہدہ اور علمی توجہ سے اس میں بہت کچھ اضافہ کیا، بہت سی چیزوں کا تجزیہ کیا، پتھروں کے بارے میں کتابیں لکھیں، پھری اور تیزاب میں فرق بتایا، سیکڑوں طبی دواؤں کی تحقیق کی، اور سیکڑوں نئی نئی دوائیں ایجاد کیں، عام دھاتوں کو سونا بنا دینے کے مفروضہ کو کیمیا کے ذریعہ ایک حقیقت بنا دیا، علماءِ اسلام کی بہت سی تصانیف کے ترجے انگریزی زبان میں ہو چکے ہیں، جن کے ذریعہ یورپ میں کیمیا کی ترقی ہوئی۔

(مغربی تمدن کی ایک جھلک بحوالہ تاریخِ تمدن Willdurant ج:۱۱/ص:۱۵۵)

ایجادات

Inventions

ہارون رشید کے زمانے میں سب سے پہلے مسلمانوں نے دنیا کی پہلی گھڑی ایجاد کی، ہارون رشید نے اس گھڑی کو بطورِ ہدیہ بادشاہِ فرانس شارلمان Sharlemane کو بھیجا۔

ڈاکٹر گوستاوے لیبون Dr. Gustve Lebon اس سلسلے میں لکھتا ہے۔ "ہارون رشید نے فرانسیسی سفیر کے ذریعہ بہت سے تحفے بادشاہ فرانس اور بادشاہِ مغرب کو بھیجے، ان تمام تحفوں میں سب سے زیادہ اہم وہ گھڑی تھی جو وقت بتاتی تھی اور ہر گھنٹے پر بجتی تھی، سارلمان اور اس کے مصاحبین اس گھڑی کو دیکھ کر مبہوت رہ گئے، اور پورے دربار میں ایک آدمی

بھی ایسا نہیں تھا جو اس گھڑی کی بناوٹ کو سمجھ سکتا۔ (تمدن اسلام و عرب)

جب مسیحیوں کے قتل عام یا ملک بدر کرنے کی وجہ سے مسلمانوں سے اسپین خالی ہو گیا تو وہاں کی صنعتیں بھی ختم ہو گئیں، یہی ڈاکٹر لکھتا ہے کہ مسلمانوں کینکال دینے کے بعد اسپین میں اتنا انحطاط ہو گیا کہ شاید صفحاتِ تاریخ میں کسی قوم کے اندر اتنی جلد اتنا بڑا انحطاط نہ پیدا ہوا ہو، علم، فن، زراعت، حرفت، غرضیکہ ایک ملک کی ترقی کے لئے جتنی چیزیں ضروری ہیں وہ سب دفعتاً نظروں سے غائب ہو گئیں، بڑے بڑے کارخانے بند ہو گئے۔ زراعتی کام ٹھپ ہو گئے، زمینوں کی آمدنی ایک دم سے ناپید ہو گئی، اس کا قہری نتیجہ یہ ہوا کہ شہر کے شہر ویران ہو گئے، کیوں کہ کوئی بھی شہر صنعت و حرفت کے بغیر ویران نہیں رہ سکتا، مڈریڈ Madrid چار لاکھ سے گھٹ کر دو لاکھ ہو گئی، اشبیلیہ میں ایک ہزار چھ سو کارخانے جس میں ایک لاکھ تیس ہزار مزدور کام کرتے تھے، وہ گھٹ کر تین سو کارخانے پر آ گئے، ہیئت مقننہ کی طرف سے فیلیپ کو جو اطلاع ملی ہے اس کے موجب آبادی صرف ایک چوتھائی رہ گئی تھی۔ (تمدن اسلام و عرب)

یہی فرانسیسی دانش مند لکھتا ہے ”مسلمان ہی کاغذ کے بھی موجد ہیں، وہ لکھتا ہے کہ مدت دراز تک یوروپی تحریریں پوست پر لکھی جاتی تھیں۔ اور ان پر اتنی لاگت آتی تھی کہ کتابوں کو چھاپنا اور ان کی اشاعت کرنا ناممکن تھا، اور وہ پوست بھی اتنا کمیاب تھا کہ روم و یونان کے راہب قدیمی

تالیفات کو اکھٹا کر کے ان کی تحریریں مٹا کر ان کی جگہ مذہبی مسائل لکھا کرتے تھے، اگر مسلمانوں نے کاغذ کی ایجاد نہ کی ہوتی تو یہ راہب ساری پرانی کتابوں کو برباد کر دیتے، مسلمانوں کی اس ایجاد نے دنیائے علم و دانش کی حقیقی خدمت کی ہے۔

کاسیری kasicrie نے اسکوریل لائبریری Escorial Library کے کتب خانے میں ایک کاغذ کی کتاب تلاش کی تھی، جو ۱۰۰۹ء میں لکھی گئی تھی، اور یوروپی کتب خانوں میں سب سے زیادہ قدیمی خطی کتاب تھی، اسی کتاب سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے مسلمانوں نے پوست کی جگہ کاغذ کا استعمال شروع کیا۔

اس کے بعد یہی مورخ جن لوگوں نے ریشمی کاغذ کے ایجاد کا سہرا چینیوں کے سر باندھا ہے ان کے بارے میں لکھتا ہے ریشمی کاغذ اس زمانے میں یوروپ میں استعمال نہی ہوتا تھا، کیوں کہ یوروپ میں ریشم کا وجود ہی نہ تھا، صرف روئی تھی، مسلمانوں نے روئی سے کاغذ بنایا اور اس طرح سارے یوروپ پر عظیم احسان کیا، مسلمانوں کی قدیمی کتابوں کے کاغذ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اس فن کو انتہائے کمال پر پہنچا دیا تھا، حد یہ ہے کہ اس سے بہتر ابھی تک کاغذ استعمال نہیں ہو سکا۔

اس سے یہ حقیقت بھی ثابت ہوتی ہے کہ زمانۂ قدیم سے کاغذ بنانا مسلمانوں کا خاصہ رہا ہے۔ (مغربی تمدن کی ایک جھلک)
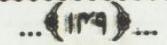
Art

مشہور فرانسیسی مورخ ڈاکٹر گوسٹاوے لیبون Dr.Gustavelebon

لکھتا ہے کہ اسلامی مساجد، مہمان سرائیں، آموزشگاہیں اس طرح بنائی گئی ہیں کہ ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے دین کو تمدن سے اس طرح مخلوط کر دیا ہے کہ ایک دوسرے سے جدا کرنا ناممکن ہے، ہر ملت و مذہب کے فن ذوق کا ان کی یادگاروں عبادت گاہوں وغیرہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اسلام نے اپنے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بنیادی تغیر کر کے روحانیت وضرورت کی رنگ آمیزی کے ساتھ ایک جداگانہ صنعت بنادیا، بہت سی موجود دلیلوں کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان چیزوں میں کوئی مذہب مسلمانوں سے آگے نہیں بڑھ سکا، مسلمانوں کی قدیم عمارتوں کو دیکھ کر ان کی قوتِ ابتکار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، مسجد قرطبہ مسلمانوں کے فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہیں، جس کو مقامی کاریگر ہی نے بنایا تھا لیکن پھر بھی نئے طریقہ اور نئے ڈھنگ کو اس میں استعمال کیا گیا ہے، لکڑی، ہاتھی دانت، موتیوں کی پچی کاری کی صنعت کو مسلمانوں نے بامِ ترقی پر پہنچا دیا تھا، قدیمی مساجد ان کے خوبصورت دروازے ، زینت بخش منبر، چھتوں کی پچی کاری، کھڑکیوں، دریچوں کی موجودہ شکل وصورت یہ ایسی چیزیں ہیں جو مسلمانوں کی باقی ماندہ یادگاریں ہیں، مسلمان ہاتھی دانت پر کدہ کاری میں کافی مہارت رکھتے تھے،

مثال کے طور پر سینٹ ایزوڈور ڈولاؤن Saintisidore Doluen کے کلیسا کی میز اور گیارہویں صدی میں بادشاہ اشبیلیہ کے لئے بنایا گیا ہاتھی دانت کا صندق ہمارے دعوے کی زندہ دلیل ہے، اسی طرح بارہویں صدی میں ہاتھی دانت کا چھوٹا صندوق جو کلیسائے بائیکس سے متعلق ہے یہ بھی شاہدِ قوی ہے، اور غالبًا یہ چھوٹا صندوق صلیبی جنگوں میں یوروپین لوگ مصر لائے تھے اس چھوٹے سے صندوق پر چاندی کی پچی کاری ہوئی ہے، اوپری حصہ میں ذرکوبی کی گئی ہے۔

سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ لوگ باریک کاموں کو بھی سادہ ہتھیاروں سے بنا لیا کرتے تھے، حالانکہ وہ سخت ہوتے تھے اور یہی چیز ان کے فنی ذوق اور ذہانت کی علامت ہے۔

کاشی بنانے میں بھی مسلمان فن تعمیر کی طرح بہت جلد آگے بڑھے ہیں اور اس کو اس منزل پر پہنچا دیا ہے کہ آج تک کوئی ان کا ہمسر نہیں بن سکا دسویں صدی عیسوی کے شروع میں اسپین کے اندر مسلمان کاشی کی مینا کاری بنانے لگے تھے، اس کام کے لئے انہوں نے کارخانے بنائے تھے جہاں سے پوری دنیا میں کاشی سپلائی ہوتی تھی۔

تیرہویں صدی میں الحمراء کے اندر کاشی کی جو مینا کاری ہوئی ہے اس کو ڈاکٹر گوستاوے لیبون نے دیکھا ہے کہ وہ کتنی لاجواب ہے وہ موتیوں کی طرح چمکتی ہیں الحمراء کی کاشی اٹلی کی مشہار کاشی مجالکا کی طرح براق اور درخشاں ہے،

اور اٹلی والوں نے بھی فنِ کاشی سازی مسلمانوں سے سیکھا ہے، مسلمانوں کی کاشی کاری کی بہت ہی مشہور یادگار الحمراء کا گلدان ہے، جو ڈیڑھ میٹر اونچا اور جس میں عجیب و غریب صنعت صرف کی گئی ہے۔ (مغربی تمدن کی ایک جھلک)

جغرافیہ
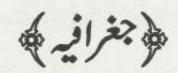
Geography

مشہور فرانسیسی مؤرخ ڈاکٹر گوستاوے لیبون (Dr.GUSTAVE LEBON) لکھتا ہے: مسلمان کشتی رانی میں ہمیشہ سے دلیر تھے، دور دور کی مسافرت میں کبھی مضطرب و پریشان نہیں ہوتے تھے، حکومت اسلامی کے اوائل میں انھوں نے اپنا تجارتی سلسلہ چین جیسے دور دراز ملک سے قائم رکھا تھا، بلکہ روس کے بعض علاقوں میں اور افریقہ تک ان کا سلسلہ قائم تھا، اور اس وقت اہلِ یورپ کو اس موضوع سے کوئی ربط تک نہیں تھا، سلیمان نے جب اپنا سفر نامہ نشر کیا تو یہ یورپ میں پہلی کتاب تھی جس نے چین کے بارے میں لکھا تھا اسی صدی کے اوائل میں سلیمان کے سفر نامہ کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔

ابن موقل: دنیائے اسلام کا زبردست جغرافیہ کا ماہر تھا، وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ "میں نے اپنی اس کتاب میں زمین کے طول و عرض کو لکھ دیا ہے اور تمام اسلامی ممالک اور اسلامی سرحدوں کی تشریح کر دی ہے،

اور ہر ملک کے ذکر کرتے وقت اس ملک کا ایک نقشہ بھی ساتھ میں دے دیا ہے، جس سے اس ملک کے مختلف مقامات معلوم ہو جاتے ہیں، ہر ملک سے مربوط مسائل کو بھی ذکر کر دیا ہے، مثلاً شہر، قصبہ، بڑی نہریں، دریا، ذرائع آمدنی، اقسامِ زراعت، راستے، ان کا فاصلہ دوسرے ممالک یا ہمسایہ ممالک سے، تجارتی چیزیں مختصر یہ کہ بادشاہوں اور وزیروں یا دوسرے طبقہ کے افراد کے لئے علم جغرافیہ سے متعلق تمام امور کی اس کتاب میں شرح کر دی ہے۔
اس کے بعد یہی مورخ چند اسلامی ماہرین جغرافیہ مثلاً ابو ریحان بیرونی، ابن بطوطہ ابوالحسن وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے اضافہ کرتا ہے کہ مسلمانوں نے جغرافیہ میں بہت زیادہ پیش رفت اور ترقی کی، اور اس ترقی کی اصلی علت مسلمانوں کا کثرت سے سیر و سیاحت کرنا تھی، اور کچھ وہ معلومات بھی تھیں جن کو ان لوگوں نے علم ہیت سے فراہم کی تھیں۔

(مغربی تمدن کی ایک جھلک)

مشہور قبائل عرب

ثمود: قومِ حضرت صالحؑ جن پر ناقۂ صالح کو پے کرنے کی بنا پر عذاب نازل ہوا تھا۔

جرہم: وہ قبیلہ جو سب سے پہلے آبِ زم زم دیکھ کر وہاں آیا، اور اسی قبیلہ میں حضرت اسماعیلؑ کا عقد ہوا۔

قریش: عرب کا معزز خاندان جس میں حضرت محمد مصطفیٰؐ متولد ہوئے۔

سب سے پہلے قریش کا لقب نصر بن کنانہ کو ملا، بروایت دیگر فہر کو ملا۔

بنی ہاشم: اولاد جناب ہاشم کو بنی ہاشم کہا جاتا ہے، یہ عرب کا سر برآوردہ خاندان تھا جسے خاندان رسالت کہا جاتا ہے۔

بنی امیہ: قریش کے خاندان کا ایک قبیلہ جس کا سردار امیہ بن عبد الشمس تھا، بنی امیہ اور بنی ہاشم کے درمیان ہمیشہ نزاع رہا، اور بنی امیہ بنی ہاشم کے خون کے پیاسے رہے۔

بنو عباس: رسولؐ اکرم کے حقیقی چچا حضرت عباسؓ کی اولاد کو بنو عباسؓ کہا جاتا ہے، تخت حکومت ملتے ہی یہ اہلِ بیتِ رسولؐ کے جانی دشمن ہو گئے۔

بنو ثقیف: عرب کا بہادر قبیلہ جو طائف کی وادی میں رہتا تھا ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔

بنو طے: یہ یمن کا مشہور قبیلہ جس کا سردار آج تک اپنی سخاوت کی بنا پر مشہور ہے ۹ھ میں اسلام لایا۔

اوس: مدینہ کا دوسرا بڑا قبیلہ تھا قبیلۂ اوس و خزرج اسلام لانے سے پہلے باہم برسرِ پیکار رہتے تھے۔

بنو خزرج: اس قبیلہ کا تعلق یمن سے تھا، بیعتِ عقبۂ ثانیہ میں ۶۴ افراد ان کے شریک تھے، اسی قبیلہ نے رسولؐ اللہ کو مدینہ تشریف آوری کی دعوت دی تھی۔

بنو زہرا: جناب آمنہ مادرِ رسولؐ اکرم اسی قبیلہ کے سردار کی بیٹی تھیں۔

﴿ کچھ تاریخی مقامات ﴾
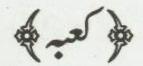
﴿ کعبہ ﴾

کعبہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی شکل مکعب یعنی چوکور ہے اور قرآن مجید میں مذکور ہے کہ پہلا گھر جو عبادتِ خدا کے لئے بنایا گیا وہ یہی کعبہ ہے، اور تمام اگلی امتیں بھی اس کی تعظیم کرتی آئی ہیں۔ اصل میں یہ ایک یاقوتِ سرخ تھا، جو حضرت آدمؑ کے لئے بجائے کرسی کے تھا جب طوفان آیا تو اس کو آسمان پر اٹھا لیا گیا، پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ اس مقام پر گھر بنائیں، اور لوگوں کو حج کی دعوت دیں، اس کعبہ کے اندر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ۱۳؍رجب کو ولادت ہوئی۔

﴿ مسجد حرام ﴾

مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ کے چاروں طرف کی مسجد کو "مسجد حرام" کہا جاتا ہے، اس چہار دیواری میں چاہِ زم زم و مقام ابراہیمؑ بھی ہیں، نبیؐ اکرم کے زمانے میں کعبہ کے گرد جگہ بہت کم تھی اور مسجد کی کوئی حد بندی نہ تھی، فتح مکہ ۸ھ ۶۲۹ء کے بعد مسلمانوں نے اس میں باقاعدہ نماز پڑھنا شروع کی۔

پھر اس کے بعد ہر دور میں اس کی توسیع و تزئین کا کام ہوتا رہا۔

ولید بن عبدالملک نے (۸۶ھ/۹۰۱ء) نے مسجد کو از سر نو تعمیر کرایا، منصور عباس (۱۳۶ھ/۱۰۵۸ء) نے اردگرد کے گھروں کو مسجد میں

شامل کیا، اس طریقہ سے مسجد کی توسیع ہوتی رہی، اس مسجد میں آئمہ اربع کے چار مصلے تھے، جس میں الگ الگ نماز ہوتی تھی، سعودی حکومت نے اس کو ختم کرادیا، مسجد حرام میں داخل ہونے کے کئی دروازے ہیں، باب اسلام، باب النبیؐ، باب العباسؓ، باب العلیؑ، باب العشرہ، باب الصفا، باب الرحمۃ، باب الشریف، باب ابراہیمؑ، باب العمرۃ، باب الیقین، باب الندوۃ، باب البغلہ، باب الاجیاد، باب عجلان، باب الوداع، باب العجلہ، باب المدرسہ، باب ام ہانی، کہا جاتا ہے کہ مسجد کے ستونوں کی تعداد ۵۸۹ ہے۔

مسجد اقصیٰ

یہ وہی مسجد ہے جسے سب سے پہلے حضرت داوودؑ نے تعمیر کروایا تھا، اس مسجد کا سات لاکھ مربع گز کا محیط پورا حرم کہلاتا ہے، مسجد اقصیٰ کی اصل عمارت حرم احاطہ کے جنوبی حصہ میں ہے، اور اس کا رقبہ تقریباً ۱۵ ہزار مربع گز ہے، حرم کے صحن میں مختلف یادگاریں ہیں ایک دروازہ حضرت داوودؑ، ایک دروازہ حضرت سلیمانؑ سے منسوب ہے، ایک دروازہ باب حطہ، اور ایک باب توبہ کہلاتا ہے، جہاں حضرت داوودؑ کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان دروازوں کے علاوہ بنی اسرائیل کے بارہ دروازے ہیں، محراب مریم بھی حرم کے اندر واقع ہے، جہاں فرشتے جناب مریم کے لئے بلا فصل میوے لاتے

تھے، محراب زکریاؑ بھی ہے، جہاں فرشتوں نے انہیں حضرت یحیٰؑ کی بشارت دی تھی، محراب یعقوبؑ اور کرسی حضرت سلیمانؑ بھی موجود ہے، جس پر بیٹھ کر وہ عبادتِ الٰہی کیا کرتے تھے، حضرت ابراہیمؑ کا مینار بھی باقی ہے جہاں آپ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل جنگ کے دوران بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر اسرائیل نے قبضہ کرلیااور اس کی بے حرمتی کی۔

﴿مسجد قبا﴾

مسلمانوں کی پہلی مسجد جس کی بنیاد رسولؐ اکرم نے خود اپنے دست مبارک سے رکھی، جس کی تعمیر میں آپ نے بہ نفس نفیس حصہ لیا، مستند روایات کے مطابق جب نبیؐ اکرم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو مدینہ سے کچھ فاصلہ پر قبا بستی میں قیام فرمایا اور اس مسجد کی بنیاد رکھی۔

یہ مسجد وضع قطع کے اعتبار سے مربع ہے اس میں ۲۹ رستون، ایک محراب، سنگ مرمر کا ایک قدیم منبر، اذان دینے کی جگہ اور ایک کنواں ہے، اس کا صحن کافی وسیع ہے، مسجد میں ایک گنبد بنا ہوا ہے، جس کے بارے میں روایت ہے کہ یہاں رسولؐ اسلام کے ناقہ نے قیام کیا تھا۔
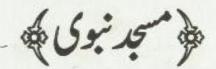
☆☆☆☆☆

مسجد نبوی

رسولؐ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ میں وارد ہوئے تو آپ نے ایک مسجد تعمیر کرنے کا حکم صادر فرمایا، مسجد کے لئے ایک مناسب جگہ خریدی گئی اور تعمیر کا کام شروع کیا گیا، اس کی تعمیر میں آنحضرت نفس نفیس شریک رہے، کچی اینٹوں اور پتھروں سے یہ مسجد بنائی گئی، کھجور کے تنے بطور ستون استعمال کئے گئے، برگ خرمہ کا چھپر بنایا گیا، فرش بھی کچا ہی تھا، اس کے تین دروازے تھے، مشرق کے دروازے سے آپ وارد مسجد ہوا کرتے تھے، اس باب کو باب جبرئیلؑ کہتے ہیں، ایک دروازہ مغرب کی جانب تھا، اس کو باب الرحمہ کہتے تھے، ۷ھ میں فتح خیبر کے بعد مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مدنظر رسولؐ اکرم نے اس کی توسیع کا حکم دیا، توسیع کے بعد اس کا رقبہ ۱۵۰ ؍فٹ ہو گیا اور ہر دور میں اس کی توسیع کا کام ہوتا رہا، پانچویں مرتبہ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ہوئی، اس وقت عمر بن عبد العزیز مدینہ کا گورنر تھا، اس نے ازواج کے حجرے اور قرب و جوار کے کئی مکانات مسجد میں شامل کئے، اس تعمیر کا آغاز صفر ۸۸ھ ؍ ۷۰۶ء میں ہوا اور تکمیل ۹۱ھ ؍ ۷۰۹ء میں ہوئی۔ ۱۲۳۳ء میں سلطان محمود نے گنبد نبوی کو از سرِ نو تعمیر کرایا، ۱۲۵۵ھ میں اس نے گنبد پر سبز رنگ کرا دیا، دور حاضر میں یہ مسجد دنیا کی خوبصورت ترین مساجد میں شمار ہوتی ہے۔

مسجد قبلتین
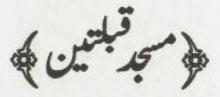
مکی زندگی میں ۱۳؍سال بعد مدینۂ منورہ میں ۱۴؍ماہ تک مسجد اقصیٰ قبلۂ اول کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی جاتی تھی، رجب ۲ھ مدینہ میں ایک دن رسولؐ نماز ظہر ادا کر رہے تھے، عین حالتِ نماز قبلہ کی تبدیلی کا حکم ہوا۔ نبیؐ اکرم نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنا رخ کعبے کی طرف موڑ لیا اس بنا پر مسجد میں دو محرابیں ہیں، اسی وجہ سے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں، یہ مسجد مدینہ سے ۳؍میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مدینۂ طیبہ

پہلے زمانے میں اس کا نام یثرب تھا، پھر حضرت پیغمبرؐ خدا نے مدینہ نام رکھا، کتاب عجائب البلدان میں لکھا ہوا ہے کہ مدینہ منورہ کے مخصوصات میں سے یہ ہے کہ جو مسافر وہاں وارد ہوتا ہے اسے ایک خوشبو محسوس ہوتی ہے اور عطر کی خوشبو اس شہر میں بہ نسبت دوسرے شہروں کے بڑھ جاتی ہے، کتاب معجم البلدان میں ہے کہ مدینہ دوسری اقلیم میں ہے اور شورہ زمین پر واقع ہے، خرمہ کے درخت بکثرت ہیں، کوئی دریا یا نہر نہیں ہے شہر کے گرد ایک مضبوط شہر پناہ ہے، جس کے درمیان میں مسجد واقع ہے۔ اور آنحضرتؐ کا روضہ مبارکہ مسجد کے پورب میں واقع ہے جس پر ایک خوبصورت عمارت تعمیر ہے، اس شہر مقدس میں آئمہ علیہم السلام، اصحاب،

شہداء، ازواج کی قبور بھی ہیں، آنحضرتؐ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ امام حسنؑ، امام زین العابدینؑ، امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادق علیہم السلام بھی اسی سرزمین پر آرام فرماں ہیں، جس کو جنت البقیع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، مگر سعودیہ حکومت نے ان تمام مزارات کو منہدم کر دیا ہے۔

﴿نجف اشرف﴾

صاحب معجم البلدان تحریر کرتے ہیں کہ نجف اشرف ایک بلندی کا نام ہے جو پشت کوفہ پر واقع ہے اور جو مثل باندھ کے ہے جو کوفہ کو سیلاب سے بچاتی ہے، اسی پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی قبر واقع ہے، اس کو غروی بھی کہتے ہیں۔

﴿روضۂ امیر المومنینؑ﴾

مرقدِ امیر المومنین کے محل و مقام کا علم آئمہ اہلِ بیتؑ اور مخصوص افراد کے علاوہ کسی کو نہ تھا اور علم ہوتا بھی تو کیوں کر جبکہ قبر ایک ویران ٹیلے پر خاک کے اندر پنہاں تھیں، نہ نشانِ قبر تھا نہ لوح مزار، اس کا عمومی انکشاف اس وقت ہوا جب ہارون رشید عباسی ۱۷۰ھ میں برسرِ اقتدار آنے کے بعد کوفہ کے اطراف میں آیا، یہاں آنے کا مقصد سیر و شکار تھا، چنانچہ اس نے چند ہرن دیکھے تو اس کے پیچھے شکاری کتنے چھوڑے مگر یہ دیکھ کر متحیر ہو گیا کہ جب کتے ہرنوں کا پیچھا کرتے ہیں تو وہ ایک ٹیلے پر چڑھ جاتے ہیں اور یہ

کتے آگے نہیں بڑھتے اس نے حیرہ ایک شخص کو بلا کر معلوم کیا کہ یہ کون سا مقام ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ امیر المومنین علیہ السلام کا مدفن ہے، ہارون رشید نے اسے انعام دے کر رخصت کیا، اور قبر کی زیارت کرنے کے بعد حکم دیا کہ یہاں روضہ تعمیر کیا جائے، چنانچہ ایک قبہ تعمیر کیا گیا، اور لوگ اس کی زیارت کے لئے آنے لگے اور اس کے گرد و پیش اپنے مردے دفن کرنے لگے۔ (عمدۃ المطالب ص:۴۴)

یہ عمارت ایک سرخ عمارت کی شکل میں تھی جس کے چاروں طرف چار دروازے تھے، اور قبر کی دیواریں سفید اینٹوں سے اٹھائی گئی تھیں۔

محمد بن زید حسنی والیِ طبرستان نے معتضد باللہ عباسی کے دور میں قبہ چار دیواری قلعہ، ایسا روضہ تعمیر کیا جس میں ۷۰/طاق تھے (حکومت معتضد باللہ ۲۷۹ھ / ۲۸۹ھ) جب ۳۶۷ھ میں عضد الدولہ فنا خسرو ابن رکن الدولہ برسرِ اقتدار آیا تو اس نے بصرف کثیر روضہ کی شکوہ عمارت بنوائی، دیواروں پر ساج کی لکڑی کے تختے جڑے اور سفید رنگ کا گنبد تعمیر کرایا، اس تعمیر کے موقع پر عضد الدولہ نے وصیت کی تھی کہ اسے نجف میں حضرت کے جوار میں دفن کیا جائے اور اس کو وہیں دفن کیا گیا۔

۷۵۵ھ میں آتشزدگی کا حادثہ رونما ہوا اور عمارت کا پیشتر حصہ منہدم ہو گیا مگر ۷۶۰ھ میں اسے پھر تعمیر کر دیا گیا۔

۹۱۴ھ میں شاہ اسماعیل صفوی (متوفی ۹۳۰ھ) نے فولادی ضریح

بنوائی اور حرم میں طلائی قندیلیں آویزاں کیں، ۱۰۳۲ھ میں شاہ عباس کبیر (متوفی ۱۰۳۸ھ) نے روضۂ اقدس کی تعمیر کی اور صحن کو وسعت دی۔

۱۰۴۷ھ میں شاہ صفی صفوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) نے روضہ کی تعمیر شروع کی اور اس کی تکمیل اس کے بیٹے شاہ عباس ثانی (متوفی ۱۰۷۷ھ) نے کی۔

۱۱۵۴ھ یا ۱۱۵۶ھ میں نادر شاہ درّانی نے فتح ہندوستان کے بعد روضہ کی مرمت کی اور گنبد و میناروں پر سونا چڑھایا۔

۱۲۰۷ھ میں محمد خاں قاچار نے ۱۲۳۲ھ میں فتح علی شاہ قاچار نے اور ۱۲۸۸ھ میں ناصر الدین شاہ قاچار نے روضہ کی تعمیر و تزئین میں حصہ لیا، ۱۳۶۱ھ میں ملا طاہر سیف الدین امیر جماعت بواہیر نے ایک خوشنما گنگا جمنی ضریح نصب کرائی۔ (سیرت امیر المومنین ص: ۷۱۶)

کربلائے معلّٰی

صاحب معجم البلدان لکھتے ہیں کہ کربلا، مد کے ساتھ ایک موضع کا نام ہے جہاں لشکر یزید نے امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا، اور یہ حوالی کوفہ میں واقع ہے، اصل میں یہ لفظ ''لفظ کربلہ'' سے مشتق ہے، جس کے معنی نرمی اور سستی قدمین کے ہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ زمین کی نرمی کے سبب سے اس کا نام کربلا ہو گیا ہو، نیز کربلا کے معنی خس و خاشاک اور سنگریزوں سے گیہوں کو صاف کرنے کے بھی ہیں، اس بناء پر بھی یہ ممکن ہے کہ چونکہ یہ زمین

صاف اور سنگریزوں سے خالی تھی اس کا نام رکھ دیا گیا یا اس کی اصل کربلا بالقعر ہو کہ یہ نام ایک خاص گھاس کا ہوسکتا ہے اس قسم کی گھاس کثرت سے ہونے کی وجہ سے کربلا کہا جاتا ہو، یہی وہ سرزمین ہے کہ جہاں پر ۶۱ ھ کو نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسینؑ کو یزیدی لشکر نے مع بہتر ساتھیوں کے تین دن کا بھوکا پیاسہ شہید کر دیا تھا، اسی سرزمین پر شہداء کے روضہ بھی تعمیر ہیں، روایات میں یہاں کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے اس زمین کی خاک کو خاک شفا کہتے ہیں۔

کاظمین

یہ شہر بغداد سے ایک فرسخ یعنی تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے، یہاں امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام و امام محمد تقی علیہ السلام مدفون ہیں، آپ دونوں حضرات کی قبور ایک ہی روضہ منورہ میں ہیں، قبور کے اوپر دو گنبد طلا چاروں گوشوں پر چار مینار درخشندہ و تاباں جو دور سے بہت خوبصورت نظر آتے ہیں۔

نقرئی ضریح دونوں قبروں کو محیط کئے ہوئے ہے، اوپر ایک سبز شامیانہ ہے اس جنت نشاں مکان کے رواق سراسر میناکاری و نقاشی کے کام سے آراستہ، زمین پر سنگ مرمر کا فرش جس پر موسم گرما میں رومی نفیس قالینیں بچھائی جاتی ہیں، طلائی و نقرئی قندیلیں، جھاڑ فانوس وغیرہ شیشۂ آلات سے جگمگ رہتا ہے، اور زائرین کی چہل پہل کے سبب ایک عجیب رونق رہتی ہے۔

روضۂ مقدسہ کے گرد چاروں طرف وسیع صحن ہے، صحن کے گرد حجرے تعمیر ہیں، حرم کے چند دروازے ہیں جو مختلف ناموں سے موسوم ہیں، باب قبلہ، باب صاحب الامرؑ، باب الحوائجؑ، باب قریش، باب شہید امام رضاؑ، بعض دروازوں پر گھڑیاں نصب ہیں، روضۂ اطہر میں متعدد علماء و فقہا مدفون ہیں۔

﴿غدیر خم﴾

صاحب معجم البلدان کہتے ہیں کہ خم اس موضع کا نام ہے کہ جہاں پر ایک تالاب مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جحفہ پر واقع ہے، اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ جحفہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، خوارزمی نے کہا کہ وہ ایک وادی ہے مکہ مدینہ کے درمیان میں جحفہ کے نزدیک اور وہاں پر ایک تالاب ہے کہ جہاں پر رسولؐ اکرم نے حجۃ الوداع کی واپسی پر مشہور خطبہ ارشاد فرمایا، خطبہ کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا۔ اس اعلان میں آنحضرت نے یہ اہتمام برتا کہ اس میدان میں منبر بنوانے کا حکم دیا، آپؐ اس منبر پر تشریف لے گئے اور حضرت علی علیہ السلام کو اپنے دونوں ہاتھوں پر بلند کیا اور فرمایا:

''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلٰی''

یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ مولا ہیں۔

اور اس کے بعد یہ آیۂ شریفہ نازل ہوئی:

''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ

نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ''اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علیؑ کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا:

''بَخٍّ بَخٍ لَکَ یَابۡنَ اَبِیۡ طَالِبۡ صَرۡتَ مَوۡلَایَ وَ مَوۡلٰی کُلُّ مُؤۡمِنٍ وَ مُؤۡمِنَۃ ''یعنی اے ابو طالبؑ کے بیٹے مبارک ہو کہ تم میرے بھی مولا ہو گئے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہو گئے۔

اس حدیثِ غدیر کو سننے والے اصحاب کی تعداد تقریباً بقول شیخ عبد الحق محدث دہلوی ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱,۲۴,۰۰۰) تھی۔

(اسفر اسعادۃ ص: ۳۲۷)

اسی بنا پر اس حدیث کو ہر صدی کے علماء نے نقل کیا ہے۔

غارِ حرا

مکہ معظمہ سے شمالِ مشرق کی سمت تین میل کے فاصلے پر واقع غار، اس کے بالمقابل جبل شبیر نامی مشہور پہاڑ ہے یہ جھاڑی دار پہاڑ ہیں، حرا جبل شبیر سے زیادہ بلندی پر واقع ہے، اس کے اوپر ایک سیدھی ڈھلوان اور پھلنے والی چوٹی ہے، اسی چوٹی پر آنحضرت تشریف لے گئے تھے۔

بعثت سے پہلے حضورؐ اکرم اسی غار میں جا کر عبادت الٰہی بجا لاتے تھے، آپ پر سب سے پہلی وحی ''اِقۡرَا بِاسۡمِ رَبُّکَ '' اسی غار میں نازل ہوئی۔

☆☆☆☆☆

حدیبیہ
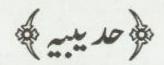
حرم مکہ کی مغربی حد جو مکہ سے مقدس مقامات دس میل اور جدہ سے تقریباً تیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اور وہ پہاڑ جو مکہ کا حصار کئے ہوئے ہیں، وہ یہاں ختم ہو جاتے ہیں۔

صدر اسلام میں یہاں ایک کنواں موجود تھا، جس سے حجاج اور مسافر سیراب ہوتے تھے، لیکن یہاں کسی آبادی کا ثبوت نہیں ملتا، یہاں پر ایک درخت بھی تھا جس کا تقدس اسلامی دور سے شروع ہوا کیوں کہ اس کے نیچے رسولؐ اکرم نے اصحاب سے جاں نثاری کا عہد لیا تھا، جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ (پ: ۱۰/آیت: ۴۸)

یہ درخت اتنا بابرکت تھا کہ مریضوں کو اس کے زیرِ سایا شفا ملتی تھی مگر افسوس کے حضرت عمر نے اس درخت کو اکھڑوا دیا، اور آج اس مقام پر پولیس چوکی بنی ہوئی ہے۔

فدک

صاحب معجم البلدان نے لکھا ہے کہ فدک حجاز کے ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو یا تین منزل پر واقع ہے یہ قریہ خیبر کے کنارے تھا، جس کو کفار نے بطور صلح رسولؐ اکرم کو دیا تھا، اور یہ بموجب قانون شریعت آپ کی خالص ملکیت قرار پایا تھا، فدک میں آب جاری کے چشمے و خرمے کے

کرتے اس بنا پر انہیں غیرِ مقلد بھی کہا جاتا ہے۔

حنفی: حنفی امام ابو حنیفہ کے ماننے والے ''امام ابو حنیفہ قرآن و حدیث کی روشنی میں نیز قیاس اور رائے سے کام لے کر اجتہاد اور استنباطِ مسائل کرتے ہیں''۔

حنبلی: امام احمد بن حنبل کے پیروکار ''جو فقہی معاملات میں زیادہ تر قرآن اور ان احادیث پر رکھتے ہیں جو مسند احمد میں درج ہیں۔ حنبلی حدیث و سنت کے مقلد ہیں''۔

مالکی: وہ لوگ جو امام مالک بن انس کے اصول پر عمل کرتے ہیں۔

شافعی: وہ گروہ جو ابو عبداللہ بن ادریس کی فقہ پر عمل کرتا ہے۔

احدی: وہ فرقہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔ یہ لوگ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔

بابی: وہ مذہب جس کا بانی علی محمد باب تھا مگر وہ خود اپنے آپ کو ''اہلِ بیان'' کہتے ہیں، بابی نظریہ الہام کا منکر ہے۔

معتزلہ: مسلمانوں کا ایک فرقہ جو واصل بن عطا کے پیروکار ہیں جن کے عقائد اہلِ سنت کے خلاف ہیں، یہ لوگ دنیا و آخرت میں رؤیتِ خدا کے منکر ہیں، نیکی خدا کی طرف سے اور بدی نفس کی طرف سے یہ عقیدے رکھتے ہیں۔

دہریہ: خدا کا منکر، اعمال کی جزا و سزا کا منکر، دنیا کو قدیم جانتا ہے، ان کا خیال ہے کہ قانون قدرت کا عمل دنیا کے ہر کام کا ذمہ دار ہے اسی سے دنیا

کی تکوین ہوتی ہے۔

اسرائیلی: حضرت موسیٰؑ کی امت ان کی مذہبی کتاب توریت ہے۔

عیسائی/نصرانی: حضرت عیسیٰؑ کے پیروکار جو انجیل و تثلیث کے قائل ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ ان میں دو فرقے ہیں۔

۱۔ کیتھولک: جو حضرت عیسیٰؑ، مریم، فرشتوں کی مورتیوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

۲۔ پراٹسٹنٹ: جو ان رسومات کے قائل نہیں ہیں۔

مجوسی: آتش پرست قوم جو چاند سورج اور آگ کی پوجا کرتی ہے۔

زندیق: وہ گروہ جو زرتشت کی کتاب زند کو مانتا تھا، اور وہ اس کتاب کو من جانب اللہ مانتے تھے، یہ دو خداؤں کے قائل ہیں۔ خالق خیر، خالق شر، خالق خیر کو یزداں اور خالق شر کو اہرِ من کہتے ہیں۔

صائبین: ستارہ پرست جو خدا کے ساتھ ستاروں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ **وہابی:** اہلِ سنت کا فرقہ جو محمد بن عبد الوہاب نجدی (۱۷۰۳ء-۱۷۸۷ء) کا پیروکار ہے عقائد کے لحاظ سے وہ احمد بن حنبلؒ و ابن تیمیہ کے پیرو ہیں ان کے کچھ مخصوص عقائد ہیں، مثلاً سوائے خدا کے کسی کی تعظیم شرک ہے، مزاروں کو پختہ بنانا شرک ہے، دعاؤں میں کسی نبی یا ولی کا واسطہ دینا شرک ہے،

بوہرہ: وہ اہلِ ہنود جنہوں نے اسماعیلیہ مذہب اختیار کیا۔ احد، عبد اللہ

وغیرہ ان کے ابتدائی رہنما تھے۔ان میں دو فرقے ہیں۔

ا۔ داؤودی جو ہندوستان میں رہتے ہیں۔

۲ سلیمانی جو یمن وغیرہ میں رہتے ہیں داؤدی فرقہ کا پیشوا ''ملا جی'' کہا جاتا ہے۔

خوجہ: مسلمانوں کا ایک فرقہ جو پہلے ہندو تھا چودھویں صدی عیسوی میں ایک اسماعیلی مبلغ صدرالدین کے ہاتھ مسلمان ہوا اور خوجہ لقب صدرالدین کے نام سے مشہور ہوا۔

اسماعیلی: وہ گروہ جنھوں نے امام جعفر صادقؑ کی شہادت کے بعد آپ کے بیٹے اسماعیل کی امامت کا اقرار کیا، اسماعیل کے لئے ان کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہیں اور روپوش ہیں۔

آغا خانی: اسماعیلیوں کے رہنما شمس الدین کے ارتحال کے بعد ان کے درمیان دو فرقے ہوگئے ان میں سے ایک آغا خانی کے نام سے مشہور ہوا موجودہ دور میں ان کے امام کریم آغا خان ہیں۔

☆☆☆☆☆

﴿ کچھ اہم تفاسیر قرآن مجید ﴾

- تفسیر تبیان..................شیخ ابوجعفر طوسیؒ
- تفسیر مجمع البیان..............علامہ طبرسیؒ
- تفسیر المیزان................سید محمد حسین طباطبائیؒ
- تفسیر صافی...................ملا فیض کاشانیؒ
- تفسیر نمونہ....................ناصر مکارم شیرازیؒ

﴿ کچھ اہم کتابیں ﴾

کافی:		محمد بن یعقوب کلینی	(۱۶۱۹۰/احادیث)
من لایحضرہ الفقیہ		شیخ صدوق	(۵۹۶۳/احادیث)
تہذیب الاحکام		محمد بن حسن طوسیؒ	(۱۳۵۹۰/احادیث)
استبصار		محمد بن حسن طوسیؒ	(۵۵۱۱/احادیث)
الغدیر:	۱۱/جلدیں	علامہ امینیؒ	(غدیر پر مفصل ترین کتاب)
عبقات الانوار:	۲۵/جلدیں	میر حامد حسین لکھنوی	(بحث امامت)
احقاق الحق:	۲۰/جلدیں	قاضی نور اللہ شوستری	(علم کلام)
اعیان الشیعہ:	....	محسن عاملی	(تذکرۂ علماء شیعہ)
جواہر الکلام:	۵۰/جلدیں	شیخ محمد حسن	(فقہ)
کفایۃ الاصول:	....	آخوند خراسانی	(اصول فقہ)

معجم الرجال الحدیث: ۲۷/جلدیں   سید ابوالقاسم الخوئی (علم رجال)

الذریعہ الی التصانیف الشیعہ: ۲۵/جلدیں   آغا بزرگ تہرانی (فہرست کتب شیعہ)

قانون: .... شیخ بوعلی سینا (طب)

اسفار: .... ملاصدرالدین شیرازی (فلسفہ)

صحاح: .... جوہری (لغت)

تجرید الاعتقاد: خواجہ نصیرالدین طوسی (عقائد و کلام)

مسلم یونیورسٹیاں

ہندوستان: میں تین ایسی یونیورسٹایاں ہیں کہ جن کا مقصد مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔

۱۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ: سرسید احمد خاں نے ۱۸۷۵ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد رکھی، جسے ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

۲۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد: جو ۱۹۱۸ء میں قائم ہوئی۔

۳۔ جامعہ اسلامیہ دہلی: جو ۱۹۲۰ء میں قائم ہوئی۔

پاکستان

۱۔ سب سے قدیم یونیورسٹی پنجاب یونیورسٹی ہے جو ۱۸۸۲ء میں قائم ہوئی۔

۲۔ سندھ یونیورسٹی حیدرآباد قائم شدہ ۱۹۴۷ء۔

۳۔ پشاور یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۵۰ء۔

۴۔ کراچی یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۹۱ء۔

۵۔ قائدِ اعظم یونیورسٹی اسلام آباد وغیرہ جو بڑی یونیورسٹیاں ہیں۔

﴿ایران﴾

۱۔ ایران کی قدیم ترین یونیورسٹی، ''تہران یونیورسٹی'' یہ ۱۸۵۱ء میں دارالفنون کی حیثیت سے قائم ہوئی تھی جس کو ۱۹۳۴ء میں سرکاری یونیورسٹی تسلیم کرلیا گیا۔

۲۔ دانشگاہِ تبریز: قائم شدہ ۱۹۴۷ء۔

۳۔ دانشگاہِ مشہد۔

۴۔ دانشگاہِ شیراز۔

۵۔ دانشگاہِ اصفہان۔

۶۔ دانشگاہ امام جعفر صادقؑ۔

۷۔ دانشگاہ فاطمۃ الزہراؑ۔

8. حوزہ علمیہ قم اس کے مؤسس عبدالکریم حائری ہیں۔

۹۔ دانشگاہِ اہواز۔

۱۰۔ دانشگاہِ امام رضا، یہ ایران کی بزرگ ترین یونیورسٹیاں ہیں کہ جن میں مذہبی تعلیم بھی لازمی ہے۔

افغانستان

۱۔ کابل یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۳۳ء۔

۲۔ ملایا وسنگاپور: ملایا میں یونیورسٹی کا قیام ۱۹۹۴ء میں وفاق ملایا اور نو آبادی سنگاپور کی حکومتوں کے مشترکہ احکام سے عمل میں آیا، کوالالمپور میں یونیورسٹی کی مکمل تعلیم کا آغاز ۱۹۵۷ء سے اور سنگاپور میں ۱۹۵۰ء میں ہوا۔

انڈونیشیا

۱۔ انڈونیشیا میں یونیورسٹیوں کے قیام کی تحریک ۱۹۴۹ء میں شروع ہوئی، ۱۹۴۹ء میں جوگ جکارتا میں گاجامادہ میں یونیورسٹی قائم کی گئی۔

۲۔ انڈونیشیا یونیورسٹی جکارتا: قائم شدہ ۱۹۵۰ء۔

۳۔ امیر لنگا یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۵۴ء۔

۴۔ اندلاس یونیورسٹی: ۱۹۵۶ء۔

۵۔ حسن دین یونیورسٹی: ۱۹۵۶ء۔

مصر
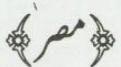
۱۔ مصر میں ۱۹۰۶ء میں ایک قومی یونیورسٹی کے قیام کی تحریک اٹھائی گئی، ۲۱ر دسمبر ۱۹۰۸ء کو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔

۲۔ سرکاری یونیورسٹی: قائم شدہ مارچ ۱۹۵۲ء۔

۳۔ اسکندریہ یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۴۲ء۔

۴۔ قاہرہ یونیورسٹی: ۱۹۵۰ء

''شام'' سیریہ

۱۔ شام میں الجمہوریۃ العربیہ المتحدہ کی تشکیل کے موقع پر جامعۃ الشام کا نام جامعۃ الدمشق رکھا گیا۔

۲۔ حلب یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۶۰ء۔

ترکی

۱۔ جامعۂ استنبول: ۱۹۰۰ء۔

۲۔ القرہ یونیورسٹی ۱۹۴۶ء۔

۳۔ الجین یونیورسٹی: ازمیر ۱۹۵۵ء۔

لبنان

۱۔ سب سے پہلے بیروت میں امریکن یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدا میں اس کا نام شامی پروٹسٹنٹ کالج تھا، ۱۸ر نومبر ۱۹۲۰ء میں اسے امریکن یونیورسٹی آف بیروت میں تبدیل کر دیا گیا۔

۲۔ سینٹ جوزف یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۸۷۵ء۔

۳۔ جامعۃ اللبنانیہ: قائم شدہ ۱۹۵۱ء۔

﴿عراق﴾

۱۔ جامعۂ بغداد: قائم شدہ ۱۹۵۶ء۔

﴿سعودی عرب﴾

۱۔ جامعہ شاہ سعود: ریاض، قائم شدہ ۱۹۵۷ء۔

۲۔ مدینہ یونیورسٹی: مدینہ۔

﴿سوڈان﴾

۱۔ جامعہ خرطوم: قائم شدہ ۱۹۵۶ء۔

﴿لیبیا﴾

۱۔ جامعہ لیبیا: قائم شدہ ۱۹۵۵ء۔

﴿تیونس﴾

۱۔ الجامعۃ الزیتونیہ:

۲۔ تیونس یونیورسٹی: قائم شدہ ۱۹۶۰ء۔

﴿الجزائر﴾

۱۔ جامعۃ الجزائر: قائم شدہ ۱۹۶۲ء۔

﴿مراکش﴾

۱۔ جامعۃ الرباط: قائم شدہ ۱۹۵۷ء۔

عالم اسلام کا رقبہ مختلف صدیوں میں

- ☆ ۱ھ تا ۱۰۰ھ — ۴۰/لاکھ میل
- ☆ ۱۰۰ھ تا ۲۰۰ھ — ۵۰/لاکھ میل
- ☆ ۲۰۰ھ تا ۳۰۰ھ — ۵۵/لاکھ میل
- ☆ ۳۰۰ھ تا ۴۰۰ھ — ۵۲/لاکھ میل
- ☆ ۴۰۰ھ تا ۵۰۰ھ — ۷۰/لاکھ میل
- ☆ ۵۰۰ھ تا ۶۰۰ھ — ۷۸/لاکھ میل
- ☆ ۶۰۰ھ تا ۷۰۰ھ — ۸۵/لاکھ میل
- ☆ ۷۰۰ھ تا ۸۰۰ھ — ایک کروڑ ۴۰/لاکھ میل
- ☆ ۸۰۰ھ تا ۹۰۰ھ — ایک کروڑ ۵۴/لاکھ میل
- ☆ ۹۰۰ھ تا ۱۰۰۰ھ — ایک کروڑ ۸۵/لاکھ میل
- ☆ ۱۰۰۰ھ تا ۱۱۰۰ھ — ایک کروڑ ۵۳/لاکھ میل
- ☆ ۱۱۰۰ھ تا ۱۲۰۰ھ — ایک کروڑ ۶۵/لاکھ میل
- ☆ ۱۲۰۰ھ تا ۱۳۰۰ھ — ایک کروڑ ۴۵/لاکھ میل
- ☆ ۱۳۰۰ھ تا ۱۴۰۰ھ — ایک کروڑ ۲۰/لاکھ میل
- ☆ ۱۴۰۰ھ تا ۱۴۱۹ھ — دو کروڑ میل

اسلامی سیاسی و دینی واقعات کا ایک مختصر جائزہ

عیسوی سنہ/ہجری سنہ	واقعات
۵۶۹/۱/عام الفیل	ولادتِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
۵۷۵/............	وفات بی بی آمنہ۔
۵۷۶/............	وفات حضرت عبد المطلب۔
۶۰۳/۳۰/عام الفیل	ولادت حضرت امیر المومنین علیہ السلام۔
۶۰۴/............	کعبہ کی تعمیر نو، حجر اسود آنحضرت کے فیصلے کے مطابق نصب کیا گیا۔
۶۰۹/............	آغازِ نزول وحی۔
۶۱۳/............	اعلان ودعوت اسلام۔
۶۱۴/............	ہجرت حبشہ۔
۶۱۹/............	وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔
۶۲۱/............	معراج النبیؐ، بیعت عقبہ اولیٰ۔
۶۲۱/............	بیعت عقبۂ ثانیہ۔
۶۲۲/۱/ہجری	ہجرت مدینہ، مسجد قبا کی بنیاد، اذان کی ابتدا۔
۶۲۳/۲/ہجری	فرض جہاد، غزوہ بدر، فرض روزۂ رمضان۔
۶۲۵/۳/ہجری	غزوۂ احد، احکام تیمم
۶۲۶/۵/ہجری	جنگ خندق

۶۲۷/۷ہجری	غزوۂ خیبر، صلح وعمرۂ حدیبیہ۔
۶۲۸/۷ہجری	مکاتب رسولؐ بنام مقوقس و دیگر امراء۔
۶۲۹/۸ہجری	فتح مکہ، غزوۂ حنین
۶۳۰/۹ہجری	واقعۂ مباہلہ
۶۳۱/۱۰ہجری	حجۃ الوداع، واقعۂ غدیر خم، غزوۂ تبوک۔
۶۳۲/۱۱ہجری	وفات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
۶۳۴/۱۳ہجری	رحلت ابوبکر۔
۶۳۵/۱۴ہجری	فتح دمشق، بعلبک، حمص وانطاکیہ۔
۶۳۶/۱۵ہجری	واقعۂ یرموک، جنگ قادسیہ۔
۶۳۷/۱۶ہجری	تعمیر بصرہ وکوفہ، فتح بیت المقدس۔
۶۳۹/۱۸ہجری	وفات بلالؓ۔
۶۴۲/۲۱ہجری	فتح نہاوند۔
۶۴۴/۲۳ہجری	قتل عمر ابن خطاب۔
۶۴۸/۲۸ہجری	فتوحات افریقہ، قبرص، آذربائیجان وغیرہ۔
۶۵۳/۳۳ہجری	ایران میں اسلامی سلطنت کا قیام، وفات ابودرداء وعباسؓ وابوذر غفاریؓ، مقداد بن اسودؓ۔
۶۵۵/۳۵ہجری	قتل عثمان وآغاز خلافتِ حضرت علیہ علیہ السلام۔
۶۵۶/۳۶ہجری	وفات سلمان فارسیؓ، جنگ جمل۔

۶۵۷/ ۳۷ہجری	جنگ صفین، شہادت عمار یاسرؓ۔
۶۶۰/ ۴۰ہجری	شہادت حضرت علیؑ و آغاز خلافت امام حسنؑ۔
۶۶۴/ ۴۴ہجری	فتح کابل۔
۶۶۹/ ۴۹ہجری	شہادت امام حسن علیہ السلام۔
۶۷۱/ ۵۱ہجری	وفات حجر بن عدیؓ صحابی حضرت علی علیہ السلام
۶۷۴/ ۵۴ہجری	وفات اسامہ بن زید، فتوحات بخارہ وسمرقند۔
۶۸۰/ ۶۰ہجری	ہلاکت معاویہ، آغازِ خلافت یزید لعین۔
۶۸۱/ ۶۱ہجری	واقعۂ کربلا وشہادت امام حسینؑ۔
۶۸۱/ ۶۲ہجری	فتح خوارزم وسمرقند۔
۶۸۳/ ۶۴ہجری	ہلاکت یزید بن معاویہ، ترمیم کعبہ، خلافت مروان
۶۸۴/ ۵۶ہجری	وفات سلیمان بن صرد خزاعی صحابی حضرت علیؑ۔
۶۸۵/ ۵۶ہجری	خلافت عبدالملک بن مروان۔
۶۸۷/ ۶۸ہجری	وفات عبدی بن حاتم طائی صحابی حضرت علیؑ۔
۶۸۸/ ۶۹ہجری	وفات ابوالاسود ظالم صحابی حضرت علیؑ۔
۶۹۲/ ۷۳ہجری	کعبہ کی تعمیر نو، وفات اسماء وعبداللہ بن زبیر۔
۶۹۹/ ۸۰ہجری	ولادت امام جعفر صادقؑ وابوحنیفہ،
	وفات عبداللہ بن جعفر طیارؓ، ولادت زید شہیدؒ۔
۷۰۲/ ۸۳ہجری	وفات کمیلؓ بن زیاد صحابی حضرت علی علیہ السلام

۷۰۵/۸۶ہجری	خلافت ولید بن عبدالملک، تسخیر ماوراء النہر، روم
۷۱۱/۹۲ہجری	محمد بن قاسم کا سندھ پر حملہ، فتح سندھ، فتح اندلس
۷۱۵/۹۶ہجری	خلافت سلیمان، چین اور کاشغر پر حملہ۔
۷۱۷/۹۹ہجری	عمر بن عبدالعزیز کی خلافت۔
۷۲۴/۱۰۵ہجری	خلافت ہشام
۷۲۶/۱۰۷ہجری	فتح قیساریہ
۷۲۸/۱۱۰ہجری	جنگ ارض روم، رحلت حسن بصری۔
۷۳۸/۱۲۱ہجری	شہادت زید شہیدؒ۔
۷۴۳/۱۲۵ہجری	خلافت ولید ثانی۔
۷۴۶/۱۲۹ہجری	شہادت یحیٰ بن زید شہیدؒ۔
۷۴۷/۱۲۹ہجری	ابو مسلم خراسانی کا اعلان بغاوت۔
۷۵۰/۱۳۲ہجری	آغاز خلافت عباسیہ۔
۷۵۴/۱۳۷ہجری	خلافت منصور عباسی۔
۷۶۵/۱۴۸ہجری	شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام۔
۷۶۷/۱۵۰ہجری	رحلت ابو حنیفہ۔
۷۷۰/۱۵۳ہجری	افریقہ میں اباضیوں کے خلاف زبردست مہم۔
۷۷۵/۱۵۹ہجری	حکیم مقنع نے دعویٰ خدائی کیا، مصنوعی چاند نکالا اور خدائی کی۔

۷۷۷/۱۶۱ھ ہجری	مسجد نبوی میں توسع، رحلت سفیان ثوری۔
۷۸۲/۱۶۷ھ ہجری	تعمیر مسجد الحرام مکہ۔
۷۸۵/۱۶۹ھ ہجری	خلافت الہادی۔
۷۸۶/۱۷۰ھ ہجری	خلافت ہارون رشید۔
۷۹۲/۱۷۶ھ ہجری	فتح ارض روم۔
۷۹۴/۱۷۶ھ ہجری	عباسی خلافت میں یحیٰ برمکی کی وزارت۔
۷۹۵/۱۷۹ھ ہجری	رحلت امام مالک۔
۷۹۹/۱۸۳ھ ہجری	شہادت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔
۸۰۳/۱۸۷ھ ہجری	جعفر برمکی کے قتل سے برامکہ کا زوال۔
۸۰۹/۱۹۳ھ ہجری	ہلاکت ہارون رشید وخلافت امین الرشید۔
۸۱۳/۱۹۸ھ ہجری	قتل امین وخلافت مامون رشید۔
۸۱۵/۲۰۰ھ ہجری	عباسیوں کی مردم شماری۔
۸۱۹/۲۰۴ھ ہجری	ابتدائے دولت عثمانیہ، رحلت شافعی۔
۸۲۱/۲۰۵ھ ہجری	بنیاد دولت طاہرہ۔
۸۳۳/۲۱۸ھ ہجری	ہلاکت عبدالملک بن ہشام۔
۸۴۷/۲۲۳ھ ہجری	خلافت متوکل۔
۸۵۵/۲۳۱ھ ہجری	رحلت احمد بن حنبل۔
۸۶۱/۲۳۷ھ ہجری	قتل متوکل۔

۸۶۸/۲۴۴ ہجری	دولت صفاریہ ایران کی ابتدا۔
۸۶۹/۲۵۵ ہجری	شہادت امام علی نقیؑ، قتل معتز، خلافت معتمد، رحلت امام بخاری۔
۸۷۳/۲۵۹ ہجری	پہلے مسلمان سائنسداں الکندی کی موت۔
۸۷۳/۲۶۰ ہجری	شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام۔
۹۰۹/۲۹۷ ہجری	آغاز دولت فاطمیہ۔
۹۱۵/۳۰۳ ہجری	رحلت امام نسائی
۹۲۱/۳۰۹ ہجری	مصر پر عباسیوں کا قبضہ، حلاج کا قتل۔
۹۲۳/۳۱۰ ہجری	رحلت طبری مؤرخ۔
۹۲۳/۳۱۱ ہجری	وفات محمد بن زکریا رازی۔
۹۲۹/۳۱۷ ہجری	قرامطیوں نے مکہ میں قتل عام کیا اور حجر اسود نکال کر لے گئے، قرطبہ علمی مرکز بنا۔
۹۳۵/۳۲۴ ہجری	رحلت ابوالحسن اشعری۔
۹۴۹/۳۳۸ ہجری	بغداد میں شیعہ سنی فساد۔
۹۵۰/۳۳۹ ہجری	رحلت ابونصر فارابی، حجر اسود واپس لایا گیا۔
۹۵۸/۳۴۷ ہجری	عراق وشام پر روسیوں کا حملہ۔
۹۶۰/۳۹۴ ہجری	کثیر تعداد ترکوں کا قبول اسلام، معزالدولہ نے بغداد کی بہت سی مسجدیں بند کرادیں۔

۹۶۳/۳۵۲ھ ہجری	شارع عام پر نوحہ و ماتم و مراسم محرم کا آغاز و جشن عید غدیر۔
۹۶۶/۳۵۶ھ ہجری	سرکاری طور پر عزاداریِ امام حسینؑ کا اعلان، قتل ابوالفرج اصفہانی۔
۹۷۲/۳۶۱ھ ہجری	مصر میں جامعہ ازہر یونیورسٹی کا قیام۔
۹۸۸/۳۷۸ھ ہجری	بغداد میں دنیا کی سب سے بڑی رصدگاہ تعمیر ہوئی
۹۹۰/۳۸۰ھ ہجری	ہندوستان میں راجہ جے پال اور سبکتگین کی پہلی جنگ
۹۹۹/۳۹۰ھ ہجری	محمد غزنوی کی تخت نشینی۔
۱۰۰۵/۳۹۶ھ ہجری	محمود غزنوی کا ملتان پر حملہ۔
۱۰۰۷/۳۹۸ھ ہجری	بغداد میں فسادات، محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملے۔
۱۰۱۴/۴۰۵ھ ہجری	الحاکم فاطمی نے بے پردہ عورتوں کو قتل کرا کے دریا میں پھکوا دیا۔
۱۰۳۷/۴۲۹ھ ہجری	رحلت ابن سینا۔
۱۰۳۸/۴۳۰ھ ہجری	آل سلجوق کی ابتدا۔
۱۰۴۸/۴۴۰ھ ہجری	مراکش و الجیریا میں دوبارہ عباسی خطبہ۔
۱۰۶۶/۴۵۹ھ ہجری	مدرسۂ نظامیہ بغداد کی ابتدا، الپ ارسلان کی حکومت
۱۰۶۹/۴۶۲ھ ہجری	جامعہ دمشق میں آتش زدگی۔
۱۰۷۰/۴۶۳ھ ہجری	رحلت خطیب بغدادی۔

۱۰۸۵/۴۷۸ھ ہجری — طلیطلہ پر عیسائیوں کا قبضہ۔

۱۰۸۶/۴۴۹ھ ہجری — حرمین میں عباسیوں کا قبضہ۔

۱۰۹۸/۴۹۱ھ ہجری — انطا کیہ اور حمص پر صلیبی قبضہ، رحلت ابوالحسن کرخی، صلیبی جنگیں۔

۱۰۹۹/۴۹۲ھ ہجری — عیسائیوں نے شام اور حمص میں مسلمانوں کا قتل عام کیا اور بیت المقدس پر قبضہ کیا۔

۱۱۰۳/۴۹۷ھ ہجری — فرنگیوں کا عکہ پر قبضہ۔

۱۱۰۳/۵۰۳ھ ہجری — طرابلس پر فرنگیوں کا قبضہ۔

۱۱۱۱/۵۰۵ھ ہجری — رحلت امام غزالی۔

۱۱۲۶/۵۲۰ھ ہجری — رحلت ابن رشد۔

۱۱۴۱/۵۳۶ھ ہجری — سلطان سنجر اور تاتاریوں کے درمیان جنگ۔

۱۱۴۷/۵۴۲ھ ہجری — نورالدین محمود زنگی نے فرنگیوں سے تین قلعہ واپس لئے۔

۱۱۶۶/۵۵۲ھ ہجری — رحلت شیخ عبدالقادر جیلانی۔

۱۱۶۸/۵۶۴ھ ہجری — حکومت صلاح الدین ایوبی۔

۱۱۷۴/۵۷۰ھ ہجری — شام پر صلاح الدین کا قبضہ۔

۱۱۸۱/۵۷۷ھ ہجری — پرنس آرنات کی مدینہ کی طرف فوج کشی اور عزالدین فرخ شاہ کی کامیاب مدافعت۔

۱۱۸۶/۵۸۲ھ ہجری	شہاب الدین غوری کا لاہور پر قبضہ۔
۱۱۸۷/۵۸۳ھ ہجری	صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا۔
۱۱۹۱/ ۵۸۷ھ ہجری	شہاب الدین غوری اور پرتھوی راج کے درمیان جنگ اور اگلے برس شہاب الدین کو فتح۔
۱۱۹۷/۵۹۴ھ ہجری	علاء الدین خوارزم شاہ کا بخارے پر قبضہ، بختیار خلجی نے بنگال فتح کیا۔
۱۱۹۸/ ۵۹۵ھ ہجری	دہلی پر شہاب الدین غوری کا قبضہ۔
۱۲۰۴/۶۰۱ھ ہجری	ملک العادل ایوبی اور فرنگیوں میں صلح۔
۱۲۰۵/۶۰۲ھ ہجری	قطب الدین ایبک کی حکومت۔
۱۲۰۹/ ۶۰۶ھ ہجری	رحلت فخر الدین رازی۔
۱۲۱۰/ ۶۰۷ھ ہجری	قتل غیاث الدین محمود، وفات قطب الدین ایبک
۱۲۲۳/ ۶۲۰ھ ہجری	وفات فرید الدین عطار۔
۱۲۳۴/ ۶۳۱ھ ہجری	رحلت بختیار کاکی۔
۱۲۳۶/ ۶۳۳ھ ہجری	وفات خواجہ معین الدین اجمیری، تخت نشینی رکن الدین فیروز شاہ دہلی۔
۱۲۳۶/ ۶۳۴ھ ہجری	حکومت رضیہ سلطانہ (دہلی)
۱۲۴۰/ ۶۳۷ھ ہجری	حکومت معز الدین بہرام شاہ۔
۱۲۴۰/ ۶۳۸ھ ہجری	وفات ابن عربی و بدیع الدین شاہ مدار۔

۱۲۴۲/۶۳۹ ہجری	حکومت علاء الدین مسعود (دہلی)
۱۲۴۵/۶۴۲ ہجری	شہادت شمس تبریزی۔
۱۲۵۸/۶۵۶ ہجری	ہلاکو خاں نے بغداد کو تاراج کیا اور خلیفہ المعتصم کو قتل کیا۔
۱۲۶۵/۶۶۴ ہجری	وفات بابا فرید گنج شکر، حکومت غیاث الدین بلبن وفات داتا گنج بخش۔
۱۲۷۳/۶۷۲ ہجری	وفات مولانا روم وخواجہ نصیر الدین طوسی۔
۱۲۷۸/۶۷۷ ہجری	وفات حمید الدین ناگوری۔
۱۲۸۲/۶۸۱ ہجری	وفات ابن خلکان۔
۱۲۸۷/۶۸۶ ہجری	وفات غیاث الدین بلبن، حکومت کیقباد (دہلی)
۱۲۹۰/۶۸۹ ہجری	حکومت جلال الدین خلجی۔
۱۲۹۱/۶۹۰ ہجری	وفات علاء الدین صابر کلیری۔
۱۲۹۲/۶۹۱ ہجری	وفات سعدی شیرازی۔
۱۲۹۶/۶۹۵ ہجری	حکومت علاء الدین خلجی۔
۱۳۰۰/۶۹۹ ہجری	تخت نشینی عثمان ہانی دولت عثمانیہ ترکیہ۔
۱۳۱۶/۷۱۶ ہجری	حکومت قطب الدین مبارک خلجی، قتل کافور ملک
۱۳۲۰/۷۲۰ ہجری	حکومت غیاث الدین تغلق۔
۱۳۲۴/۷۲۴ ہجری	وفات بوعلی قلندر۔

۱۳۲۵/ ۷۲۵ ہجری	حکومت محمد تغلق، وفات نظام الدین اولیاء امیر خسرو دہلوی۔
۱۳۲۸/ ۷۲۸ ہجری	ہلاکت ابن تیمیہ۔
۱۳۳۴/ ۷۳۴ ہجری	وفات برہان الدین غریب۔
۱۳۴۶/ ۷۴۷ ہجری	حسن گنگو بہمنی بانی دولت بہمنیہ ہوا۔
۱۳۵۱/ ۷۵۲ ہجری	حکومت فیروز تغلق۔
۱۳۵۶/ ۷۵۷ ہجری	وفات نصیر الدین چراغ دہلوی۔
۱۳۸۸/ ۷۹۰ ہجری	وفات فیروز تغلق وحکومت محمد تغلق۔
۱۳۸۹/ ۷۹۱ ہجری	وفات حافظ شیرازی۔
۱۳۸۹/ ۷۹۲ ہجری	تخت نشینی بایزید یلدرم عثمانی۔
۱۳۹۱/ ۷۹۳ ہجری	حکومت مظفر شاہ گجراتی۔
۱۳۱۶/ ۷۱۶ ہجری	نکوپولس کی جنگ میں بایزید یلدرم نے متحدہ یوپی فوجوں کو شکست دی۔
۱۳۹۸/ ۸۰۱ ہجری	تیمور لنگ کا حملۂ دہلی، وفات ظاہر برقوق۔
۱۴۰۴/ ۸۰۶ ہجری	وفات شیخ راجو قتال۔
۱۴۰۵/ ۸۰۸ ہجری	وفات ابن خلدون۔
۱۴۱۰/ ۸۱۳ ہجری	وفات غیاث الدین سلطان بغداد و مظفر شاہ گجراتی
۱۴۲۱/ ۸۲۴ ہجری	تخت نشینی مراد ثانی عثمانی، حکومت مبارک شاہ ثانی دہلی

۱۴۲۱/ ۸۲۵ھ ہجری	وفات خواجہ گیسو دراز و ابن بیطار
۱۴۲۴/ ۸۲۷ھ ہجری	وفات نعمت اللہ ولی۔
۱۴۳۸/ ۸۴۱ھ ہجری	وفات سلطان ابراہیم شرقی۔
۱۴۴۰/ ۸۴۴ھ ہجری	وفات احمد بن ارسلان۔
۱۴۴۹/ ۸۵۲ھ ہجری	وفات امام احمد بن عسقلانی۔
۱۴۵۱/ ۸۵۴ھ ہجری	دہلی پر بہلول لودھی کا قبضہ۔
۱۴۵۳/ ۸۵۷ھ ہجری	وفات بہاء الدین نقشبند، سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ (استنبول) فتح کیا۔
۱۴۵۹/ ۸۶۳ھ ہجری	وفات قطب شاہ گجراتی۔
۱۴۸۱/ ۸۸۶ھ ہجری	تخت نشینی بایزید ثانی عثمانی۔
۱۴۹۲/ ۸۹۸ھ ہجری	غرناطہ پر عیسائیوں کا قبضہ۔
۱۵۰۲/ ۹۰۷ھ ہجری	ایران میں صفوی حکومت کی ابتدا (اسماعیل صفوی)
۱۵۰۵/ ۹۱۱ھ ہجری	وفات جلال الدین سیوطی۔
۱۵۱۰/ ۹۱۵ھ ہجری	حکومت ابراہیم لودی۔
۱۵۱۰/ ۹۱۶ھ ہجری	وفات یوسف عادل شاہ بانی دولت بیجاپور، وفات احمد شاہ گجراتی۔
۱۵۱۲/ ۹۱۸ھ ہجری	تخت نشینی سلیم اول عثمانی و آغاز خلافت عثمانیہ۔
۱۵۱۵/ ۹۲۰ھ ہجری	سماٹر میں مسلم حکومت (علی شاہ) کی ابتدا۔
۱۵۲۶/ ۹۳۱ھ ہجری	جنگ پانی پت اور ہندوستان میں بابر کی حکومت کا آغاز

۱۵۳۰/ ۹۳۷رہجری	وفات بابر وحکومت ہمایوں۔
۱۵۳۷/ ۹۴۴رہجری	وفات شیخ عبدالقدوس گنگوہی۔
۱۵۴۰/ ۹۴۶رہجری	ہمایوں کا فرار اور ہندوستان پر شاہ سوری کی حکومت
۱۵۴۵/ ۹۵۲رہجری	وفات شیر شاہ سوری وحکومت اسلام شاہ۔
۱۵۵۲/ ۹۶۰رہجری	تعمیر مسجد حرم، حکومت محمد عادل شاہ سوری۔
۱۵۵۴/ ۹۶۱رہجری	حکومت ابراہیم شاہ سوری۔
۱۵۵۵/ ۹۶۲رہجری	ہمایوں کی مراجعت۔
۱۵۵۶/ ۹۶۳رہجری	وفات ہمایوں، حکومت اکبر، خاتمہ سوری حکومت
۱۵۵۶/ ۹۶۴رہجری	قتل ہیمول بقال۔
۱۵۶۲/ ۹۷۰رہجری	وفات محمد غوث گوالیاری۔
۱۵۶۶/ ۹۷۴رہجری	خلافت سلیم ثانی عثمانی۔
۱۵۷۴/ ۹۸۲رہجری	خلافت مراد ثالث عثمانی۔
۱۵۷۶/ ۹۸۴رہجری	وفات طہماسپ صفوی اول وفات بحر العلوم بدرالدین غزی۔
۱۵۸۷/ ۹۹۵رہجری	اکبر نے کشمیر فتح کیا۔
۱۵۹۰/ ۹۹۹رہجری	احمد نگر کی حکومت کا خاتمہ۔
۱۵۹۳/ ۱۰۰۱رہجری	وفات شیخ مبارک ناگوری۔
۱۵۹۵/ ۱۰۱۱رہجری	خلافت محمد ثالث، وفات علامہ فیضی۔

لهوف
تاریخ اسلام
مولانا سید علی نقی النقوی
آئینۂ ثبات
زیارت عاشوراء
مذہب اور عقل
تاریخ شیعیان علیؑ
ثامن الائمہ
عروج السعادۃ
ترجمہ
معراج السعادۃ
مولائی داستانیں